تعلیم الدین

مکمل و مُدلّل

علم دین کے تمام اجزاء، عقائد، اعمال، عبادات، معاملات، سیاست و معاشرت، آداب، تہذیب و اخلاق کی مستند کتاب مع حالات و شجرۂ مشائخ چشت

از: حکیم الامتہ مولانا اشرف علی تھانویؒ

دارُالاشاعت اردو بازار کراچی فون ۲۶۳۱۸۶۱

فہرستِ مضامین تعلیم الدّین

مقدمۂ مصنف

از حکیم الامتہ مولانا اشرف علی تھانوی رح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ؕ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ؕ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ؕ

اما بعد اس زمانہ میں اکثر لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اسلام نے صرف نماز وروزہ اور چند غیبی خبریں کہ قیامت میں کیا کیا ہوگا، بہشت میں حوریں اور دوزخ میں سانپ بچھو ہیں، بتلائی ہیں اور انسان کے باقی ظاہری باطنی حالات متعلقہ سے اس کو کچھ تعرض نہیں اللہ ورسول کو جیسا چاہو سمجھو، جو چاہو معاملہ کرو۔ تجارت جس طرح چاہو کرو۔ لوگوں سے جس طور چاہو برتاؤ کرو، جو چاہو کھاؤ، جو چاہو پیو، جو چاہو پہنو، نشست وبرخاست ملاقات ومعاشرت کے طریقے جو چاہو اختیار کرلو۔ اپنے نفس کو جن صفات سے چاہو متصف رکھو۔ غرض تم کو اور امور میں ہر طرح آزادی ہے، اور اگر پابندی کا خیال آیا تو اصول تجارت

میں غیر قوموں کی تقلید کرو۔ طرز معاشرت قدیم یا جدید فلاسفروں سے حاصل کرو۔ مقامات نفس میں ان پڑھ لوگوں سے جو خدائی کے دعوے بھی نہ رکھتے ہوں مدد لو۔ غرض اس میں نہ الوہیت و رسالت کی تنظیم ہے، نہ معاملات کے اصول کی تعلیم، نہ اخلاق و آداب کی تفہیم نہ مقامات نفس کی تکمیل و تتمیم اور اس خیال باطل کے ایسے بُرے بُرے آثار مرتب ہوئے کہ خدا کی پناہ۔ ایک اثر مخالفین پر یہ ہوا کہ اسلام پر تعلیم کے ناکافی ہونے کا دھبہ لگایا۔ ایک اثر نو تعلیم یافتہ جوانوں پر یہ ہوا کہ بوجہ ناحقیقت شناسی کے یہ شبہہ ان کے دل میں جم گیا اور اپنے کو بعض امور میں تہذیب جدید کا محتاج سمجھا اور زبان سے یا دل یا طرز عمل سے غیر طریقوں کو اپنے طریقے پر ترجیح دینے لگے اور بہت سے عقائد اسلام پر خود ہنسنے لگے۔ ایک اثر عوام پر یہ ہوا کہ نماز و روزہ میں تو علماء سے رجوع کرنے کو ضروری سمجھے اور معاملات و معاشرت میں اپنے کو خود مختار جان لیا۔ اسی وجہ سے علمائے سے کبھی اپنے مقدمہ یا تجارت کے متعلق رائے نہیں لی جاتی۔ نہ توحید و رسالت کے مباحث و احکام کی تحقیق کی جاتی ہے یہاں تک کہ بعض اعمال سے شرک فی الالوہیت یا شرک فی النبوت لازم آجاتا ہے۔ بالخصوص مستورات کو ایک اثر اہل علم پر یہ ہوا کہ شب و روز اعمال و عبادات کے مسائل کے استذکار و استحضار میں شغل و اہتمام رہتا ہے۔ نہ معاملات کی تحقیق نہ اخلاق و آداب کا لحاظ، نہ اصلاح نفس و قلب کی کوشش حتیٰ کہ ترقی علم کے ساتھ ہی عُجب و کبر و حرص و محبتِ دنیا و غفلت کی بھی ترقی ہوتی جاتی ہے۔ ایک اثر درویشوں پر یہ ہوا کہ شریعت اور طریقت کو جدا جدا

سمجھے۔ اور حقیقت کو اصل مقصود اور شریعت کو انتظامی قانون اعتقاد کرلیا۔
علماء سے نفور ہو گئے۔ واردات و احوال کو منتہیٰ معراج خیال کیا۔ خیالات کو
مکاشفات اور مکاشفات کو فوق الیقینیات یقین کیا۔ نہ اس کو میزانِ شرع میں وزن
کرنے کی ضرورت نہ علماء سے پیش کرنے کی حاجت۔ غرض ہر طبقے کے لوگوں کو
کم و بیش اس خیال باطل کا اثر ضرور پہنچا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝
حالانکہ جس نے کتاب و سنت کو ذرا بھی طلب و التفات کی نگاہ سے دیکھا ہوگا،
وہ ان سب امور کی تعلیم کو کھلے کھلے الفاظ میں پاوے گا، اور شریعت مطہرہ
کو کافی وافی اور دوسری کتب و حکم و قوانین و تعالیم سے مستغنی کرنے والا دیکھے
گا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو حضرت حق سبحانہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں یوں نہ فرماتے:۔
اَرْسَلْنَا فِیْکُمْ رَسُوْلًا مِّنْکُمْ یَتْلُوْا عَلَیْکُمْ اٰیٰتِنَا وَ یُزَکِّیْکُمْ وَیُعَلِّمُکُمُ
الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَیُعَلِّمُکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ
لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ؕ
وَنَحْوُ ذٰلِکَ۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سوال کے (کہ بعض باتیں یہود کی ہم
کو اچھی معلوم ہوتی ہیں، اگر آپ کی اجازت ہو کچھ لکھ لیا کریں) جواب میں
ارشاد نہ فرماتے اُمُتَهَوِّکُوْنَ اَنْتُمْ کَمَا تَهَوَّکَتِ الْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی لَقَدْ
جِئْتُکُمْ بِهَا بَیْضَآءَ نَقِیَّةً ۔ الحدیث رواہ احمد) اور یہ تو ایسی کھلی
بات ہے جس کے ثابت کرنے کی کچھ حاجت نہیں۔ آخر جس قرآن میں:۔
یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝

مذکور ہے اسی قرآن میں فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ الآیۃ الطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ الآیۃ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا الآیۃ لَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ الآیۃ وَ اِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا الآیۃ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً الآیۃ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ الآیۃ وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا الآیۃ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ الآیۃ اِذَا اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا الآیۃ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ الآیۃ لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ الآیۃ اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ الآیۃ وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا الآیۃ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ الآیۃ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ الآیۃ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ الآیۃ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ الآیۃ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ الآیۃ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ الآیۃ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا الآیۃ وَغَيْرُهَا مِنْ اٰيَاتِ المعاملاتِ وَالمعاشراتِ وَالْمَقَامَاتِ۔ بھی تو مذکور ہیں۔ اسی طرح کتب حدیث کی فہرست اٹھا کر ملاحظہ کرنے سے جہاں کتاب الایمان کتاب الصلوٰۃ کتاب الزکوٰۃ نظر آوے گا۔ اس کے نیچے ہی کتاب البیوع کتاب النکاح والطلاق کتاب الاداب، کتاب الرقاق بھی ملاحظہ سے گذرے گا۔ پھر اس خیال کی گنجائش کہاں ہے کہ اسلام نے صرف عقائد و اعمال سکھلائے ہیں اور معاملات معاشرت و تصوف نہیں تبلایا۔ بلکہ منصف کو اسی مقام پر یقین آگیا ہو گا کہ اسلام نے پانچوں چیزیں تعلیم کی ہیں اور ہم کو کسی کا محتاج نہیں چھوڑا۔ بلکہ غیر قوموں

میں بھی منصف مزاج لوگ ہیں۔ وہ اسلام سے مقتبس ہونے کے خود معترف ہیں۔ غرض جب دیکھا گیا کہ یہ خیال عالمگیر ہو رہا ہے اور ہر طبقے کے لوگوں کو اس سے مضرتیں پہنچتی ہیں۔ اسلامی ہمدردی نے تقاضا کیا کہ اس غلطی کی اصلاح کیجائے اور ایک ایسا رسالہ لکھا جاوے جس میں بقدر ضرورت اختصار کے ساتھ پانچوں مضامین کو کتاب و سنت سے مستنبط و ملتقط کر کے جمع کیا جاوے۔ یوں تو اس رسالہ سے سب اہل اسلام کو نفع پہنچانا مقصود ہے مگر بالخصوص درویشی کی راہ چلنے والوں کی دل سوزی زیادہ مدنظر ہے۔ اب ہر مسلمان کو عموماً اور درویش کو خصوصاً اس کا مطالعہ کرنا بلکہ تھوڑا تھوڑا وظیفہ مقرر کر لینا ضرور ہے۔ کیونکہ مقصود درویشی کا یہی ہے کہ محبوب حقیقی راضی ہو جاوے اور طریقہ حصولِ رضا کا اطاعت و امتثال امر ہے۔ پس جب محبوب حقیقی کا امر تمام حالات کے ساتھ متعلق ہے تو رضامندی اسی وقت ممکن ہے جب ہر حالت میں اس کا امر مانا جاوے۔ اسی لئے طالب حق کو ضرور ہے کہ اول اپنے عقائد موافق اہل سنت و جماعت کے درست کرے پھر اعمالِ مفروضہ نماز روزہ وغیرہما کے احکام سیکھ کر ان کا پابند ہو اور حرام و حلال کے مسائل سے واقف ہو تاکہ اکلِ حلال سے نورانیت پیدا ہو۔ اور طرزِ معاشرت سے مطلع ہو تاکہ اہلِ حقوق کے حقوق تلف نہ ہو جائیں۔ کیونکہ اتلافِ حقوق ظلم ہے۔ ظالم پر لعنت ہوتی ہے۔ پھر لعنت و رحمت جمع کیسے ہوگی اور رضا بدون رحمت کے ہوتی نہیں۔ ان سب مراحل کو طے کر کے اب اس راہ باریک میں قدم رکھے۔ ایسا شخص انشاء اللہ تعالیٰ کبھی گمراہ نہ ہوگا۔

اور انشاء اللہ اپنے مقصود حقیقی تک پہنچے گا۔

اب خدا کے نام پر مقصود کو شروع کرتے ہیں اور بنظر تعداد مضامین اس کو پانچ حصوں میں منقسم کرتے ہیں۔

عقائد و تصدیقات، اعمال و عبادات و معاملات و سیاسیات آداب و معاشرت، سلوک مقامات، یا الہٰی اس نادان کی مدد فرما، اور خطا و لغزش اور ریا سے بچا۔ آمین و بہ نستعین۔

عقائد و تصدیقات

عقیدہ ۱۔ تمام عالم پہلے ناپید تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے سے موجود ہوا **عقیدہ ۲**۔ اللہ ایک ہے وہ کسی کا محتاج نہیں۔ نہ اس نے کسی کو جنا۔ نہ وہ کسی سے جنا گیا۔ کوئی اس کے مقابل کا نہیں۔ **عقیدہ ۳**۔ وہ ہمیشہ سے ہے۔ اور ہمیشہ رہے گا۔ **عقیدہ ۴** کوئی چیز اس کے مانند نہیں۔ اور سب سے نرالا ہے۔ **عقیدہ ۵**۔ وہ زندہ ہے، ہر چیز پر اس کو قدرت ہے کوئی چیز اس کے علم سے پوشیدہ نہیں وہ سب کچھ دیکھتا ہے، سنتا ہے، وہ جو چاہے کرتا ہے

۱؎ اللہ خالق کل شیٔ الآیۃ فی الیواقیت والجواہر عن الشیخ محی الدین والحق الذی نقول بہ ان العالم کل حادث وان تعلق بہ العلم القدیم ۱۲ ج ۱ ص ۴۹ ۲؎ قل ہو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوًا احد فی الیواقیت عن الشیخ لا یجوز ان یقال الحق تعالیٰ مفتقر فی ظہور اسمائہ وصفاتہ الی وجود العالم لانہ لہ الغنا علی الاطلاق ۱۲ ج ۱ ص ۵۷ ۳؎ ہو الاول والآخر الآیۃ ۴؎ لیس کمثلہ شیٔ الآیۃ فی الیواقیت عن الشیخ العالم ان اللہ تعالیٰ لیس بجوہر فیقدر لہ المکان ولا بعرض فیستحیل علیہ البقاء ولا بجسم فیکون لہ الجہۃ التلقاء فہو منزہ عن الجہات والاقطار وفیہ ایضًا عنہ فالحق تعالیٰ مباین لخلقہ فی سائر المراتب وہو من وراء معلومات جمیع الخلق ۱۲ ج ۱ ص ۸۴ وفیہا علم ان اللہ تعالیٰ واحد بالاجماع ومقام الواحد یتعالیٰ ان یحل فیہ شیٔ او یحل ہو فی شیٔ او یتحد بشیٔ ج ۱ ص ۸ وفیہ عنہ لا یجوز لعارف ان یقول انا اللہ ولو بلغ اقصیٰ درجات القرب وحاشا العارف من ہذا القول حاشا انما یقول انا العبد الذلیل فی السیر والمقیل ۱۲ ج ۱ ص ۸ ۵؎ ہو الحی ان اللہ علی کل شیٔ قدیر واللہ بکل شیٔ قدیر وہو السمیع البصیر فعال لما یرید یریدون ان یبدلوا کلام اللہ وقولہ لقد سبقت کلمتنا اللہ لا الہ الا ہو الرحمٰن الرحیم الی آخرہ الاسماء التسعۃ والتسعین کما رواہ الترمذی قولہ تعالیٰ لا تاخذہ سنۃ ولا نوم ۔ القیوم الحمد للہ ۔

کلام فرماتا ہے وہی پوجنے کے قابل ہے۔ اس کا کوئی ساجھی نہیں۔ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔ بادشاہ ہے۔ وہ سب عیبوں سے پاک ہے۔ وہی اپنے بندوں کو سب آفتوں سے بچاتا ہے۔ وہی عزت والا ہے۔ بڑائی والا ہے۔ پیدا کرنے والا ہے۔ گناہوں کا بخشنے والا ہے۔ زبردست ہے۔ بہت دینے والا ہے۔ روزی پہنچانے والا ہے۔ جس کی روزی چاہے تنگ کر دے جس کی روزی چاہے فراخ کر دے۔ جس کو چاہے پست کر دے جس کو چاہے بلند کر دے۔ جس کو چاہے عزت دے۔ جس کو چاہے ذلت دے۔ انصاف والا ہے۔ بردباری اور برداشت والا ہے۔ خدمت کی قدردانی کرنے والا ہے۔ دعا کا قبول کرنے والا ہے۔ سمائی والا ہے۔ اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔ وہ سب کا کام بنانے والا ہے۔ اسی نے سب کو پہلے پیدا کیا وہی قیامت میں دوبارہ پیدا کرے گا۔ وہی جلاتا ہے۔ وہی مارتا ہے۔ اس کو نشانیوں اور صفتوں سے سب جانتے ہیں۔ اور اس کی ذات کی باریکی کوئی نہیں جانتا۔ گنہگاروں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ جو سزا کے قابل ہیں ان کو سزا دیتا ہے۔ وہی ہدایت کرتا ہے۔ نہ سوتا ہے، نہ اونگھتا ہے وہ تمام عالم کی حفاظت سے تھکتا نہیں۔ وہی سب چیزوں کو تھامے ہوئے ہے۔ اسی طرح تمام صفتیں کمال کی اس کو حاصل ہیں۔

عقیدہ ۶ وہ مخلوق کی صفتوں سے پاک ہے۔ اور قرآن و حدیث میں جو بعضی جگہ ایسی باتوں کی خبر دی گئی ہے، یا تو اس کے معنی اللہ کے

سپرد کریں کہ وہی اس کی حقیقت جانتا ہے۔ اور ہم بے کھود کرید کئے ہوئے ایمان اور یقین کرتے ہیں اور یہی بات بہتر ہے اور یا کچھ مناسب معنی اس کے لگائے جائیں۔ جس سے وہ سمجھ میں آجاوے۔ **عقیدہ** عالم میں جو کچھ بھلا برا ہوتا ہے۔ سب کو اللہ تعالیٰ اس کے ہونے کے آگے ہمیشہ سے جانتا ہے۔ اور اپنے جاننے کے موافق اس کو پیدا کرتا ہے تقدیر اسی کا نام ہے۔ اور بری باتوں کے پیدا کرنے میں بہت بھید ہیں۔ ان کو ہر کوئی نہیں جانتا۔ **عقیدہ** بندوں کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ اور ارادہ دیا ہے۔ جس سے وہ گناہ اور ثواب کے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں۔ مگر بندوں کو کسی کام کے پیدا کرنے کی قدرت نہیں ہے۔

سلہ سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون، فلا تضربوا للہ الامثال والراسخون فی العلم یقولون آمنا بہ لیس کمثلہ شئ فی الیواقیت عن الشیخ اعلم من الادب عدم تاویل آیات الصفات ووجوب الایمان بہا مع عدم الکیف کما جاءت فانا لاندری اذا اولنا علی ذلک التاویل بمراد اللہ تعالیٰ فاذا قیل انا کیف یعجب قال ہم لیس ہو بمراد لہ فیرد علینا فلہذا التزمنا التسلیم فی کل مالم یکن عندنا فیہ علم من اللہ تعالیٰ فاذا قیل انا کیف یعجب ربنا او کیف یفرح مثلاً قلنا انا مؤمنون بما جاء من عند اللہ علی مراد اللہ وانا مؤمنون بما جاء من عند رسول اللہ ونکل علم الکیف فی ذلک کلہ الی اللہ والی رسولہ وفیہ عند علیک یا اخی بالتسلیم لکل ما جاء رک من آیات الصفات واخبارہا فان اکثر المؤولین ہالکون فاخف الطرائق حالا من قال لاانشک الخ ج ۱ صفحہ ۱۴۴ سلہ ان کل شئ خلقناہ بقدر واللہ یعلم وانتم لا تعلمون ۱۲ سلہ فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر واللہ خلقکم وما تعملون ولا یرضیٰ لعبادہ الکفر وان تشکروا یرضہ لکم ۱۲

گناہ کے کام سے اللہ تعالیٰ ناراض اور ثواب کے کام سے خوش ہوتے ہیں۔

عقیدہ ۹ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو ایسے کسی کام کا حکم نہیں دیا جو بندوں سے نہ ہو سکے۔ **عقیدہ ۱۰** کوئی چیز خدا کے ذمہ ضرور نہیں۔ وہ جو کچھ مہربانی کرے۔ اس کا فضل ہے۔ **عقیدہ ۱۱** بہت سے پیغمبر اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے بندوں کو سیدھی راہ بتلانے آئے اور وہ سب گناہوں سے پاک ہیں۔ گنتی ان کی پوری طرح اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔ ان کی سچائی بتلانے کو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں ایسی نئی نئی مشکل باتیں ظاہر کیں جو اور لوگ نہیں کر سکتے۔ ایسی باتوں کو معجزہ کہتے ہیں۔ ان میں سب سے پہلے آدم علیہ السلام تھے۔ اور سب کے آخر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور باقی درمیان میں ہوئے۔ بعضے بہت مشہور ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام، اسحٰق علیہ السلام، اسمٰعیل علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام، یوسف علیہ السلام، داؤد علیہ السلام، سلیمان علیہ السلام، ایوب علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، ہارون علیہ السلام، زکریا علیہ السلام، یحییٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام۔ الیاس علیہ السلام، الیسع علیہ السلام، یونس علیہ السلام، لوط علیہ

---

۹ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا ۱۲۔ ۱۰ لا یسئل عما یفعل فعال لما یرید ۱۲۔ ۱۱ ولقد ارسلنا رسلاً من قبلک منہم من قصصنا علیک ومنہم من لم نقصص علیک کل من الصالحین فاذا ہی ثعبان مبین ونزع یدہ فاذا ہی بیضاء للناظرین انی اخلق لکم من الطین الی آخرہا وغیرہ من آیات المعجزات انی جاعل فی الارض خلیفۃ الی قولہ یا آدم اسکن۔ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ وتلک حجتنا آتینٰہا ابراہیم الخ سورۃ مریم، سورہ صٓ۔ سورۃ انبیاء، سورۃ شعراء ۱۲

السلام، ادریس علیہ السلام، ذوالکفل علیہ السلام، صالح علیہ السلام، ہود علیہ السلام، شعیب علیہ السلام۔ **عقیدہ**[۱۲] پیغمبروں میں بعضوں کا رتبہ بعضوں سے بڑا ہے۔ سب میں زیادہ مرتبہ ہمارے پیغمبر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے اور آپ کے بعد کوئی نیا پیغامبر نہیں آسکتا۔ قیامت تک جتنے آدمی اور جن ہوں گے آپؐ سب کے پیغمبر ہیں۔ **عقیدہ**[۱۳] ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جاگتے میں جسم کے ساتھ مکے سے بیت المقدس میں اور وہاں سے ساتوں آسمان پر اور وہاں سے جہاں تک اللہ کو منظور ہوا، پہنچایا اور پھر مکہ میں پہنچا دیا۔ اس کو معراج کہتے ہیں۔ **عقیدہ**[۱۴] اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات نور سے پیدا کر کے ان کو ہماری نگاہوں سے پوشیدہ کیا ہے، ان کو فرشتے کہتے ہیں۔ ان کا مرد یا عورت ہونا کچھ نہیں تبلایا گیا بہت سے کام ان کے سپرد ہیں۔ وہ کبھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے۔ ان میں چار فرشتے بہت مشہور ہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام، حضرت عزرائیل علیہ السلام۔

---

[۱۲] تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض کنتم خیر امۃ، خاتم النبیین ۱۲ [۱۳] سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ ولقد راٰہ نزلۃ اخریٰ عند سدرۃ المنتہیٰ فی الیواقیت عن الشیخ وکان ہذا الاسراء بروحہ صلے اللہ علیہ وسلم ویکون رویا راٰہ کما یریٰ النائم فی نومہ ما انکرہ احد من قریش ولا ما زہر دانما انکروا علیہ کونہ اعلم ان الاسراء کان بجسمہ الشریف فی تلک المواطن التی دخلہا کلہا ۲۷ صفحہ [۱۴] عن عائشۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خلقت الملائکۃ من نور وخلق الجان من مارج من نار وخلق آدم مما وصف لکم رواہ مسلم فالمدبرات امرا لا یعصون اللہ ما امرہم ویفعلون ما یؤمرون ۱۲

عقیدہ[۱۵] اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات آگ سے پیدا کر کے ان کو ہماری نظروں سے پوشیدہ کیا ہے۔ ان کو جن کہتے ہیں۔ ان میں نیک و بد سب طرح کے ہوتے ہیں۔ ان کی اولاد بھی ہوتی ہے۔ ان سب میں سب سے زیادہ مشہور شریر ابلیس ہے۔ **عقیدہ[۱۶]** مسلمان جب خوب عبادت کرتا ہے اور گناہوں سے بچتا ہے اور دنیا سے محبت نہیں رکھتا، اور پیغمبر صاحب کی ہر طرح خوب تابعداری کرتا ہے تو وہ اللہ کا دوست اور پیارا ہو جاتا ہے۔ ایسے شخص کو ولی کہتے ہیں۔ اس شخص سے کبھی ایسی باتیں ظہور میں آتی ہیں جو اور لوگوں سے نہیں ہو سکتیں۔ ایسی باتوں کو کرامت کہتے ہیں۔

عقیدہ[۱۷] خدا کا کیسا ہی پیارا ہو جاوے مگر نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔

عقیدہ[۱۸] خدا کا کیسا ہی پیارا ہو جاوے مگر جب تک ہوش و حواس

---

[۱۵] خلق الجان من مارج من نار۔ انہ یراکم ہو وقبیلہ من حیث لا ترونہم وانا منا الصالحون ومنا دون ذلک افتتخذونہ وذریتہ اولیاء فسجدوا الا ابلیس کان من الجن ففسق عن امر ربہ ۱۲ [۱۶] الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون الذین آمنوا وکانوا یتقون کلما دخل علیہا زکریا المحراب وجد عندہا رزقا قال یا مریم انی لک ہذا قالت ہو من عند اللہ ۱۲ [۱۷] وکلا فضلنا علی العالمین فی الیواقیت عن الشیخ اعلم ان مقام النبی ممنوع لنا دخولہ وغایۃ معرفتنا بہ من طرق الارث النظر الیہ کما ینظر من ہو فی اسفل الجنۃ الی من ہو فی اعلیٰ علیین ملخصاً [۱۸] ایحسب الانسان ان یترک سدیً وفی الیواقیت وقد سئل ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ عن قوم یقولون باسقاط التکالیف ویزعمون ان التکالیف انما کانت وسیلۃ الوصول وقد وصلنا فقال رضی اللہ عنہ صدقوا فی الوصول ولکن الی سقر والذی یسرق ویزنی خیر ممن یعتقد ذلک ولو انی بقیت الف عام ما نقصت من اورادی شیئاً الا بعذر شرعی انتہی ۱۲ ج ۱ صـ ۱۹۲ وفیہا عن الشیخ انہ لا یجوز الولی قط المبادرۃ الی فعل معصیۃ ولو اطلع من الطریق کشفہ علی تقدیرہا علیہ ۱۲ ج ۱ صـ ۱۹۲ وفیہا ۱۲

درست ہیں شرع کا پابند رہنا فرض ہے۔ نماز و روزہ اور کوئی عبادت معاف نہیں ہوتی۔ جو گناہ کی باتیں ہیں اس کے لئے درست نہیں ہو جاتیں

عقیدہ[۱۹] جو شخص شرع کے خلاف ہو وہ خدا کا دوست نہیں ہو سکتا اگر اس کے ہاتھ سے کوئی اچنبھے کی بات دکھائی دے یا وہ جادو ہے۔ یا نفسانی اور شیطانی دھندا ہے۔ اس سے اعتقاد درست نہیں ہوتا۔

عقیدہ[۲۰] ولی لوگوں کو بعضی باتیں سوتے یا جاگتے میں معلوم ہو جاتی ہیں۔ اس کو کشف و الہام کہتے ہیں۔ اگر شرع کے موافق ہے قبول ہے اور اگر خلاف ہے تو رد ہے۔

عقیدہ[۲۱] اللہ اور رسول نے دین کی سب باتیں قرآن و حدیث میں بندوں کو بتلا دیں۔ اب کوئی نئی بات

---

[۱۹] ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور الرحیم۔ قل اطیعوا اللہ والرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکافرین۔ فی الیواقیت عن الشیخ ان من الخارق ما یکون عن قوی نفس وقد یکون ایضاً عن حیل طبیعۃ وقد یکون عن نظم حروف بطوالع وقد تکون باسماء یتلفظ بہا ذاکرہا ولا یکون خرق العادۃ علی وجہ الکرامۃ الا لمن خرق العادۃ من نفسہا باخراجہا عن الوقبا الطبیعی الا الا نقیاد الشرع فی کل حرکۃ وسکون انتہی مختصراً ج ۱ ص۲۰۲ وفیہا عن الشیخ قد وضع اللہ میزان الشرع بید العلماء اہل التقوی فہم ارباب التعدیل والتجریح فما وقع علے ید من ظہرت امارات اتباعہ الشرع سموہ کرامۃ وما وقع علی غیرہ سموہ سحراً وشعبدۃ وغیر ذلک ج ۱ ص۱۷۱

[۲۰] لہم البشری فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ۔ ثم جعلنک علی شریعۃ من امر فاتبعہا ولا تتبع اہواء الذین لا یعلمون فی الیواقیت قال الشیخ عبد القادر جیلی وقد تراءی لی مرۃ نور عظیم ملاء الافق ثم بدت لی فیہ صورۃ تنادینی یا عبد القادر انا ربک وقد اسقطت عنک التکالیف فان شئت عبدتنی وان شئت فلا فقلت اخسا یا لعین الخ ج ۲ ص۱۶۲

[۲۱] الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ام لہم شرکاء شرعوا لہم من الدین ما لم یاذن باللہ۔ یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول فاسئلوا اہل الذکر عن الجنید رح قال علمنا ہذا مشید بالکتاب والسنۃ وکان یقول ایضا (باقی بر صفحہ ۱۷)

دین میں نکالنا درست نہیں ایسی ہی بات کو بدعت کہتے ہیں۔ بدعت بہت بڑا گناہ ہے۔ البتہ بعض باریک باتیں دین کی جو ہر ایک کی سمجھ میں نہیں آتیں۔ پکے پکے اگلے عالموں نے اپنے علم کے زور سے قرآن و حدیث سے سمجھ کر دوسروں کو بھی بتلا دیں۔ ایسے لوگ مجتہد کہلاتے ہیں۔ مجتہد بہت ہوئے۔ چار ان میں بہت مشہور ہیں۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ امام شافعیؒ۔ امام مالکؒ، امام احمدؒ۔ جس کو جس مجتہد سے زیادہ اعتقاد ہو اس کی پیروی کرلی۔ ہندوستان میں امام ابوحنیفہؒ کی پیروی کرنے والے زیادہ ہیں۔ وہ حنفی کہلاتے ہیں۔ اسی طرح نفس کے

(بقیہ صـ۱۶) اذا رأیتم شخصا متربعا فی الہواء فلا تلتفتوا الیہ الا ان رأیتموہ مقیدا بالکتاب والسنۃ وکان یقول الطرق کلہا مسدودۃ علی الخلق الا علی المقتفین آثار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان یقول لو کنت حاکما لضربت عنق من سمعت یقول لا موجود الا اللہ او لیس لی فعل مع اللہ لان ظاہرہ کلام نفی غیر اللہ وہدم احکام التکالیف کلہا ج ۴ صـ۱۰۴ وفیہا عن ابراہیم الدسوقی یقول لو ان الفقیہ اتی العبادات والمامورات الشرعیۃ بغیر علۃ کما امرہ اللہ تعالیٰ استغنی عن الشیخ ولکنہ اتی العبادات بعلل امراض فلذلک احتاج الی طبیب مداویہ حتی یحصل لہ الشفاء ومن ہہنا استغنی التابعون عن الخلوۃ والریاضۃ کما علۃ تلامذۃ الاشیاء ج ۲ صـ۱۰۴ وفیہا عن الشیخ من الفتوحات اذا بلغ المرید مرتبۃ الاجتہاد المطلق حرم علیہ الرجوع الی قول شیخہ الا ان یکون دلیل شیخہ اوضح من دلیلہ ۱۲ ج ۲ صـ۱۰۴ وفیہا من الامام الشافعی انہ کان یقول اذا صح الحدیث فہو مذہبی وفی روایۃ اذا رأیتم کلامی یخالف الحدیث فاعملوا بالحدیث واضربوا بکلامی الحائط ج ۲ صـ۱۰۱ وفیہا عن الشیخ ایاکم والطعن علی احد من المجتہدین وتقولون انہم محجوبون عن المعارف والاسرار کما یقع فیہ الجملۃ المتصوفۃ وان ذلک جہل بمقام الائمۃ ۱۲ ج ۱ صـ۱۰۹ ۱۲

سنوارنے کے طریقے قرآن و حدیث کے موافق ولی لوگوں نے اپنے دل کی روشنی سے سمجھ کر بتلائے۔ ایسے لوگ شیخ کہلاتے ہیں۔ شیخ بہت ہوئے مگر ان میں چار زیادہ مشہور ہیں۔ خواجہ معین الدین چشتی رح۔ حضرت غوث الاعظم عبد القادرؒ۔ شیخ شہاب الدین سہروردی خواجہ بہاء الدین نقشبند رح۔ جس مجتہد اور شیخ سے اعتقاد ہو اس کی پیروی کر کے دوسروں کو برا سمجھنا درست نہیں۔ اور پیروی مجتہد اور شیخ کی اسی وقت تک ہے جب تک ان کی بات خدا اور رسول کے خلاف نہ ہو۔ اور اگر ان سے کوئی غلطی ہوگئی ہو اس میں پیروی نہیں۔

عقیدہ[۲۲]۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں آسمان سے جبرئیل علیہ السلام کی معرفت بہت سے پیغمبروں پر آتاریں کہ وہ اپنی امتوں کو دین کی باتیں بتلائیں۔ ان میں چار کتابیں بہت مشہور ہیں۔ توریت[۱] حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملی۔ زبور[۲] حضرت داؤد علیہ السلام کو۔ انجیل[۳] حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو۔ قرآن مجید ہمارے پیغمبر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو۔ قرآن مجید آخری کتاب ہے۔ اب کوئی کتاب آسمان سے نہ آوے گی۔ قیامت تک قرآن کا حکم چلتا رہے گا۔ دوسری کتابوں کو گمراہ لوگوں نے بہت کچھ بدل ڈالا۔ مگر قرآن مجید کی نگہبانی کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ

---

۲۲ قولوا آمنا باللہ و ما انزل الینا و ما انزل الی ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق الخ والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک نزل بہ الروح الامین و آتینا داؤد زبورا و آتیناہ الانجیل وکتبنا لہ الالواح۔ فبای حدیث بعدہ یؤمنون۔ یحرفون الکلم عن مواضعہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ ۱۲

کیا ہے۔ اس کو کوئی نہیں بدل سکتا۔ **عقیدہ** [۲۳]۔ ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کو جس جس مسلمان نے دیکھا۔ اس کو صحابی کہتے ہیں۔ ان کی بڑی بڑی بزرگیاں آئی ہیں۔ ان سب سے محبت اور اچھا گمان رکھنا چاہئے۔ اگر کوئی لڑائی جھگڑا ان کا سننے میں آوے۔ اس کو بھول چوک سمجھے، ان کی برائی نہ کرے۔ ان سب میں سب سے بڑھ کر چار صحابی ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ پیغمبر صاحب کے بعد ان کی جگہ بیٹھے۔ اور دین کا بندوبست کیا۔ اس لیے یہ اول خلیفہ کہلاتے ہیں۔ تمام امت میں یہ سب سے بہتر ہیں۔ ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ دوسرے خلیفہ ہیں۔ ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ تیسرے خلیفہ ہیں۔ ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ چوتھے خلیفہ ہیں۔ **عقیدہ** [۲۴] پیغمبر صاحب کی اولاد اور بیبیاں سب تعظیم کے لائق ہیں۔ اولاد میں سب سے بڑا رتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

---

[۲۳] والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار الخ والذین معہ اشداء علی الکفار الی آخر السورة قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم لا تسبوا اصحابی الحدیث متفق علیہ اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوہم غرضا من بعدی فمن احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم ومن اذاہم فقد اذانی ومن آذانی فقد آذی اللہ ومن آذی اللہ فیوشک ان یأخذہ رواہ الترمذی۔ و ن ابن عمر قال کنا فی زمن النبی صلے اللہ علیہ وسلم لا نفاضل بینہم رواہ البخاری وفی روایۃ لابی داؤد وقال کنا نقول ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حی افضل امۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعدہ ابوبکر ثم عمر ثم عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم فی الیواقیت عن الشیخ اعلم انہ لیس علے امۃ محمد صلے اللہ علیہ وسلم من ہو افضل عن ابوبکر غیر عیسے علیہ السلام ۱۲ ج ۲ ص ۵۲ ۱۲ [۲۴] انما یرید اللہ (بقیہ ص ۲ پر)

کا اور بیبیوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہے۔ **عقیدہ ۲۵** ۔ ایمان جب درست ہوتا ہے کہ اللہ ورسول کو سب باتوں میں سچا سمجھے اوران کو مان لے۔ اللہ و رسول کی کسی بات میں بھی شک کرنا یا اس کو جھٹلانا یا اس میں عیب نکالنا یا اس کے ساتھ مذاق اُڑانا ان سب باتوں سے ایمان جاتا رہتا ہے۔ **عقیدہ ۲۶** قرآن وحدیث کے کھلے کھلے مطلب کا نہ ماننا اور ایچ پیچ کرکے اپنے مطلب بنانے کو معنی گھڑنا بد دینی کی بات ہے۔ **عقیدہ ۲۷** گناہ کو حلال سمجھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔ **عقیدہ ۲۸** ۔ گناہ خواہ کتنا ہی بڑا ہو جب تک اس کو برا سمجھے اس سے ایمان نہیں جاتا۔ البتہ کمزور ہوجاتا ہے۔ **عقیدہ ۲۹** ۔ اللہ تعالیٰ سے نڈر ہوجانا یا ناامید ہوجانا کفر ہے۔

(بقیہ ص ۱۹) لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرًا وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حسبک من نساء العلمین مریم بنت عمران وخدیجہ بنت خویلد وفاطمۃ بنت محمد وآسیہ امرأۃ فرعون رواہ الترمذی وقال علیہ السلام فضل عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام ۱۲

ف ۲۵ انما المؤمنون الذین آمنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا ان الذین کذبوا بآیتنا واستکبروا عنہا لا تفتح لہم ابواب السماء ولا یدخلون الجنۃ۔ قل اباللہ وآیاتہ ورسولہ کنتم تستہزءون ۱۲ ف ۲۶ ان الذین یلحدون فی آیتنا لا یخفون علینا ۱۲ ف ۲۷ ولا یحرمون ما حرم اللہ ورسولہ ۱۲ ف ۲۸ یا ایہا الذین آمنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحًا ف ۲۹ لا ییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون لا یأمن مکر اللہ الا القوم الخاسرون ۱۲

عقیدہ ۳۰ - کسی سے غیب کی باتیں پوچھنا اور اس کا یقین کرنا کفر ہے۔ البتہ نبیوں کو وحی سے اور ولیوں کو کشف و الہام سے اور عام لوگوں کو نشانیوں سے کوئی بات معلوم ہو سکتی ہے۔ **عقیدہ ۳۱** کسی کا نام لے کر کافر کہنا یا لعنت کرنا بڑا گناہ ہے۔ ہاں یوں کہہ سکتے ہیں کہ ظالموں پر لعنت، جھوٹوں پر لعنت۔ مگر جن کا نام لیکر اللہ و رسول نے لعنت کی ہے۔ یا ان کے کفر کی خبر دی ہے ان کو کافر ملعون کہنا گناہ نہیں۔ **عقیدہ ۳۲** جب آدمی مر جاتا ہے اگر گاڑا جاوے تو گاڑنے کے بعد اور اگر نہ گاڑا جاوے تو جس حال میں ہو اُس کے پاس دو فرشتے جن کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہتے ہیں۔ آکر پوچھتے ہیں، تیرا پروردگار کون ہے، تیرا دین کیا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں اگر مردہ ایمان دار ہوا تو ٹھیک ٹھیک جواب دیتا ہے۔ پھر اس کے لئے سب طرح کی چین ہے۔ اور نہیں تو وہ سب باتوں میں یہی کہتا ہے

ف ۳۰ لا یعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللہ، عالم الغیب فلا یظہر علے غیبہ احدا، الا من ارتضٰی من رسول، اذا اوحینا الی امک ما یوحیٰ ان اقذفیہ فی التابوت فاقذفیہ فی الیم فلیلقہ الیم بالساحل یاخذہ عدولی وعدولہ۔ ف ۳۱ ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب۔ الا لعنۃ اللہ علے الظلمین، فنجعل لعنۃ اللہ علے الکاذبین، واتبعناہم فی ہذہ الدنیا لعنۃ ف ۳۲ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت، نزلت فی عذاب القبر یقال لہ من ربک؟ فیقول ربی اللہ و نبی محمد۔ متفق علیہ سنعذبہم مرتین ثم یردون الی عذاب عظیم، روی الترمذی ما من مسلم یموت یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ الا وقاہ فتنۃ القبر ۲ ونحو ذلک من الاحادیث ۱۲

کہ مجھے کچھ خبر نہیں۔ پھر اس پر بڑی سختی ہوتی ہے اور بعضوں کو اللہ تعالےٰ اس امتحان سے معاف کر دیتا ہے۔ مگر یہ باتیں مُردے کو معلوم ہوتی ہیں۔ اور لوگ نہیں دیکھتے۔ جیسا سوتا آدمی خواب میں سب کچھ دیکھتا ہے۔ اور جاگتا آدمی اس کے پاس بیٹھا ہوا بے خبر ہے **عقیدہ**[۳۳] مردے کے لئے دعا کرنے سے کچھ خیر خیرات دے کر بخشنے سے اس کو ثواب پہنچتا ہے۔ اور اس سے اس کو بڑا فائدہ ہوتا ہے **عقیدہ**[۳۴] اللہ و رسول نے جتنی نشانیاں قیامت کی بتلائی ہیں سب ضرور ہونے والی ہیں۔ امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے۔ اور خوب

---

[۳۳] یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا الآیۃ ۱۲ [۳۴] عن ابی سعید الخدری قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المہدی منی اجلی الجبہۃ اقنی الانف یملأ الارض قسطاً وعدلاً کما ملئت جوراً رواہ ابوداؤد وعن حذیفۃ بن اسید قال اطلع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علینا ونحن نتذاکر فقال ما تذکرون قالوا نذکر الساعۃ قال انہا لن تقوم حتی ترون قبلہا عشر آیات وذکر الدخان والدجال والدابۃ وطلوع الشمس من مغربہا ونزول عیسیٰ بن مریم ویاجوج وماجوج وثلٰث خسوف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزیرۃ العرب وآخر ذلک نار یخرج من الیمن تطرد الناس الی محشرہم وفی روایۃ نار تخرج من قعر عدن تسوق الناس الی المحشر وفی روایۃ فی العاشرۃ وریح تلقی الناس فی البحر رواہ مسلم عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لایخفی علیکم ان اللہ تعالیٰ لیس باعور وان المسیح الدجال اعور عین الیمنی کان عینہ عنبۃ طافیۃ متفق علیہ روی ابن ماجۃ من حدیث حذیفۃ یدرس الاسلام کما یدرس وشی الثوب حتی لایدری ما صیام ولا صلوٰۃ ولا نسک ولا صدقۃ ویسری کتاب اللہ فی لیلۃ فلا یبقی فی الارض منہ آیۃ وعن عائشۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یبعث اللہ ریحاً طیبۃ فتوفی کل من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان فیبقی من لاخیر فیہ فیرجعون الی دین آبائہم رواہ مسلم وانہ لعلم للساعۃ حتی اذا فتحت یاجوج وماجوج وہم من کل حدب ینسلون واذا وقع القول علیہم اخرجنا لہم دابۃ من الارض تکلمہم ان الناس کانوا بآیاتنا لایوقنون۔

انصاف سے بادشاہی کریں گے۔ کانا دجال نکلے گا۔ اور دنیا میں بہت فساد مچاوے گا۔ اس کے مار ڈالنے کے واسطے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اُتریں گے اور اس کو مار ڈالیں گے۔ یاجوج وماجوج بڑے زبردست آدمی ہیں وہ تمام زمین میں پھیل پڑیں گے۔ پھر وہ خدا کے قہر سے ہلاک ہوں گے۔ ایک عجیب طور کا جانور زمین سے نکلے گا، اور آدمیوں سے باتیں کرے گا، مغرب کی طرف سے آفتاب نکلے گا۔ قرآن مجید اُٹھ جاوے گا۔ اور چند روز میں مسلمان مرجاویں گے۔ اور تمام دنیا کافروں سے بھرجاوے گی اور بہت باتیں ہوں گی۔

عقیدہ ۳۵۔ جب ساری نشانیاں پوری ہوجاویں گی۔ اب قیامت کا سامان شروع ہوگا۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام خدا کے حکم سے صور پھونکیں گے۔ یہ صور ایک بہت بڑی چیز سینگ کی شکل ہے اس صور کے پھونکنے سے تمام زمین آسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوجاویں گے۔ تمام مخلوقات مرجاویں گے اور جو مرچکے ہیں اُن کی

---

۳۵ عن ابی سعید قال ذکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صاحب الصور وقال عن یمینہ جبرئیل و عن یسارہ میکائیل رواہ رزین عن عبداللہ بن عمرو عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال الصور قرن ینفخ فیہ رواہ الترمذی فاذا نفخ فی الصور نفخۃ واحدۃ وحملت الارض والجبال فدکتا دکۃ واحدۃ فیومئذ وقعت الواقعۃ وانشقت السماء فہی یومئذ واہیۃ ویوم ینفخ فی الصور فصعق من فی السموٰت ومن فی الارض الا من شاء ثم نفخ فیہ اخری فاذا ہم قیام ینظرون۔ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال الناس یصعقون یوم القیمۃ فاکون اول من یفیق فاذا موسیٰ باطش بجانب العرش فلا ادری اکان من صعق فافاق قبلی اوکان فیمن استثنے اللہ متفق علیہ ۱۲

روحیں بے ہوش ہو جاویں گی۔ مگر اللہ تعالیٰ کو جن کا بچانا منظور ہے وہ اپنے حال پر رہیں گے ایک مدت اسی کیفیت پر گذر جائے گی۔

عقیدہ ۳۶۔ پھر جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا کہ تمام عالم دوبارہ پیدا ہو جاوے۔ دوسری بار پھر صور پھونکا جاوے گا۔ اس سے پھر سارا عالم موجود ہو جاوے گا۔ مردے زندہ ہو جاویں گے اور قیامت کے میدان میں سب اکٹھے ہوں گے اور وہاں کی تکلیفوں سے گھبرا کر سب پیغمبروں کے پاس سفارش کرانے جاویں گے۔ آخر ہمارے پیغمبر صاحب سفارش کریں گے۔ سب برے بھلے عمل تولے جائیں گے۔ اُن کا حساب ہوگا۔ مگر بعضے بدون حساب جنت میں جائیں گے۔ نیکوں کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں اور بدوں کا بائیں ہاتھ میں دیا جاوے گا۔ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو حوضِ کوثر کا پانی پلاویں گے، جو دودھ سے

---

۳۶ ونفخ فی الصور فاذاہم من الاجداث الی ربہم ینسلون عن ابی ہریرۃ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا سید الناس یوم القیامۃ یوم یقوم الناس لرب العالمین وتدنوا الشمس فیبلغ الناس من الغم والکرب مالا یطیقون فیقول الناس الا تنظرون من یشفع لکم الی ربکم فیاتون آدم وذکر حدیث الشفاعۃ الی ان یقال فیقال یا محمد ادخل من امتک من لا حساب علیہم من الباب الایمن متفق علیہ۔ فاما من اوتی کتابہ بیمینہ فسوف یحاسب حساباً یسیراً وینقلب الی اہلہ مسروراً واما من اوتی کتابہ بشمالہ فیقول یالیتنی لم اوت کتابیہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماءہ اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل رواہ مسلم، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم یضرب الجسر علی جہنم وتحل الشفاعۃ ویقولون اللہم سلم سلم فیمر المؤمنون کطرف العین وکالبرق وکالریح وکالطیر وکاجاوید الخیل والرکاب فناج مسلم و مخدوش مرسل ومکدوش فی نار جہنم متفق علیہ ۱۲

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ پل صراط پر چلنا ہوگا جو نیک لوگ ہیں وہ اس سے پار ہو کر بہشت میں پہنچ جاویں گے جو بد ہیں وہ اس پر سے دوزخ میں گر پڑیں گے۔ **عقیدہ[۳۷]**۔ دوزخ پیدا ہو چکی ہے اور اس میں سانپ، بچھو اور طرح طرح کا عذاب ہے دوزخیوں میں سے جن میں ذرا بھی ایمان ہوگا وہ اپنے اعمال کی سزا بھگت کر پیغمبروں اور بزرگوں کی سفارش سے نکل کر بہشت میں داخل ہوں گے، خواہ کتنے ہی بڑے گنہگار ہوں اور جو کافر اور مشرک ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کو موت بھی نہ آئے گی۔ **عقیدہ[۳۸]** بہشت بھی پیدا ہو چکی ہے۔ اور اس میں طرح طرح کے چین اور نعمتیں ہیں۔ بہشتیوں کو کسی طرح کا ڈر اور غم نہ ہوگا، اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ نہ اس سے نکلیں گے اور نہ وہاں مریں گے، **عقیدہ[۳۹]**۔ اللہ کو اختیار ہے کہ چھوٹے گناہ پر سزا دے دے

---

[۳۷] اعدت للکافرین۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم اشفع فیحد لی حدًّا فاخرج فاخرجہم من النار وادخلہم الجنۃ حتی ما یبقی فی النار الا من قد حبسہ القرآن ای وجب علیہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل اہل الجنۃ جنتہ واہل النار النار یقول اللہ تعالیٰ من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان فاخرجوہ متفق علیہ لا یموت فیہا ولا یحییٰ ۱۲ [۳۸] اعدت للمتقین مثل الجنۃ التی وعد المتقون فیہا انہار من ماء غیر آسن الی قولہ و مغفرۃ من ربہم۔ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون وہم فیہا خالدون۔ فی الیواقیت وکان الشیخ محی الدین رح یقول الجنۃ والنار مخلوقتان ج ۲ ص ۱۲۹ فیہا انی قد رأیت فی عقائد الشیخ الوسطی یعتقد ان اہل الجنۃ واہل النار مخلدون فی داریہما لا یخرج احد منہم من دارہ ابد الآبدین ودہر الداہرین وقال مراد نا باہل النار الذین ہم اہلہا من الکفار والمشرکین والمنافقین والمعطلین لا عصاۃ الموحدین فانہم یخرجون من النار بالنصوص ۱۲ ج ۲ ص ۱۰۵ [۳۹] ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء ۱۲

یا بڑے گناہ کو محض اپنی مہربانی سے معاف کر دے، اور بالکل اس پر سزا نہ دے۔ **عقیدہ**[۴۰]۔ جن لوگوں کا نام لے کر اللہ و رسول نے ان کا بہشتی ہونا بتلا دیا ہے ان کے سوا کسی کے بہشتی ہونے کا یقینی حکم نہیں لگا سکتے۔ البتہ اچھی نشانیاں دیکھ کر اچھا گمان رکھنا اور اللہ کی رحمت سے امید رکھنا ضروری ہے۔ **عقیدہ**[۴۱]۔ بہشت میں سب سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے جو بہشتیوں کو نصیب ہوگا۔ اس کی لذت میں تمام نعمتیں ہیچ معلوم ہوں گی۔ **عقیدہ**۔ دنیا میں جاگتی ہوئی ان آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو کسی نے نہیں دیکھا۔ اور نہ کوئی دیکھ سکتا ہے۔

ف۴۰ قالت ام العلاء فقلت رحمک اللہ ابا السائب شہادتی ان قد کرامک اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما یدریک باکرامہ بخاری۔ وعن عمر رض قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما مسلم شہد لہ اربعۃ بخیر ادخلہ اللہ الجنۃ قلنا وثلثۃ قال وثلثۃ قلنا واثنان قال واثنان ثم لم نسألہ عن الواحد رواہ البخاری ۱۲

ف۴۱ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیرفع الحجاب فینظرون الی وجہ اللہ فما اعطوا شیئا احب الیہم من النظر الی ربہم رواہ مسلم قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فینظر الیہم وینظرون الیہ فلا یلتفتون الی شئ من النعم ما داموا ینظرون الیہ رواہ ابن ماجۃ ۱۲

ف۴۲ قال لن ترانی قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حجابہ النور لو کشفہ لاحرقت سبحات وجہہ ما انتہی الیہ بصرہ من خلقہ رواہ مسلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یرانے احدکم ربہ حتی یموت رواہ مسلم فی کتاب الفتن فی صفۃ الدجال فے الیواقیت عن الشیخ عبد القادر الجیلی رضی اللہ عنہ لم یبلغنا وقوع ذلک فی الدنیا لاحد غیر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقیل ان فلانا یزعم فانتہرہ الشیخ وزجرہ عن ہذہ القول واخذ علیہ العہد ان لا یعود الیہ فقیل للشیخ امحق ہذا الرجل ام مبطل فقال ہو محق یلبس علیہ وذلک انہ شہد بصیرتہ ربانی برقہ[۲۷]

عـه اور بعض صحابہ کے قول سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو شب معراج میں دیدار ہوا ہے وہ دنیا میں نہیں ہوا۔ عالم آخرت میں ہوا کیونکہ آسمان عالم آخرت ہے اور زمان آخرت ابھی نہیں آیا۔

عقیدہ ۴۳ عمر بھر کوئی کیسا ہی بھلا برا ہو مگر جس حالت پر خاتمہ ہوتا ہے اسی کے موافق جزا و سزا ہوتی ہے۔

فصل

قال اللہ تعالےٰ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ۔ اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۶) نور ذلک الجمال البدیع ثم نخرق من بصیرتہ الی بصرہ منفذ فرای ببصر بصیرتہ حال اتصال سماعھا بنور شہودہ فظن ان بصرہ الظاہر رای ما شہدتہ بصیرتہ و انما رای ببصرہ حقیقۃ بصیرتہ فقص من حیث لا یدری قال تعالے مرج البحرین یلتقیان بینہما برزخ لا یبغیان وکان جمع من المشائخ حاضرین فاعجبہم ہذا الجواب واطربہم و دہشوا من حسن افصاحہ رضی اللہ عنہ عن حال ذلک الرجل ۱۲ فیہا ایضا عن الشیخ محی الدین اعلم ان الحق تعالیٰ اذا کان الوہم لا یحیط بہ مع انہ الطف من الادراک الحسی فکیف یدرکہ البصر الذی ہو الاکشف ۱۲ ج ۲ صفحہ ۱۹۲ ۔ ۴۳ ہ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالخواتیم متفق علیہ ۱۲

وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝

ان آیتوں سے بدعت اور شرک اور رسوم جہل و اطاعت و موافقت شیطان کی برائی صاف صاف معلوم ہوئی۔ چونکہ ان امور کے ارتکاب سے توحید و رسالت کے عقیدہ میں خلل اور ایمان میں ظلمت و کدورت آجاتی ہے۔ اس لئے بعد ذکر عقائد اسلام کے مناسب ہوا کہ بعضے بُرے عقیدے اور بری رسمیں اور بعضے بڑے بڑے گناہ جو بکثرت رائج ہیں بیان کئے جاویں تاکہ لوگ آگاہ ہوکر ان سے بچیں۔ ان میں بعضی باتیں بالکل کفر و شرک ہیں۔ بعضی قریب کفر و شرک کے، بعضی بدعت ضلالت بعضی مکروہ و معصیت غرض سب سے بچنا ضروری ہے۔ پھر جب ان چیزوں کا بیان ہو چکے گا جن سے ایمان میں نقصان آجاتا ہے۔ اس کے بعد ایمان کے شعبوں کا اجمالاً ذکر ہوگا۔ کیونکہ ان سے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے۔ پھر گناہوں سے جو دنیا کا نقصان اور طاعات سے جو دنیا کا نفع ہوتا ہے۔ اس کو اجمالاً ذکر کریں گے جو دنیا کے نفع و نقصان کا لوگ زیادہ لحاظ کرتے ہیں شاید اسی خیال سے کچھ عمل کی توفیق اور گناہ سے پرہیز ہو۔ چونکہ سب دلائل لکھنے کی اس مختصر میں گنجائش نہ تھی اس لئے شہرت پر قلم انداز ہوئے۔

اشراک فی العلم[1]

کسی بزرگ یا پیر کے ساتھ یہ اعتقاد کرنا کہ ہمارے سب حال کی اس کو ہر وقت خبر ہے، نجومی، پنڈت سے غیب کی خبریں دریافت کرنا یا کسی بزرگ کے کلام سے فال سے دیکھ کر اس کو یقینی سمجھنا یا کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہوگئی، کسی کے نام کا روزہ رکھنا۔

اشراک فی التصرف[2]

کسی کو نفع نقصان کا مختار سمجھنا، کسی سے مرادیں مانگنا، روزی اولاد مانگنا

اشراک فی العبادۃ[3]

کسی کو سجدہ کرنا، کسی کے نام کا جانور چھوڑنا، چڑھاوا چڑھانا، کسی کے نام کی منت ماننا، کسی کی قبر یا مکان کا طواف کرنا، خدا کے حکم کے مقابلے میں کسی دوسرے قول یا رسم کو ترجیح دینا، کسی کے روبرو جھکنا، یا نقش دیوار کی طرح کھڑا رہنا۔ چھڑیں نکالنا، تعزیہ علم وغیرہ رکھنا، توپ پر بکرا چڑھانا کسی کے نام پر جانور ذبح کرنا، کسی کی دہائی دینا، کسی جگہ کا کعبے کا سا ادب و عظمت کرنا

اشراک فی العادۃ[4]

کسی کے نام پر بچے کے کان ناک چھیدنا، بالی پہنانا، کسی کے نام کا پیسہ

۱؎ قال اللہ تعالیٰ وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ہو ۱۲ ۲؎ قل من بیدہ ملکوت کل شیء وہو یجیر ولا یجار علیہ ان کنتم تعلمون۔ سیقولون للہ قل فانی تسحرون ۱۲ ۳؎ لا تعبدوا الا اللہ ۱۲ ۴؎ وجعلوا للہ مما ذرأ من الحرث والانعام نصیبا الی قولہ ان اللہ لا یہدی القوم الظالمین ۱۲

بازو پر باندھنا، یا گلے میں ناڑا ڈالنا، سہرا باندھنا، چوٹی رکھنا، بدھی پہنانا، فقیر بنانا، علی بخش، حسین بخش وغیرہ نام رکھنا، کسی چیز کو اچھوتی سمجھنا کسی جانور پر کسی کا نام لگا کر اس کا ادب کرنا، محرم کے مہینے میں پان نہ کھانا لال کپڑا نہ پہننا، بی بی کی صحنک مردوں کو نہ کھانے دینا، عالم کے کاروبار کو ستاروں کی تاثیر سے سمجھنا، اچھی بری تاریخ اور دن کا پوچھنا، نجومی، رمال یا جس پر جن چڑھا ہو اس سے کچھ باتیں پوشیدہ پوچھنا، شگون لینا، کسی مہینے کو منحوس سمجھنا، کسی بزرگ کا نام بطور وظیفے کے جپنا، یوں کہنا کہ اللہ و رسول چاہے گا تو فلاں کام ہو جائے گا. یا یہ کہیں کہ اوپر خدا نیچے تم، کسی کے نام کی قسم کھانا، کسی کو شاہنشاہ یا خداوند خدا یگاں کہنا، تصویر رکھنا، خصوصاً کسی بزرگ کی تصویر برکت کے لئے رکھنا اور اس کی تعظیم کرنا،

بدعات القبور

قبروں پر دھوم سے میلہ کرنا، کثرت سے چراغ جلانا، عورتوں کا وہاں جانا چادریں ڈالنا، پختہ بنانا، بزرگوں کے راضی کرنے کو قبروں کی حد سے زیادہ تعظیم کرنا، قبروں کو بوسہ دینا، یا طواف و سجدہ کرنا، دین و دنیا کے ضروری کاروبار حرج کر کے درگاہوں کی زیارت کے لئے سفر و اہتمام کرنا، وہاں گانا بجانا، اونچی اونچی قبریں بنانا، ان کو منقش بنانا، ان پر پھول ہار ڈالنا، اس کی طرف نماز پڑھنا، اس پر

---

[1] قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تجعلوا قبری وثنا بعدی ۱۲ مشکوۃ

عمارت بنانا، پتھر وغیرہ لکھ کر وہاں لگانا، چادر شامیانہ، نقارہ، کھانا، مٹھائی وغیرہ چڑھانا، عرس کرنا یا عرسوں میں شریک ہونا،

بدعات الرسوم

تیجا، چالیسواں وغیرہ کو ضروری سمجھ کر کرنا، باوجود ضرورت کے عورت کے نکاح ثانی کو معیوب سمجھنا، نکاح، ختنہ، بسم اللہ وغیرہ میں اگرچہ وسعت بھی نہ ہو مگر ساری خاندانی رسمیں بجالانا خصوصًا ناچ رنگ وغیرہ کرنا، ہولی یا دیوالی کی رسمیں کرنا، مرد کا مسّی، مہندی، سرخ کپڑے یا کثرت سے انگوٹھیاں چھلّے پہننا، سلام کی جگہ بندگی، کورنش وغیرہ کہنا، دیور، جیٹھ پھوپھی زاد، خالہ زاد بھائی کے رو برو بے محابا عورت کا آنا، گگرا دریا سے گاتے بجاتے لانا، راگ باجا سننا، بالخصوص اس کو عبادت سمجھنا، نسب پر فخر کرنا، یا کسی بزرگ کے منسوب ہونے کو کافی سمجھنا، سلام کو بے ادبی سمجھنا، یا خط میں بعد اداے آداب و عبودیت لکھنا، کسی کی تعریف میں مبالغہ کرنا، شادیوں میں فضول خرچی اور خرافات باتیں ہندوؤں کی رسمیں کرنا، دولھا کو خلاف شرع پوشاک پہنانا، آتشبازی، ٹٹیاں وغیرہ کا سامان کرنا، فضول آرائش کرنا، بہت سی روشنی مشعلیں لے جانا، دولھا کا گھر کے اندر عورتوں کے درمیان جانا، چوتھی کھیلنا، مہر زیادہ مقرر کرنا، کنگنا، سہرا باندھنا، غمی میں چلاکر رونا، منھ اور سینہ پیٹنا، بیان کر رونا، استعمالی گھڑے توڑ ڈالنا، برس روز تک یا کم و

ساہ واذا قیل لہم اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما الفینا علیہ آباءنا الآیہ ۱۲

وبیش اس گھر میں اچار نہ پڑنا، کوئی خوشی کی تقریب نہ ہونا، مخصوص تاریخوں میں پھر غم کا تازہ کرنا، حد سے زیادہ زیب وزینت میں مشغول ہونا، سادی وضع کو معیوب جاننا مکان میں تصویریں لگانا، مرد کو لباس ریشمی استعمال کرنا، خاصدان، عطردان وغیرہ چاندی سونے کے استعمال کرنا، عورت کو بہت باریک کپڑا پہننا، یا بجتا زیور پہننا، کفار کی وضع اختیار کرنا، میلوں میں جانا، دھوتی، لہنگا پہننا، لڑکوں کو زیور پہنانا، ڈاڑھی منڈانا یا کٹانا یا چڑھانا، شیطان کی کھڑی یا چندیا کھلوانا، مونچھ بڑھانا، ٹخنوں سے نیچے پائجامہ پہننا، مردوں عورتوں کی اور عورتوں کا مردوں کی وضع اختیار کرنا، محض زیب وزینت کے لئے دیوار گیری، چھت گیری لگانا، سیاہ خضاب، شگون ٹوٹکہ کرنا، کسی چیز کو منحوس سمجھنا، خدائی رات کرنا، بدن گودنا، سفید بال نوچنا، شہوت سے گلے لگنا یا ہاتھ ملانا، کُسُم زعفران کا کپڑا مرد کو پہننا، شطرنج گنجفہ وغیرہ کھیلنا، خلاف شرع جھاڑ پھونک کرنا اور اس قسم کی بہت سی باتیں ہیں بطور نمونہ کے چند امور کا بیان کردیا ہے۔ اوروں کو اسی پر قیاس کرلینا چاہیئے۔

بعض کبائر

شرک خدا سے کرنا، خونِ ناحق کرنا، ماں باپ کو ایذا دینا، عورت سے زنا کرنا، یتیموں کا مال کھانا، کسی عورت کو جھوٹ تہمت زنا کی لگانا،

دو چند کافروں کی جنگ سے بھاگنا، شراب پینا، ظلم کرنا، کسی کو پیچھے بدی سے یاد کرنا، کسی کے حق میں گمان بد کرنا، اپنے تئیں غیروں سے اچھا جاننا، خدا سے خوف نہ کرنا، خدا کی رحمت سے نا امید ہونا، کسی سے وعدہ کرکے وفا نہ کرنا، ہمسایے کی بہو بیٹی پر نظر بد کرنا، کسی کی امانت میں خیانت کرنا، خدا کا کوئی فرض مثل نماز و روزہ و زکوٰۃ و حج ترک کرنا، قرآن شریف پڑھکر بھلانا، سچّی گواہی چھپانا، جھوٹی گواہی دینا، جھوٹ بولنا، خصوصًا جھوٹی قسم کھانا، جس سے کسی کا مال یا جان یا حرمت جاتی رہے۔ خدا کے سوا اور کسی کے نام کی قسم کھانا، سوائے خدا کے اور کسی کو سجدہ کرنا، جمعہ کی نماز ترک کرنا، ہمیشہ نماز ترک کرنا، مسلمانوں کو کافر کہنا، کسی کا گلہ سننا، چوری کرنا، ظالموں کی خوشامد کرنا، بیاج یا رشوت لینا، جھوٹے مقدمے فیصل کرنا، سودا لیتے دیتے کم تولنا مول چکا کر پیچھے زبردستی سے کم دینا، لڑکوں سے بُرا کام کرنا، حیض کی حالت میں اپنی بی بی سے صحبت کرنا، اناج کی گرانی سے خوش ہونا۔ کسی غیر عورت کے پاس تنہا بیٹھنا، جانوروں سے جماع کرنا، جوا کھیلنا کافروں کی رسمیں پسند کرنا، نجومی کی باتوں کو سچا جاننا، اپنی عبادت یا تقوے کا دعوے کرنا، مُردے پر پیٹنا پکار کر رونا، کھانے کو برا کہنا، ناچ دیکھنا، لوگوں کے دکھانے کو عبادت کرنا، نفس کے خوش کرنے کو راگ باجا سننا، کسی کے گھر میں بے اجازت چلا جانا،

شعب ایمانیہ[1]

خدا پر ایمان لانا اس کے غیر کو حادث جاننا، اس کے ملائکہ پر اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور تقدیر پر اور قیامت پر ایمان لانا، حق تعالیٰ سے محبت رکھنا، اوروں سے محبت یا بغض اللہ ہی کے واسطے رکھنا، بلا دخل نفسانیت کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا، آپ کی تعظیم کا معتقد رہنا اور درود پڑھنا، اسی تعظیم میں داخل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرنا، اعمال کو خالص اللہ ہی کے واسطے کرنا، اور ترک ریا و نفاق اخلاص ہی میں داخل ہے. خدا سے خوف رکھنا اور اس کی رحمت کا امیدوار رہنا اور گناہوں سے توبہ کرتے رہنا، اور احسانات ربانی کا شکر ادا کرنا، اور عہد کو پورا کرنا، اور ترک شہوت اور ہجوم مصائب میں صابر رہنا۔ اور قضائے ربانی سے راضی رہنا اور تواضع اور فروتنی اختیار کرنا حیا کرنا، اور توقیر بزرگ کی اور ترحم خُرد پر اور گھمنڈ اور پندار کا ترک کرنا اور حسد اور کینہ کا ترک کرنا، اور غضب ترک کرنا در حقیقت تواضع میں داخل ہے اور توحیدِ ربانی کا ناطق رہنا یعنی لا الٰہ الا اللہ پڑھتے رہنا، اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہنا۔ کمتر رتبہ تلاوت کا دس آیتیں ہیں۔ اور متوسط

---

[1] ان سب شعبوں کے فضائل اور متعلقات ضروریہ حسب ضرورت زمانہ حال ایک مستقل رسالہ فروع الایمان میں بیان ہوئے ہیں۔ ضرور وہ دیکھنے کے قابل ہے. خصوص نوجوانانِ نو تعلیم یافتہ کو اس کا دیکھنا بہت ضروری ہے.

رتبہ سوآیتیں، اوراس سے زیادہ تلاوت کرنا اعلیٰ رتبے میں داخل ہے اور
علم دین حاصل کرنا اور غیر کو علم سکھانا اور دعا کرنا اور ذاکر رہنا اور استغفار
ذکر ہی میں داخل ہے اور لغو سے دور رہنا اور حسی اور حکمی طہارت کرنا اور پرہیز
کرنا نجاستوں سے تطہیر ہی میں داخل ہے۔ اور ستر کو چھپا رکھنا، اور فرض اور
نفل نماز پڑھنا، اور اسی طرح فرض زکوٰۃ نفل صدقہ ادا کرنا، اور لونڈی
غلام کو آزاد کرنا اور سخاوت کرنا اور کھانا کھلانا اور ضیافت کرنا سخاوت ہی
میں داخل ہے اور فرض و نفل روزہ رکھنا، اور اعتکاف کرنا اور شب قدر کو
تلاش کرنا اور حج اور عمرہ اور طواف بیت اللہ کا کرنا اور فرار بالدین یعنی ایسے
ملک و صحبت کو چھوڑنا جہاں اپنا دین قائم نہ رہ سکے۔ اور اسی میں ہجرت
بھی داخل ہے اور نذر اللہ کو پورا کرنا، اور قسم کو قائم رکھنا اور قسم وغیرہ کے
کفاروں کو ادا کرنا، نکاح کرکے پارسائی حاصل کرنا، اور عیال کے حقوق کو
ادا کرنا، اور ماں باپ سے احسان اور سلوک کرنا، اور اولاد کو تربیت کرنا اور ناتہ
داروں کا حق ادا کرنا، اور لونڈی غلاموں کو مالکوں کی اطاعت کرنا، اور مالکوں کو
لونڈی غلاموں پر مہربانی اور شفقت کرنا، اور انصاف کے ساتھ حکومت پر
قائم رہنا اور جماعت مسلمین کا تابع رہنا، اور مسلمان حاکموں کی اطاعت
کرنا اور خلق میں اصلاح کرتے رہنا۔ اور خوارج اور باغیوں سے قتال کرنا،
اصلاح بین الناس میں داخل ہے اور امر نیک پر مدد کرنا اور امر بالمعروف و نہی
عن المنکر اسی میں داخل ہے۔ اور حدود کو جاری رکھنا اور بشرط پائے جانے شرط کے
شاعت دین کرنا اور مرابطہ یعنی سرحد دارالاسلام کی محافظت کرنا اسی میں داخل

ہے۔ اور امانت کا ادا کرنا اور خمس کا دینا ادائے امانت میں داخل ہے اور قرض کسی حاجت مند کو دینا، اور پڑوسی کے ساتھ احسان کرنا اور معاملہ اچھا کرنا اور اپنا حق لینے میں سختی نہ کرنا حسن معاملہ میں داخل ہے مال کا جمع کرنا حلال سے اور مال کا صرف کرنا اپنے موقع پر، اور ترک تبذیر و اسراف یعنی خلاف شرع بیہودہ طور پر مال کو برباد نہ کرنا، انفاق فی الحق میں داخل ہے، اور سلام کا جواب دینا، اور چھینکنے والے کو دعائے خیر دینا اور لوگوں کو ضرر نہ پہنچانا، اور لہو و لعب سے پرہیز کرنا اور تکلیف کی چیز کو راہ سے ہٹا دینا

معاصی[۱] کے بعض دنیوی نقصانات

علم سے محروم رہنا، رزق کم ہو جانا، خدائے تعالیٰ سے وحشت ہونا، آدمیوں سے وحشت ہونا، خصوص نیک آدمیوں سے۔ اکثر کاموں میں دشواری پیش آنا، قلب میں ایک تاریکی سی معلوم ہونا، دل اور بعض اوقات جسم میں کمزوری ہو جانا۔ طاعت سے محروم رہنا، عمر گھٹنا، معاصی کا سلسلہ چلنا، ارادہ توبہ کا کمزور ہو جانا۔ چند روز میں معصیت کی برائی دل سے نکل جانا۔ دشمنانِ خدا کا وارث بننا افعالِ شنیعہ میں۔ خدائے تعالیٰ کے نزدیک خوار ہو جانا، دوسری مخلوق کو اس کا ضرر پہنچنا اور اس وجہ سے ان کا اس پر لعنت

---

[۱] ان نقصانات و منافع کا مرتب ہونا معاصی و طاعات پر بدلائل کتاب "جزاء الاعمال" میں مفصل بیان کیا گیا ہے اس کے علاوہ اس میں اور بھی نہایت مفید مضامین ہیں اس کا بھی ضرور مطالعہ کیجیے۔ دارالاشاعت کراچی ۱ سے مل سکتا ہے۔

کرنا، عقل میں فتور ہو جانا، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس پر لعنت ہونا، فرشتوں کی دُعا سے محروم ہو جانا، پیداوار وغیرہ میں کمی ہونا، حیا و عزت کا جاتا رہنا، اللہ تعالیٰ کی عظمت اس کے دل سے نکل جانا، نعمتوں کا سلب ہونا، بلاؤں کا ہجوم ہونا، مدح و شرف سے القاب سلب ہو کر بجائے اس کے مذمت اور ذلت کے خطاب ملنا، شیاطین کا مسلط ہو جانا قلب کا پریشان رہنا، مرتے وقت منہ سے کلمہ نہ نکلنا، خدائے تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا اور اس وجہ سے بے توبہ مرنا۔

طاعات کے بعضے دنیوی منافع

رزق بڑھنا ہر طرح کی برکت ہونا، تکلیف و پریشانی دور ہونا، مقاصد میں آسانی ہونا، زندگی با لطف ہونا، بارش ہونا، ہر قسم کی بلا کا ٹل جانا، اللہ تعالیٰ کا حامی و مددگار ہونا، فرشتوں کو حکم ہونا کہ ان کے قلوب کو قوی رکھو، سچی عزت ملنا، مراتب بلند ہونا، دلوں میں محبت پیدا ہو جانا، قرآن کا اس کے حق میں شفا ہونا، مالی نقصان کا نعم البدل ملنا۔ روز بروز نعمت میں ترقی ہونا، مال بڑھنا قلب میں راحت و اطمینان پیدا ہونا۔ آئندہ نسل میں یہ نفع پہنچنا، زندگی میں غیبی بشارتیں نصیب ہونا۔ مرتے وقت فرشتوں کا خوشخبری سنانا، حاجات میں مدد ملنا، تردداث کا رفع ہو جانا، حکومت باقی رہنا، اللہ تعالیٰ کا غصہ فرو ہو جانا، عمر بڑھنا، افلاس و فاقہ سے بچنا، تھوڑی چیز میں زیادہ برکت ہونا۔

اعمال[1] و عبادات

عمل[1] وضو اچھی طرح کرو گو کسی وقت نفس کو ناگوار ہو، عمل[2] ہر وقت وضو سے رہنے کی کوشش کرو۔ عمل[3] تازہ وضو بہتر ہے اگرچہ پہلے سے وضو ہو عمل[4] مذی سے غسل واجب نہیں۔ پیشاب گاہ دھوکر وضو کرنا چاہیئے۔ عمل[5] وہم و شک سے وضو نہیں ٹوٹتا جب تک یقیناً کوئی امر وضو توڑنیوالا واقع نہ ہو۔ عمل[6] اونگھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا یا نماز کی ہیئت پر سو رہنے سے، عمل[7] پیشاب پائخانہ کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پشت مت کرو۔ داہنے ہاتھ سے استنجا مت کرو، تین کلوخ سے بلا ضرورت کم مت لو، پلیدی اور ہڈی اور کوئلہ سے استنجا مت کرو۔ عمل[8] پیشاب سے احتیاط نہ کرنے سے عذاب

---

[1] زیادہ مقصود بیان کرنا آداب اعمال کا ہے اور احکام فقہیہ کتب فقہیہ سے حاصل کرنا چاہیئے۔ مالابدمنہ یا اس کا اردو ترجمہ کام کی کتاب ہے ۱۲ [1] اسباغ الوضوء علی المکارہ ۱۲ رواہ مسلم [2] لا یحافظ علی الوضوء الا مؤمن ۱۲ مالک [3] من توضأ علی طہر کتب لہ عشر حسنات ۱۲ ترمذی [4] عن علی قال کنت رجلا مذاء الی قولہ یغسل ذکرہ و یتوضأ ۱۲ بخاری و مسلم [5] فلا یخرج من المسجد حتی یسمع صوتا او یجد ریحا ۱۲ مسلم [6] ینتظرون عشاء حتی تخفق رؤسہم ثم یصلون لا یتوضؤن ۱۲ ابو داؤد ان الوضوء علی من نام مضطجعا فانہ اذا اضطجع استرخت مفاصلہ ۱۲ ترمذی [7] عن سلمان قال نہانا یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان نستقبل القبلۃ بغائط او بول او نستنجی باقل من ثلثۃ احجار وان نستنجی برجیع او بعظم رواہ مسلم وصححہ ابو داؤد ۱۲ [8] اما احدہما فکان لا یستنزہ من البول ۱۲ متفق علیہ ۱۲

قبر ہوتا ہے عمل[۹] سڑک پر یا سایہ میں پائخانہ مت پھرو عمل[۱۰] پائخانہ میں
جاتے وقت انگوٹھی جس میں اللہ و رسول کا نام لکھا ہو باہر اُتار دو۔ عمل[۱۱]
میدان میں ایسی جگہ پائخانہ کو بیٹھو جہاں کوئی نہ دیکھتا ہو اور دامن اُس
وقت اٹھاؤ جب زمین سے قریب ہو جاؤ عمل[۱۲] پیشاب ایسی جگہ کرو جہاں
سے چھینٹ نہ اڑے اور کسی سوراخ میں پیشاب مت کرو۔ شاید اس
میں سے کوئی موذی چیز نکل کر تم کو ایذا پہنچا دے۔ عمل[۱۳] پائخانہ پھرتے
وقت پشت پر کوئی آڑ ہونا چاہیئے۔ اگر اور کچھ نہ ہو تو ریت کا ڈھیر ہی
لگالو۔ عمل[۱۴] غسلخانہ میں پیشاب مت کرو اور پائخانہ تو اور بھی بیہودہ
بات ہے عمل[۱۵] پائخانہ پھرتے وقت باتیں مت کرو۔ عمل[۱۶] جب پائخانہ
جانے لگو تو یہ پڑھو بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ
جب نکل آؤ یہ پڑھو۔ غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ
عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ۔ عمل[۱۷] کلوخ کے بعد پانی سے بھی استنجا
کرو۔ عمل[۱۸] پیشاب کھڑے ہو کر مت کرو عمل[۱۹] حتی الامکان ہر نماز
کے وقت مسواک کرو۔ عمل[۲۰] جب سو کر اٹھو جب تک اچھی طرح

---

[۹] الذی یتخلی فی الطریق او ظلہم ۱۲ مسلم [۱۰] اذا دخل الخلاء نزع خاتمہ ۱۲ ابوداؤد [۱۱] انطلق حتے لایراہ احد ۱۲ ابوداؤد ولم یرفع ثوبہ حتے یدنو من الارض ۱۲ [۱۲] فلیرتد لبولہ ۱۲ ابوداؤد۔ لایبولن احدکم فی حجر ابوداؤد [۱۳] ومن اتی الغائط فلیستتر فان لم یجد الا ان یجمع کثیبا من رمل فلیستدبرہ ۱۲ ابوداؤد [۱۴] لایبولن احدکم فی مستحمہ ۱۲ ابوداؤد [۱۵] لایخرج الرجلان یضربان الغائط کاشفین عن عورتہما یتحدثان ۱۲ احمد [۱۶] ابوداؤد وترمذی وابن ماجہ ۱۲ [۱۷] اتیتہ بماء فی تعرا ورکوة فاستنجی ۱۲ ابوداؤد [۱۸] فقال یا عمر لاتبل قائما ۱۲ ترمذی [۱۹] وبالسواک عند کل صلوٰة ۱۲ متفق علیہ [۲۰] اذا استیقظ احدکم فلایغمس یدہ فی الاناء حتے یغسلہا ثلاثا ۱۲ متفق علیہ

نہ دھولو پانی کے اندر نہ ڈالو عمل[۲۱] وضو میں ایڑی پر پانی پہنچانے کیلئے زیادہ اہتمام کرو. عمل[۲۲] وضو میں ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرو۔ اور ڈاڑھی میں بھی خلال کرو. عمل[۲۳] وضو میں اسطرح کے وہم مت کرو کہ خدا جانے پانی ناپاک تو نہیں، فلاں عضو پر پانی پہنچا یا نہیں تین دفعہ دھو چکا ہوں یا نہیں عمل[۲۴] غسل اس طرح کرو پہلے دونوں ہاتھ پاک کرلو پھر جو نجاست بدن پر لگی ہو اس کو دور کرو۔ پھر وضو کرو پھر تین بار سر دھوؤ۔ پھر تمام بدن پر پانی ڈالو عمل[۲۵] وضو میں پانی ضائع مت کرو عمل[۲۶] اگر انگوٹھی پہنے ہو اس کو ہلا لیا کرو عمل[۲۷] غسل کے بعد پھر وضو کرنے کی ضرورت نہیں. عمل[۲۸] حالت جنابت میں اگر سونا یا کھانا کھانا چاہے یا بی بی کے پاس دوبارہ جانا چاہے بہتر ہے کہ استنجا اور وضو کرلے۔ لیکن اگر وضو نہ کیا تب بھی کوئی گناہ نہیں. عمل[۲۹] جو پانی بہتا نہ ہو گو کتنا ہی زیادہ ہو بلا ضرورت اس میں پیشاب نہ کرے۔

---

[۲۱] ویل للاعقاب من النار ۱۲ مسلم [۲۲] اذا توضأت فخلل اصابع یدیک ورجلیک ۱۲ ترمذی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یخلل لحیتہ ۱۲ ترمذی [۲۳] ان للوضوء شیطانا یقال لہ الولہان فاتقوا وسواس الماء ۱۲ ترمذی [۲۴] قال فی الوضوء سرف قال نعم وان کنت علی نہر جار ۱۲ احمد [۲۵] حرک خاتمہ فی اصبعہ دارقطنی [۲۶] بدأ فیغسل یدیہ قبل ان یدخلہا الاناء ثم یفرغ بیمینہ علی شمالہ فیغسل فرجہ ثم یتوضأ الی قولہ ثم یصب علی راسہ ثلث غرفات بیدیہ ثم یفیض الماء علی جلدہ کلہ ۱۲ مسلم [۲۷] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یتوضأ بعد الغسل ۱۲ ترمذی [۲۸] توضأ واغسل ذکرک ثم نم ۱۲ متفق علیہ اذا کان جنبا فاراد ان یاکل او ینام توضأ وضوءہ للصلوۃ ۱۲ متفق علیہ اذا اتی احدکم اہلہ ثم اراد ان یعود فلیتوضأ بینہما ۱۲ مسلم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجنب ثم ینام ثم ینتبہ ثم ینام ۱۲ احمد [۲۹] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبال فی الماء الراکد ۱۲

* * * * * * * * * *

عمل[۳۰] جو پانی دھوپ سے گرم ہوگیا ہو اس کے استعمال سے اندیشہ برص کی بیماری کا ہے۔ عمل[۳۱] جمعہ کے روز غسل کرنا سنت ہے اور مردے کو نہلا کر غسل کر لینا بہتر ہے

بَابُ الصَّلٰوۃ

عمل[۳۲] نماز اچھے وقت پڑھو، رکوع، سجدہ اچھی طرح کرو۔ خشوع و خضوع جس قدر ہو سکے بجا لاؤ۔ عمل[۳۳] جب بچہ سات برس کا ہو جاوے اس کو نماز کی تاکید کرو۔ اور جب دس برس کا ہو جاوے تو مار کر پڑھاؤ۔ عمل[۳۴] نماز خوب پابندی سے پڑھو۔ عمل[۳۵] عشاء سے پہلے سو ؤ مت اور عشاء کے بعد باتیں مت کرو۔ جلدی سے سو رہو تاکہ تہجد یا صبح کی نماز خراب نہ ہو۔ عمل[۳۶] عصر کا وقت بہت نازک ہے، اس کو تنگ مت کرو۔ سویرے نماز پڑھ لیا کرو۔ عمل[۳۷] اگر اتفاق سے سو گیا یا بھول گیا اور نماز قضا ہو گئی تو جس وقت آنکھ کھلے یا یاد آوے فوراً قضا پڑھ لے اس کو دوسرے وقت پر نہ ٹالے البتہ اگر مکروہ وقت ہو تو اس کو گذر جانے دے عمل[۳۸] اذان کہے

---

[۳۰] عن عمر قال لا تغتسلوا بالماء المشمس فانہ یورث البرص ۱۲ دار قطنی [۳۱] اذا جاء احدکم الجمعۃ فلیغتسل ۱۲ متفق علیہ من غسل میتا فلیغتسل ۱۲ ابن ماجہ [۳۲] من احسن وضوءھن وصلاھن لوقتھن واتم رکوعھن و خشوعھن ۱۲ ابوداؤد [۳۳] مروا اولادکم بالصلوۃ وھم ابناء سبع سنین واضربوھم علیھا وھم ابناء عشر سنین ۱۲ ابوداؤد [۳۴] من حافظ علیھا کانت لہ نورا ۱۲ احمد [۳۵] وکان یکرہ النوم قبلھا والحدیث بعدھا ۱۲ متفق علیہ [۳۶] تلک صلوۃ المنافق یجلس یرقب الشمس حتی اذا اصفرت وکانت بین قرنی الشیطان قام فنقرھا اربعا ۱۲ مسلم [۳۷] فاذا نسی احدکم صلوۃ او نام عنھا فلیصل اذا ذکرھا ۱۲ قتادہ مسلم [۳۸] لا تثوبن فی شیء من الصلوۃ ۱۲ ترمذی فکان لا یمر برجل الا ناداہ بالصلوۃ او حرکہ برجلہ ۱۲ ابوداؤد

بعد لوگوں کو مت بلاؤ۔ اذان بلانے ہی کے واسطے ہے۔ البتہ سوتے ہوئے کو جگا دینا مضائقہ نہیں عمل[39] بہتر یہ ہے کہ جو شخص اذان کہے اسی کو تکبیر کہنے دیں اس کو ناراض کر کے دوسرا شخص تکبیر نہ کہنے لگے۔ عمل[40] سات برس تک اذان کہنے پر رہائی دوزخ کا وعدہ آیا ہے۔ عمل[41] اذان اور تکبیر کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے۔ عمل[42] نماز کے لئے دوڑ کر مت چلو۔ سانس پھولنے سے سکون قلب نہ رہے گا۔ عمل[43] جتنی دور سے مسجد میں نماز پڑھنے آوٴگے اسی قدر ثواب زیادہ ملے گا عمل[44] جب مسجد میں جانے لگو داہنا پاؤں پہلے نکالو اور یہ پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب نکلنے لگو بایاں پاؤں پہلے نکالو اور یہ پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ عمل[45] مسجد میں جا کر بہتر ہے کہ دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے۔ بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔ عمل[46] مسجد میں شور و غل مت کرو۔ کوئی بدبودار چیز مثل حقہ تمباکو، لہسن، پیاز خام، مولی کھا کر پی کر مت جاؤ۔ وہاں تھوکنے کی

ابوداؤد [39] ان اخا صداء اذن ومن اذن فھو یقیم ۱۲ ترمذی [40] من اذن سبع سنین محتسباً کتب لہ براءۃ من النار ۱۲ ترمذی [41] لا یرد الدعاء بین الاذان والاقامۃ ۱۲ ابوداؤد [42] اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا تاتوھا تسعون واتوھا تمشون وعلیکم السکینۃ ۱۲ متفق علیہ [43] اعظم الناس اجراً من الصلوٰۃ ابعدھم ممشی ۱۲ متفق علیہ [44] مسلم [45] اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس ۱۲ متفق علیہ [46] من سمع رجلاً ینشد ضالۃ فی المسجد فلیقل لاردھا اللّٰہ علیک ۱۲ مسلم من اکل من ھذہ الشجرۃ المنتنۃ فلا یقربن مسجدنا ۱۲ متفق علیہ البزاق فی المسجد خطیئۃ متفق علیہ مالم یؤذ فیہ مالم یحدث فیہ ۱۲ متفق علیہ اذا رایتم من یبیع او یباع فی المسجد فقولوا لاا ربح اللّٰہ تجارتک ۱۲ ترمذی وان ینشد فیہ الاشعار وان تقام فیہ الحدود ۱۲ ابوداؤد ویاتی علی الناس زمان یکون حدیثھم فی مساجدھم فی امر دنیاھم ۱۲ بیہقی ؂

احتیاط رکھو، وہاں ریح مت نکالو۔ فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ کوئی چیز وہاں بیچو نہیں، خریدو نہیں۔ اس میں خرافات اشعار مت پڑھو، کسی کو مار پیٹ کی سزا مت دو۔ شاید پیشاب وغیرہ خطا ہو جاوے، دنیا کی باتیں مت کرو۔ عمل[۴۷] ایسے کپڑے سے یا ایسی جگہ میں نماز پڑھنا اچھا نہیں کہ اس کے نقش ونگار سے دل بارہ باٹ ہو جاوے۔ عمل[۴۸] نماز کے روبرو کوئی آڑ ہونا ضرور ہے اگر کچھ نہ ہو ایک لکڑی یا کوئی اونچی چیز رکھ لے۔ اور اس چیز کو داہنے یا بائیں ابرو کے مقابل رکھے۔ تاکہ مشابہت بت پرستوں کے ساتھ نہ ہو جاوے۔ عمل[۴۹] اگر امام بنو بہت ہلکی نماز پڑھاؤ کیونکہ مقتدی ہر قسم کے ہیں۔ کسی کو تکلیف نہ ہو جس کی وجہ سے جماعت سے نفرت ہو جاوے عمل نماز میں رکوع وسجدہ اور تمام ارکان اطمینان سے ادا کرو۔ عمل نماز میں دامن سمیٹنا یا بال سنوارنا بری بات ہے۔ عمل[۵۰] نماز میں ہاتھ کے سہارے سے مت اٹھو۔ عمل[۵۱] فرض پڑھ کر بہتر ہے کہ اس جگہ سے ہٹ کر سنن ونوافل پڑھے۔

---

[۴۷] کنت انظر الی علمہا وانا فی الصلوٰۃ فاخاف ان یفتنی ۱۲ بخاری اماطی عنا قرامک ہذا فانہ لا تزال تصاویرہ تعرض لی فی صلوٰۃ ۱۲ بخاری [۴۸] اذا صلی احدکم فلیجعل تلقاء وجہہ شیئا فان لم یجد فینصب عصاہ ۱۲ ابو داؤد وجعلہ علی حاجبہ الایمن والایسر ولا یصمد لہ صمداً ۱۲ ابو داؤد [۴۹] انت امامہم واقتدا مضعفہم ۱۲ احمد [۵۰] اسوأ الناس سرقۃ الذی یسرق من صلوٰۃ ۱۲ احمد [۵۱] ولا تکف الثیاب والشعر ۱۲ متفق علیہ [۵۲] نہی ان یعتمد الرجل علی یدیہ اذا نہض فی الموضع الذی صلی فیہ حتی یتحول ۱۲ ابو داؤد فوثب عمر فاخذ بمنکبہ فہزہ ثم قال اجلس فانہ لن یہلک اہل الکتاب الا انہ لم یکن بین صلوٰتہم فصل ۱۲ ابو داؤد۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

عمل ۵۴ نماز میں ادھر اُدھر مت دیکھو۔ اوپر نگاہ مت اٹھاؤ۔ حتی الوسع جمائی کو روکو۔ بار بار کنکریاں مٹی برابر مت کرو۔ پھونک مت مارو۔ نماز کے واسطے جاتے ہوئے بھی کوئی حرکت خلاف نماز مت کرو۔ نگاہ سجدہ کی جگہ رکھو عمل ۵۵ جماعت کے ساتھ نماز پڑھو، جماعت چھوڑنے پر بڑی وعید آئی ہے البتہ کوئی قوی عذر ہو تو جماعت معاف ہو جاتی ہے۔ عمل ۵۶ جب بھوک کا بہت غلبہ ہو یا پیشاب پاخانہ کا دباؤ ہو تو پہلے فراغت کر لو۔ پھر نماز پڑھو عمل ۵۷ اگر امام بنو تو دعا میں سب مقتدیوں کو شریک کر لو۔ یعنی سب کے لئے دعا کرو۔ عمل ۵۸ جب مسجد میں اذان ہو جاوے۔ وہاں سے ہرگز مت جاؤ البتہ اگر کسی مختصر ضرورت سے جا کر معاً پھر لوٹ آؤ مضائقہ نہیں۔ عمل ۵۹ صف کو خوب سیدھی کرو۔ اور خوب مل کر کھڑے ہو۔ اور پہلے اول صف پوری کر لو۔ پھر دوسری پھر تیسری اور امام کے دونوں طرف برابر مقتدی ہونا چاہیئے عمل ۶۰ اگر اکثر مقتدی کسی وجہ معقول سے امام سے ناخوش

---

۵۴ فاذا التفت انصرف عنه ۱۲ احمد لینتہین اقوام عن رفعہم ابصارہم عند الدعاء فی الصلوٰة او لیخطفن ابصارہم ۱۲ رواہ مسلم اذا تثاءب احدکم فی الصلوٰة فلیکظم ما استطاع ۱۲ مسلم فی الرجل یسوی التراب حیث یسجد قال ان کنت فاعلاً فواحدة متفق علیہ فلا یمسح الحصے ۱۲ احمد رای النبی صلے اللہ علیہ وسلم غلاماً لنا یقال لہ افلح اذا سجد نفخ فقال یا افلح ترب وجہک ۱۲ ترمذی ثم خرج عامداً الی الصلوٰة فلا یشبکن بین اصابعہ فانہ فی الصلوٰة ۱۲ احمد یا انس اجعل بصرک حیث تسجد ۱۲ بیہقی ۵۵ من سمع النداء فلم یمنعہ من اتباعہ عذر لم یقبل منہ الصلوٰة التی صلے ۱۲ ابوداؤد ۵۶ سو رحضرة الطعام ولا ہو یدافعہ الاخبثان ۱۲ مسلم ۵۷ لا یؤمن رجل قوماً فیخص نفسہ بالدعاء دونہم ۱۲ ابوداؤد ۵۸ اذا کنتم فی المسجد فنودی بالصلوٰة فلا یخرج احدکم حتے یصلے ۱۲ احمد ۵۹ اقیموا صفوفکم وتراصوا ۱۲ البخاری اتموا الصف المقدم ثم الذی یلیہ ۱۲ ابوداؤد وتوسطوا الامام ۱۲ ابوداؤد ۶۰ وامام قوم وہم لہ کارہون ۱۲ ترمذی

ہوں اس کو امامت نہ کرنا چاہیئے عمل [۶۰] امامت میں بہانہ مت کرو کہ ہر شخص دوسرے پر ٹالے اور اپنی جان بچا دے یہ علامات قیامت سے ہے عمل [۶۱] اگر امام نہو مقتدیوں سے اونچی جگہ مت کھڑے ہو عمل [۶۲] امام سے پہلے رکوع سجدہ یا اور کوئی فعل مت کرو۔ عمل [۶۳] اگر جماعت میں ایسے وقت آؤ کہ امام مثلاً سجدہ یا قعدہ میں [۶۴] ہو تو اس کے کھڑے ہونے کا انتظار مت کرو۔ فوراً شریک ہو جاؤ۔ عمل [۶۵] تہجد پڑھنے کی کوشش کرو اس کی بڑی فضیلت ہے۔ عمل [۶۶] نوافل وظائف کی اتنی کثرت مت کرو جس کا نباہ نہ ہو سکے۔ عمل [۶۷] جب نماز پڑھتے پڑھتے تھک جاؤ یا نیند زور کی آنے لگے تو ذرا آرام لے لو پھر نماز میں مشغول ہو عمل [۶۸] جب بستر پر سونے کے لئے لیٹو وضو کر لو۔ اور اللہ اللہ کرتے سو جاؤ عمل [۶۹] گھر میں بھی کچھ نفلیں پڑھنے کا معمول رکھو عمل [۷۰] جمعہ کے روز درود شریف کی کثرت کرو

---

[۶۱] ان من شرط الساعۃ ان یتدافع اہل المسجد لا یجدون اماما یصلی بہم ۱۲ [۶۲] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقوم الامام فوق شئی ۱۲ دار قطنی [۶۳] لا تبادروا الامام ۱۲ متفق علیہ [۶۴] اذا جئتم الی الصلوۃ ونحن سجود فاسجدوا ولا تعدوہ شیئاً ۱۲ ابوداؤد [۶۵] علیکم بقیام اللیل فانہ داب الصالحین الخ ترمذی [۶۶] خذوا من الاعمال ما تطیقون ۱۲ متفق علیہ [۶۷] لیصل احدکم نشاطہ واذا فتر فلیقعد ۱۲ متفق علیہ اذا نعس احدکم وہو یصلی فلیرقد حتی یذہب عنہ النوم ۱۲ متفق علیہ [۶۸] من اوی الی فراشہ وذکر اللہ حتی یدرکہ النعاس لم ینقلب ساعۃ من اللیل یسأل اللہ فیہا خیراً من خیر الدنیا والآخرۃ الا اعطاہ ایاہ ۱۲ اذکار نووی [۶۹] اذا قضی احدکم الصلوۃ فی مسجدہ فلیجعل لبیتہ من صلاتہ ۱۲ مسلم [۷۰] فاکثروا علی الصلوۃ فیہ ۱۲ ابوداؤد ونسائی۔

عمل[۱] جمعہ میں نہا دھو کر کپڑے بدل کر خوشبو لگا کر سویرے جاؤ اور لوگوں کی گردن پر سے مت پھاندو کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ مت بیٹھو۔ زبردستی دو آدمیوں کے بیچ گھس کر مت بیٹھو۔ خطبے میں باتیں مت کرو ایسی طرح مت بیٹھو کہ نیند آوے۔ اگر نیند غالب ہو جگہ بدل ڈالو۔ عمل[۲] جب سورج یا چاند کو گہن لگے۔ اس وقت نماز پڑھو۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ خیرات کرو۔ استغفار کرو۔ اگر غلام پاس ہو اس کو آزاد کرو عمل[۳]۔ عیدگاہ میں ایک راستے سے جاؤ، دوسرے سے آؤ۔ عمل[۴] جس شخص کا ارادہ قربانی کا ہو مستحب ہے کہ بقرعید کا چاند دیکھ کر خط و ناخن نہ بنواوے۔ جب تک قربانی نہ کرلے۔ عمل[۵] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بھی قربانی کیا کرو تو اچھا ہے۔ اس سے محبت بڑھتی ہے عمل[۶] تازہ بارش میں برکت ہوتی ہے اس کو اپنے بدن پر لینا بہتر ہے۔ عمل[۷] استسقا کیلئے اگر نکلیں میلے کچیلے کپڑے ہوں، عاجزی زاری

---

[۱] لا یغتسل رجل یوم الجمعۃ ویتطہر ما استطاع من طہر ویدہن من دہنہ او یمس من طیب بیتہ ثم یخرج فلا یفرق بین اثنین ثم یصلے ما کتب لہ ثم ینصت اذا تکلم الامام الا غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ الاخری ۱۲ بخاری ثم اتی الجمعۃ فلم یتخط اعناق الناس ۱۲ ابوداؤد ومکرا تبکر ۱۲ ترمذی لا یقیمن احدکم اخاہ یوم الجمعۃ ثم یخالف الی مقعدہ فیقعد فیہ ۱۲ مسلم نہی عن الحبوۃ یوم الجمعۃ ۱۲ ترمذی۔ اذا نعس احدکم یوم الجمعۃ فلیتحول من مجلسہ ذلک ۱۲ ترمذی [۲] ان الشمس والقمر آیتان من آیات اللہ لا ینکسفان لموت احد ولا لحیوتہ فاذا رأیتم ذلک فادعوا اللہ فکبروا وصلوا وتصدقوا ۱۲ متفق علیہ فافزعوا الی ذکرہ ودعائہ واستغفارہ ۱۲ متفق علیہ امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالعتاقۃ فی کسوف الشمس ۱۲ بخاری [۳] کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذا خرج یوم العید فی طریق رجع فی غیرہ ۱۲ ترمذی [۴] من رأی ہلال ذی الحجۃ واراد ان یضحی فلا یاخذ من شعرہ ولا من اظفارہ ۱۲ مسلم [۵] فقال علی رضی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اوصانی ان اضحی عنہ ۱۲ ابوداؤد [۶] عن انس قال اصابنا ونحن مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مطر فحسر ثوبہ حتی اصابہ من المطر (مسلم)

کرتے ہوئے جاویں۔

کتاب الجنائز

عمل ۔جب آدمی مرنے لگے اس کے پاس بیٹھ کر بآواز بلند کلمہ توحید پڑھتے رہو۔ **عمل** ۔کفن نہ بالکل کم قیمت نہ بہت بیش قیمت متوسط درجے کا دو۔ **عمل** ۔اگر پرانی مصیبت صدمہ یاد آجاوے تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھو، جیسا ثواب پہلے ملا تھا ویسا ہی پھر ملے گا۔ **عمل** رنج کی کیسی ہی سخت بات ہو اس پر اِنَّا لِلّٰہ پڑھو تو ثواب ملے گا۔ **عمل** ۔گاہ بگاہ مقابر میں جایا کرو۔ اس سے دنیا کی محبت کم ہوتی ہے اور آخرت یاد آتی ہے۔ خصوصًا والدین کی قبر پر جمعہ کو جانا بہتر ہے

کتاب الزکوٰۃ والصدقۃ

عمل ۔زکوٰۃ پیشگی بھی دینا درست ہے **عمل** پہننے کے زیور اور گوٹے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثوبہ عنی اصابہ من المطر فقلنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم صنعت ہذا قال لانہ حدیث عہد بربہ ۱۲ مسلم ؁۷ خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی فی الاستسقاء متبذلاً متواضعًا متضرعًا ۱۲ ترمذی (حاشیہ صفحہ ہذا) ؁۸ لقنوا موتاکم لا الٰہ الا اللہ ۱۲ مسلم ؁۹ اذا کفن احدکم اخاہ فلیحسن کفنہ ۱۲ مسلم لا تغالوا فی الکفن ۱۲ ابوداؤد ؁۱۰ فیحدث لذلک استرجاعًا الا جدد اللہ تبارک وتعالیٰ لہ عند ذلک ۱۲ احمد ؁۱۱ اذا انقطع احدکم فلیسترجع ۱۲ بیہقی ؁۱۲ فزوروہا فانہا تزہد فی الدنیا وتذکر الآخرۃ ۱۲ ابن ماجہ من زار قبر ابویہ او احدہما فی کل جمعۃ غفر لہ وکتب برًا ۱۲ بیہقی ؁۱۳ ان العباس سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تعجیل صدقتہ قبل ان تحل فرخص لہ فی ذلک ۱۲

ٹھپے میں بھی زکوٰۃ ہے۔ **عمل** زکوٰۃ حتی الامکان ایسے لوگوں کو دو جو مانگتے نہیں۔ آبرو لئے گھر میں بیٹھے ہیں **عمل**۔ تھوڑی چیز دینے سے مت شرماؤ جو توفیق ہووے دو۔ **عمل** یوں نہ سمجھو کہ زکوٰۃ دے کر تمام حقوق سے سبکدوش ہوگئے۔ مال میں اور بھی حقوق ہیں جو وقوع ضرورت کے وقت ادا کرنے پڑتے ہیں۔ **عمل** عزیز قریب کو صدقہ دینے سے دو ثواب ہیں۔ ایک صدقہ، دوسرا صلہ رحم۔ **عمل** اگر پڑوسی غریب ہوں تو شوربا بڑھا دیا کرو اور ان کو بھی پہنچا دیا کرو۔ **عمل** سائل کو کچھ دے دیا کرو، خواہ کتنا ہی قلیل ہو۔ **عمل** بی بی شوہر کے مال سے محتاج کو آٹا دے سکتی ہے جس میں اگر شوہر کو اطلاع ہو تو اس کو ناگوار نہ ہو۔ **عمل** جو چیز کسی کو خیرات دو اور وہ اس کو فروخت کرتا ہو تو بہتر ہے کہ تم اس کو اس سے مت خریدو۔ شاید تمہاری رعایت کرے تو گویا یہ ایک طرح کا صدقے کو واپس کرنا ہے۔

ش۸۵ ولکن المسکین الذی لایجد غنی فیغنیہ ولا یفطن بہ فتصدق علیہ ولا یقوم فیسئل الناس ۱۲ متفق علیہ ش۸۶ لاتحقرن من المعروف شیئا ۱۲ مسلم ش۸۷ ان فی المال حقا سوی الزکوٰۃ ۱۲ ترمذی ش۸۸ لہما اجران اجر القرابۃ واجر الصدقۃ ۱۲ مسلم ش۸۹ اذا طبخت مرقۃ فاکثر ماءہا وتعاہد جیرانک ۱۲ مسلم ش۹۰ ردوا السائل ولو بظلف محرق ۱۲ مالک ش۹۱ اذا انفقت المرأۃ من طعام بیتہا غیر مفسدۃ ۱۲ متفق علیہ ش۹۲ لاتشترہ ولا تعد فی صدقتک ۱۲ متفق علیہ

کتاب الصّوم

عمل۔ روزے میں فحش بات مت کرو۔ شور وغل مت مچاؤ۔ جو کوئی لڑے بھی کہہ دو کہ میاں ہمارا روزہ ہے ہم کو معاف کرو عمل چاند دیکھ کر ہرگز اُٹکل مت کرو۔ کہ یہ فلاں دن کا ہے۔ اس کے حساب سے آج فلاں تاریخ ہے۔ جب لوگوں نے دیکھا ہو جب ہی سے حساب شروع ہوگا عمل عورت نفل روزہ بدون اجازت شوہر کے نہ رکھے۔ جبکہ وہ گھر پر موجود ہو۔ عمل کبھی کبھی نفل روزہ بھی رکھ لیا کرو۔ عمل اگر روزے میں کوئی دعوت دے اس کا جی خوش کرنے کو اس کے گھر چلے جاؤ اور وہاں جاکر اس کے لئے دعا کرو۔ اور اگر روزہ نہ ہو تو کھانا بھی کھالو عمل جب رمضان شریف کے دس دن باقی رہ جاویں عبادت میں کسی قدر زیادہ کوشش کرو۔

باب تلاوتِ قرآن

عمل ۱۔ اگر قرآن شریف اچھی طرح نہ چلے گھبرا کر چھوڑو مت پڑھے جاؤ ایسے

---

۹۳ واذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا یصخب فان سابہ احدا وقاتلہ فلیقل انی امرء صائم ۱۲ متفق علیہ ۹۴ فقال بعض القوم ہو ابن ثلث قال بعض القوم ہو ابن لیلتین الی قول ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رہ الرویۃ فہو لیلۃ رأیتموہ بہ مسلم ۹۵ لایحل تمرأ فان تصوم وزوجہ شاہد الا باذنہ ۱۲ مسلم ۹۶ لکل شئی زکوٰۃ وزکوٰۃ الجسد الصوم ۱۲ ابن ماجہ ۹۷ اذا دعی احدکم فلیجب فان کان صائما فلیصل وان کان مفطرا فلیطعم ۱۲ مسلم ۹۸ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ...

شخص کو دوہرا ثواب ملتا ہے عمل سوتے وقت قل ہو اللہ قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس، پڑھ کر دونوں ہاتھوں میں دم کر کے جہاں تک ہاتھ پہنچیں بدن پر پھیر کر سورہا کرو۔ تین بار اسی طرح کرو عمل اگر قرآن پڑھا ہو اس کو ہمیشہ پڑھتے رہو ورنہ اس کو بھول جاؤ گے اور سخت گناہ گار ہو گے عمل جب تک جی لگے قرآن پڑھو۔ جب طبیعت الجھنے لگے موقوف کردو۔ مگر یہ اس شخص کے لئے ہے جو تلاوت کا عادی ہو۔ ورنہ خلاف عادت کام سے ضرور طبیعت گھبراتی ہے اس کا خیال نہ کرے اور بتکلف عادت ڈالے جب عادت ہوجائے پھر اس کے لئے وہی حکم ہے جو اوپر گذرا عمل قرآن مجید اس طرح پڑھو کہ تمہارے لہجے سے معلوم ہو کہ یہ خدائے تعالیٰ سے ڈر رہا ہے بڑی خوش آوازی سے۔

بَابُ الدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ وَالِاسْتِغْفَارِ

عمل ۱:۔ دعا میں ان امور کا لحاظ رکھو۔ خوب شوق و رغبت سے مانگو

تلہ عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اوی الی فراشہ کل لیلۃ جمع کفیہ ثم نفث فیہما فقرأ فیہما قل ہو اللہ احد وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس ثم یمسح بہما ما استطاع من جسدہ یبدأ بہما علی رأسہ ووجہہ وما اقبل من جسدہ ویفعل ذلک ثلث مرات ۱۲ متفق علیہ ئلہ انما مثل صاحب القرآن کمثل الابل المعقلۃ ان عاہد علیہا امسکہا وان اطلقہا ذہب متفق علیہ ئلہ سئل النبی صلے اللہ علیہ وسلم ای الناس احسن صوتا للقرآن و احسن قرأۃ قال من اذا سمعتہ یقرأ رأیت انہ یخشی اللہ ۱۲ دارمی ئلہ ولکن لیعزم ولیعظم الرغبۃ ۱۲ مسلم یستجاب للعبد مالم یدع باثم او قطیعۃ رحم مالم یستعجل قیل یا رسول اللہ الاستعجال قال یقول قد دعوت فلم ار یستجاب لی فیستحسر عند ذلک ویدع الدعاء ۱۲ مسلم ادعوا اللہ وانتم موقنون بالاجابۃ ۱۲ ترمذی

گناہ کی چیز مت مانگو۔ اگر قبولیت میں دیر ہو تنگ ہو کر چھوڑ دو مت قبولیت کا یقین رکھو عمل[۵] غصے میں آکر اپنے مال، اولاد، جان وغیرہ کو مت کوسو کبھی قبولیت کی گھڑی ہو اور اسی طرح ہو جاوے عمل[۶] جب کہیں بیٹھو لیٹو۔ دنیا کی باتیں کرو۔ اس میں کچھ اللہ و رسول کا ذکر درود شریف تھوڑا ہی سہی ضرور کیا کرو۔ مجلس خالی نہ رہنے پائے ورنہ وہ مجلس وبال ہے عمل[۷] اکثر اوقات عقد انامل سے شمار وظیفہ کی رکھو، تسبیح بھی جائز ہے عمل[۸] استغفار کی کثرت رکھو، سب مشکلیں اس سے آسان ہوں گی اور جہاں سے شان گمان نہ ہوگا روزی ملے گی عمل[۹] اگر شامت نفس سے گناہ ہو جاوے تو یہ سمجھ کر توبہ میں دیر مت لگاؤ کہ شاید ہماری توبہ قائم نہ رہے اور پھر گناہ ہو جاوے بلکہ فوراً توبہ صدق دل سے کرو۔ اگر اتفاقاً توبہ ٹوٹ جاوے پھر توبہ کر لو عمل[۱۰] بعضی دعائیں خاص حالات وخاص اوقات کی مذکور ہوتی ہیں سوتے وقت یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى جاگتے

---

[۵] لا تدعوا الی انفسکم ولا تدعوا علی اولادکم ولا تدعوا علی اموالکم توا فقوا من اللہ ساعۃ یسأل فیہا عطا فیستجیب لکم ۱۲ مسلم [۶] من قعد مقعدا لم یذکر اللہ فیہ کانت علیہ من اللہ ترۃ ومن اضطجع مضجعاً لا یذکر اللہ فیہ کانت علیہ من اللہ ترۃ ۱۲ ابوداؤد [۷] واعقدن بالانامل فانہن مسئولات مستنطقات ۱۲ ترمذی [۸] من لزم الاستغفار جعل اللہ لہ من کل ضیق مخرجاً ومن کل ہم فرجاً ورزقہ من حیث لا یحتسب ۱۲ احمد ابوداؤد [۹] ما اصر من استغفر وان عاد فی الیوم سبعین مرۃ ۱۲ ترمذی۔ کل بنی آدم خطاؤن وخیر الخاطئین التوابون ۱۲ ترمذی ان المومنین اذا اذنب کانت سوداء فی قلبہ فان تاب واستغفر صقل قلبہ وان زاد زادت حتی تعلو قلبہ فذلکم الران الذی ذکر اللہ تعالیٰ کلا بل ران علی قلوبہم ما کانوا یکسبون ۱۲ احمد وترمذی

وقت یہ پڑھو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ
صبح کو یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَ بِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیٰی وَبِکَ
نَمُوْتُ وَ اِلَیْکَ الْمَصِیْرُ اور شام کے وقت یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ
بِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ نَحْیٰی وَبِکَ تَمُوْتُ وَاِلَیْکَ
النُّشُوْرُ بی بی کے پاس جاتے وقت یہ دعا پڑھو۔ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا
الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا لشکر کفار پر بد دعا کرنا ہو یہ پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ
الْکِتَابِ وَ سَرِیْعَ الْحِسَابِ اَللّٰھُمَّ اھْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰھُمَّ اھْزِمْھُمْ
وَزَلْزِلْھُمْ کسی کے مہمان ہو کھانے پینے سے فارغ ہو کر میزبان کے لئے یوں
دعا کرو۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْلَھُمْ وَارْحَمْھُمْ
چاند دیکھ کر یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ
وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ کسی کو مصیبت زدہ دیکھکر
یہ دعا پڑھو، تم کو اللہ تعالٰی اس مصیبت سے محفوظ رکھیں گے اَلْحَمْدُ
لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَ فَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ
خَلَقَ تَفْضِیْلًا جب کوئی تم سے رخصت ہونے لگے اس سے اس
طرح کہو اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکُمْ وَ اَمَانَتَکُمْ وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِکُمْ
کسی کو نکاح کی مبارکبادی دو۔ اس طرح کہو بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ وَ
بَارَکَ عَلَیْکُمَا وَ جَمَعَ بَیْنَکُمَا فِیْ خَیْرٍ جب کوئی مصیبت
آوے یہ پڑھو۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ متفق علیہ

بَابُ الْحَجِّ وَالزِّيَارَةِ

عمل[1] جس کو حج کرنا ہو جلدی چل دینا چاہیئے، خدا جانے کیا موانع پیش آجاویں۔ عمل[2] کافی خرچ لے کر حج کو جانا چاہیئے عمل[3] حج کر کے اگر استطاعت ہو مدینہ طیبہ جا کر روضہ منورہ کی زیارت سے بھی مشرف ہو عمل[4] اگر اسقدر روپیہ پاس ہے کہ حج کر سکتے ہو مگر مدینہ منورہ نہیں جا سکتے تو حج فرض ادا کرنا پڑے گا پھر جب وسعت ہو مدینہ طیبہ چلے جاؤ یہ نہیں کہ حج بھی نہ کرو۔ عمل[5] حاجی جب تک اپنے گھر نہ آوے اس کی دعا قبول ہوتی ہے اگر اس سے ملاقات ہو اس کو سلام کرو۔ اس سے مصافحہ کرو اپنے لئے دعا راستغفار کرو۔

یمین و نذر

عمل غیر اللہ کی قسم کبھی مت کھاؤ جیسے بیٹے کی، باپ کی یا کسی مخلوق کی اور جس شخص کو ایسی عادت پڑ گئی ہو اور منہ سے نکل جاتا ہو تو فوراً کلمہ پڑھے

---

[1] من اراد الحج فلیعجل ۱۲ ابوداود [2] کان اہل الیمن یحجون فلا یتزودون ویقولون نحن المتوکلون فاذا قدموا مکۃ سألوا الناس فانزل اللہ تعالیٰ وتزودوا فان خیر الزاد التقویٰ ۱۲ بخاری [3] عن ابن عمر مرفوعاً من حج فزار قبری بعد موتی کان کمن زارنی فی حیاتی ۱۲ بیہقی [4] من ملک زادا وراحلۃ یبلغہ بیت اللہ ولم یحج فلا علیہ ان یموت یہودیا او نصرانیا وذلک ان اللہ تبارک وتعالیٰ یقول وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا ۱۲ ترمذی [5] اذا لقیت الحاج فسلم علیہ وصافحہ ومرہ ان یستغفر لک قبل ان یدخل بیتہ فانہ مغفور لہ ۱۲ احمد [6] لا تحلفوا بالطواغی ولا بآبائکم ۱۲ مسلم من حلف فقال فی حلفہ باللات والعزیٰ فلیقل لا الہ الا اللہ ۱۲ متفق علیہ

❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋

عمل[۱۱۶] اس طرح قسم کبھی مت کھاؤ کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو بے ایمان ہو جاؤں اگرچہ سچی ہی ہو اور جھوٹ میں ایسی قسم تو اور بھی غضب ہے عمل[۱۱۷] اگر غصے میں ایسی قسم منہ سے نکل گئی جس کے پورا کرنے میں کوئی بات خلاف شرع لازم آتی ہے مثلاً یہ کہ باپ سے نہ بولوں گا یا مانند اس کے ایسی قسم کو توڑ دو اور کفارہ دو۔ اور یہ خیال نہ کرو کہ قسم توڑنے سے گناہ ہوگا کیونکہ نہ توڑنے سے زیادہ گناہ ہوگا۔ عمل[۱۱۹] کسی کا حق مارنے کے لئے پھیر سے قسم مت کھاؤ صاحب حق جو مطلب سمجھے گا اسی پر قسم ہوگی۔ عمل[۱۲۰] مصیبت میں، پھنسکر منّت ماننا اور دیسے کبھی پھوٹی کوڑی اللہ کے نام نہ دینا نہایت کنجوسی کی دلیل ہے اور گویا نعوذ باللہ اللہ میاں کو پھسلانا ہے ؎

زنہار ازاں قوم نہ باشی کہ فریبند
حق را بسجودے و نبی را بہ درودے

---

[۱۱۶] من قال انی بریٔ من الاسلام فان کان کاذباً فھو کما قال وان کان صادقاً فلن یرجع الی الاسلام سالماً ۱۲ ابوداود [۱۱۷] من حلف علی یمین فرایٔ خیراً منھا فلیکفر عن یمینہ ولیفعل ۱۲ مسلم واللہ لان یلج احدکم بیمینہ فی اھلہ آثم لہ عند اللہ من ان یعطی کفارتہ التی افترض اللہ علیہ ۱۲ متفق علیہ [۱۱۹] الیمین علی نیۃ المستحلف ۱۲ مسلم [۱۲۰] لا تنذروا فان النذر لا یغنی من القدر شیئاً وانما یستخرج بہ من البخیل ۱۲ متفق علیہ۔

معاملات وسیاسات

معاملہ[1] سب سے بہتر کسب ودستکاری ہے۔ انبیاء علیہ السلام نے دستکاری کی ہے **معاملہ[2]** زانیہ کی خرچی اور جھوٹے تعویز گنڈے فال کھلائی وغیرہ کا نذرانہ سب حرام ہے۔ آجکل کے پیرزادے ان دونوں بلاؤں میں مبتلا ہیں۔ زنڈیوں سے خوب نذرانے لیتے ہیں۔ اور خود واہی تباہی تعویذ گنڈے کرنے میں فال کھولتے ہیں اور لوگوں کو ٹھگتے ہیں، **معاملہ[3]** مانگنے کا پیشہ سب سے بدتر، ذلیل اور گناہ ہے اس سے تو گھاس کھودنا اور لکڑی کاٹ کر بیچنا ہزار درجہ بہتر ہے۔ **معاملہ[4]** اگر ایسی ہی سخت مصیبت پڑ جاوے اور بدون مانگے کسی طرح بن ہی نہ پڑے تو لاچاری کی بات ہے اس میں بھی بہتر ہے کہ ایسے لوگوں سے

---

[1] ما اکل احد طعاماً قط خیراً من ان یاکل من عمل یدیہ وان نبی اللہ داؤد علیہ السلام کان یاکل من کل من عمل یدیہ ۱۲ بخاری [2] نہی عن ثمن الکلب ومہر البغی وحلوان الکاہن ۱۲ متفق علیہ ۱۲
[3] لان یاخذ احدکم حبلہ فیاتی بحزمۃ حطب علی ظہرہ فیبیعہا فیکف اللہ بہا وجہہ خیر لہ من ان یسئال الناس اعطوہ او منعوہ ۱۲ بخاری [4] الا ان یسئل الرجل ذا سلطان او فی امر لا یجد منہ بداً ۱۲ ابوداؤد وان کنت لابد فاسئل الصالحین ۱۲ ابوداؤد

مانگے جو نیک بخت دیندار، عالی ہمت، بلند حوصلہ، ذی استطاعت ہوں کہ پھر کسی قدر کم ذات ہے۔ **معاملہ**[۵] اگر بدون حرص و طلب کہیں سے کچھ ملے اس کے لینے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ اس میں سے کھائے کھلائے۔ اللہ واسطے بھی دے **معاملہ**[۶] جو چیز شرع میں حرام ہے اس میں ایر پھیر کرکے حیلہ و تاویل مت کرو۔ اللہ تعالیٰ دل کو دیکھتا ہے۔ **معاملہ**[۷] مفت خواری سے یہ بہتر ہے کہ عالی ہمتی سے کمائے اور دوسروں کی خدمت کرے البتہ جو لوگ دین میں مشغول ہیں کہ اگر طریق معیشت کو اختیار کریں، وہ دینی کام برباد ہو جاوے ایسے لوگوں کو ترک اسباب جائز بلکہ بعض اوقات اولیٰ ہے ان کی خدمت عام مسلمانوں کے ذمہ ہے **معاملہ**[۸] جس چیز میں طبیعت صاف نہ ہو دل کھٹکتا ہو وہ چھوڑ دینے کے قابل ہے،

معاملہ[۹] جس پیشے میں ہر وقت نجاسات کے ساتھ تلبس رہتا ہو جیسے بھنگی کا کام کرنا۔ پچھنے لگانا، ایسے پیشے اور کمائی سے بچنا چاہیئے **معاملہ**[۱۰] جو چیز گناہ کا آلہ بنائی جاوے اس کو مت بیچو۔ **معاملہ**[۱۱] ہمارے زمانہ میں

---

[۵] عن عمر قال کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یعطینی العطاء فاقول اعطہ افقر الیہ منی فقال خذہ فتمولہ وتصدق بہ فما جاءک من ہذا المال وانت غیر مشرف ولا سائل فخذہ ومالا فلا تتبعہ نفسک ۱۲ متفق علیہ ۱۲ [۶] قاتل الیہود ان اللہ لما حرم شحومہا اجملوا ثم باعوہ فاکلوا ثمنہ ۱۲ متفق علیہ [۷] ان اطیب ما اکلتم من کسبکم وان اولادکم من کسبکم ۱۲ ترمذی للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ لا یستطیعون ضربا فی الارض الآیۃ ۱۲ [۸] الاثم ما حاک فی النفس وتردد فی الصدر وان افتاک الناس ۱۲ احمد [۹] عن محیصۃ انہ استاذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اجرۃ الحجام فنہاہ فلم یزل یستاذن حتی قال اعلفہ ناضحک واطعمہ رقیقا ۱۲ مالک [۱۰] لا تبیعوا المغنیات ولا تشتروہن ولا تعلموہن وثمنہن حرام ۱۲ احمد ترمذی

روپیہ پیسہ بڑے کام کی چیز ہے اس کی قدر کرنا چاہئے اور وجہ حلال سے کمانے میں عار نہ کرے گو عرف میں نام دھرا جاوے۔ معاملہ[۱۲] جس طریقے سے آدمی کی بسر ہوتی ہو بلا ضرورت شدید اس کو چھوڑ کر دوسرا طریقہ اختیار نہ کرے معاملہ[۱۳] خرید و فروخت اور اپنے حق کے مطالبہ کے وقت نرمی برتے تنگ گیری اچھی نہیں۔ معاملہ[۱۴] سودا بیچنے کے لئے بہت قسمیں مت کھاؤ۔ اس میں ایک آدھ جھوٹ بھی نکل جاتا ہے پھر برکت مٹ جاتی ہے۔ معاملہ[۱۵] تجارت بہت عمدہ چیز ہے امانت و راستی اس کا جزو اعظم ہے اس سے دنیا میں اعتبار ہوتا ہے اور آخرت میں انبیاء وصدیقین و شہداء کی ہمراہی نصیب ہوتی ہے۔ معاملہ[۱۶] معمول رکھو کہ منافع تجارت سے کچھ خیر خیرات نکالتے رہا کرو۔ بعض باتیں ناہموار تجارت میں ہو ہی جاتی ہیں خیر خیرات سے کسی قدر اس کے وبال میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ معاملہ[۱۷] اگر تمہارے سودے میں یا داموں میں کچھ عیب ہو ہرگز اس کو پوشیدہ مت کرو۔ صاف کہدو۔ اس کے چھپانے

---

[۱۱] کانت لمقدام بن معدیکرب جاریۃ تبیع اللبن ویقبض المقدام ثمنہ فقیل لہ سبحان اللہ اتبیع اللبن وتقبض الثمن فقال نعم وما بأس بذلک سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یاتین علی الناس زمان لا ینفع فیہ الا الدینار والدرہم ۱۲ احمد [۱۲] اذا سبب اللہ لاحدکم رزقا من وجہ فلا یدعہ حتی یتغیر لہ او تنکر لہ ۱۲ احمد [۱۳] رحم اللہ تعالیٰ رجلاً سمحاً اذا باع واذا اشتریٰ واذا اقتضیٰ ۱۲ بخاری [۱۴] ایاکم و کثرۃ الحلف فی البیع فانہ ینفق ثم یمحق ۱۲ مسلم [۱۵] التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین و الشہداء ۱۲ ترمذی [۱۶] ان البیع یحضرہ اللغو والحلف فشوبوہ بالصدقۃ ۱۲ ابوداؤد [۱۷] وان کتما وکذبا محقت برکۃ بیعہما ۱۲ متفق علیہ

سے برکت مٹ جاتی ہے **معاملہ**[۱۸] سود کا لین دین، تحریر، گواہی کچھ مت کرو۔ سب پر لعنت آئی ہے **معاملہ**[۱۹] جو چیزیں کہ ناپ تول کر بکتی ہیں اور وہ ایک طرح کی ہیں جیسے گیہوں گیہوں اس کے مبادلے میں دو باتیں ضرور ہیں ایک یہ کہ برابر سرابر ہو اگرچہ اعلیٰ ادنےٰ کا تفاوت ہو، دوسرے یہ کہ دست بدست ہو اگر ایک امر میں بھی خلاف ہوا تو سود ہو جاوے گا اور اگر ناپ تول کر بکتی ہیں مگر جنس الگ الگ ہے جیسے گیہوں اور جو اس میں برابر سرابر ہونا ضروری نہیں مگر دست بدست ہونا ضرور ہے اور اگر جنس تو ایک ہے مگر ناپ تول کر نہیں بکتی جیسے بکری بکری۔ تب بھی برابر سرابر ہونا ضروری نہیں۔ اور اگر نہ جنس ایک ہے نہ ناپ تول کر بکتی ہے جیسے گھوڑا اور اونٹ۔ اس وقت برابر سرابر ہونا ضرور ہے نہ دست بدست ہونا ضرور ہے یہ فقہ حنفی کے موافق سود کی تفصیل ہے۔

فرع آج کل جو زیور خریدا یا بنوایا جاتا ہے اس میں اکثر بوجہ تفاوت نرخ کے برابر سرابر بھی نہیں لیا جاتا۔ اور اکثر ادھار بھی رہ جاتا ہے یہ بالکل سود ہے ایسی صورت میں جس طرف چاندی کم ہے اس میں کچھ پیسے

---

[۱۸] لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آکل الربوا وموکلہ وکاتبہ وشاہدیہ وقال ہم سواء ۱۲ مسلم [۱۹] الذہب بالذہب والفضۃ والبر بالبر والشعیر بالشعیر والتمر بالتمر والملح بالملح مثلاً بمثل سواء بسواء یداً بید فاذا اختلف ہذہ الاصناف فبیعوا کیف شئتم اذا کان یداً بید ۱۲ مسلم فی الہدایہ اذا عدم الوصفان الجنس والمعنی المضموم الیہ حل التفاضل والنساء واذا وجد احدہما وعدم الآخر حل التفاضل وحرم النساء مثل ان یسلم ہرویا فی ہرویے او حنطۃ فی شعیر ۱۲

بھی ملائے جاویں۔ چاندی چاندی برابر ہو جائے گی۔ زائد چاندی کے عوض میں پیسے ہو جاویں گے اور ادھار کی اگر کوئی ضرورت ہو تو صاحب معاملہ ہی سے جداگانہ قرض لے کر معاملہ کو طے کر لیں پھر اس کا قرض بعد میں ادا کریں۔

فرع اکثر ایسا کرتے ہیں کہ روپیہ دے کر آٹھ آنے پیسے اب لے لئے اور آٹھ آنے ایک گھنٹے کے بعد لے لئے۔ یہ بھی جائز نہیں۔ اگر ایسی ہی ضرورت ہو تو روپیہ امانۃً اس کے پاس رکھا دیں۔ جب اس کے پاس پورے پیسے آجاویں تب یہ معاملہ مبادلے کا کریں۔ **معاملہ**[۲۰] اگر تم خراب گیہوں کے عوض میں اچھے گیہوں لینا چاہتے ہو اور دوسرا شخص برابر سرابر نہیں دیتا تو یوں کرو کہ اپنے گیہوں ایک روپیہ کو مثلاً اس کے ہاتھ بیچ ڈالو۔ پھر جتنے گیہوں وہ تم کو دے وہ اس روپے کے عوض میں جو اس کے ذمہ تمہارا قرض ہے اس سے خرید لو۔ **معاملہ**[۲۱] اگر چاندی یا سونے کا جڑاؤ زیور یا جس میں اور کوئی چیز ملی ہو چاندی یا سونے کے بدلے میں یعنی چاندی کا زیور یا چاندی کے بدلے اور سونے کا زیور سونے کے بدلے خریدنا یا بیچنا چاہو تو یہ مبادلہ اس وقت ہے جب زیور میں چاندی یا سونا یقیناً کم ہو۔ اور

۲۰ؔ جاء بلال الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم بتمر برنی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من این ہذا قال کان عندنا تمر ردی فبعت منہ صاعین بصاع فقال اوہ عین الربوا لا تفعل ولکن فاردت ان تشتری فبع التمر ببیع آخر ثم اشترہ ۱۲ متفق علیہ ۲۱ؔ عن فضالۃ بن عبید قال اشتریت یوم خیبر قلادۃ باثنی عشر دیناراً فیہا ذہب وخرز ففصلتہا فوجدت فیہا اکثر من اثنی عشر دیناراً فذکرت ذلک للنبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال لا تباع حتی تفصل ۱۲ مسلم

داموں کی چاندی یا سونا زائد ہو اگر برابر یا زائد ہونے کا گمان ہو تو درست نہیں۔ **معاملہ**[۲۲] اگر کوئی شخص تمھارا مقروض ہو اور اسی حالت میں وہ تم کو ہدیہ دے یا دعوت کرے اگر پہلے سے راہ ورسم باہمی جاری نہ ہو تو ہرگز مت قبول کرو۔ اسی سے رہن کی آمدنی کا حال معلوم کرو۔ کیونکہ راہن تمھارا قرضدار ہے اور قرض کے دباؤ میں تم کو انتفاع کی اجازت دیتا ہے تو وہ کس طرح حلال ہوگا **معاملہ**[۲۳] بعض لوگ کوئی چیز خاص ایک معین مقدار روپیہ سے خرید کرتے ہیں اور جب قیمت نہیں بن پڑتی تو اس چیز کو اسی بائع کے ہاتھ کچھ کم قیمت میں بیچ ڈالتے ہیں۔ سو چونکہ بائع کو اس بچت کا کوئی حق نہیں۔ اس لئے یہ داخل سود ہو کر ممنوع ہو گیا۔ البتہ اگر ایسی ضرورت پیش آوے تو اس کی تدبیر یہ ہے کہ اصل بائع تھوڑی دیر کے لئے مشتری کو بقدر قیمت قرار داد سابق روپیہ بطور قرض دیدے۔ اور مشتری اس روپیہ کو اصل قیمت میں ادا کردے۔ اس کے بعد وہ چیز کم قیمت میں بائع کے ہاتھ بیچ ڈالے اور جو باقی رہے وہ اس کے ذمے قرض

۲۲ھ عن انس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا اقرض احدکم قرضًا فاہدی الیہ او حملہ علی الدابۃ فلا یرکبہ ولا یقبلہا الا ان یکون جری بینہ وبینہ قبل ذلک ۱۲ ابن ماجہ وبیہقی **۲۳ھ** اخرج عبد الرزاق فی مصنفہ اخبرنا معمر والثوری عن ابی اسحاق السبیعی عن امرأتہ انہا دخلت علی عائشۃ فی نسوۃ فسألتہا امرأۃ فقالت ام المؤمنین کانت لی جاریۃ فبعتہا من زید بن ارقم بثمانمائۃ ثم ابتعتہا منہ بستمائۃ فنقدتہ الستمائۃ وکتب علیہ ثمانمائۃ فقالت عائشۃ بئس ما اشتریت وبئس ما اشتری اخبری زید بن ارقم انہ قد ابطل جہادہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ان یتوب فقالت المرأۃ لعائشۃ ارأیت ان اخذت راس مالی ورددت علیہ الفضل فقالت فمن جاءہ موعظۃ من ربہ فانتہی فلہ ما سلف ۱۲

رہے گا۔ مثلاً دس روپیہ کو تم نے ایک گھڑی خریدی۔ اور جب روپے کا بندو بست نہ ہو سکا تو اسی بائع کے ہاتھ فرض کرو کہ آٹھ روپیہ کو بیچ ڈالی۔ یہ معاملہ سود اور ناجائز ہے ضرورت پڑے تو یوں کرو کہ دس روپے بائع سے قرض لے کر پہلے گھڑی کی قیمت ادا کر دو۔ اب وہ گھڑی اس کے ہاتھ جتنی کمی پر چاہو بیچو۔ جتنے کو بائع نے خریدا اتنا قرض تو ابھی ادا ہوا اور باقی تمھارے ذمے رہا۔ **معاملہ**[۲۴] جب تک پھل کام میں آنے کے لائق نہ ہو اس کا خریدنا بیچنا ممنوع ہے کیونکہ معلوم نہیں پھل رہے یا جاتا رہے **معاملہ**[۲۵] صرف بجک آنے پر مال فروخت مت کرو۔ جب تک تمھارے قبضے میں نہ آجاوے اور جب بائع کے قبضے میں آجاوے تو بجک دیکھ کر مشتری کو خریدنا درست ہے مگر جب مال کو دیکھے اس وقت اختیار ہے خواہ معاملہ رکھے یا انکار کر دے۔ **معاملہ**[۲۶]۔ بنجارہ کچھ غلہ لایا اس کو شہر میں آنے دو۔ اس وقت خرید کرو۔ شہر سے باہر ہی باہر جا کر معاملہ کر لینا اچھا نہیں اس میں کبھی تو اس کو دھوکہ دیا جاتا ہے کہ شہر میں اس نرخ کو فروخت نہ ہوگا اور شہر والوں کا بھی اس میں نقصان ہے کہ سب اس کے محتاج ہو گئے جتنے کو چاہے فروخت کرے اور ایک آدمی اگر سودا چکا نا ہو اور ابھی

---

[۲۴] نہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن بیع الثمار حتے یبدأ صلاحہا نہی البائع والمشتری ۱۲ متفق علیہ ولو بعت من اخیک ثمرا فاصابتہ جائحۃ فلا یحل لک ان تاخذ مال اخیک بغیر حق ۱۲ مسلم [۲۵] من ابتاع طعاما فلا یبعہ حتی یستوفیہ ۱۲ متفق علیہ قال ابن عباس ولا احسب کل شیء الا مثلہ ۱۲ متفق علیہ [۲۶] عن ابی ہریرۃ رضہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تلقوا الرکبان لبیع ولا یبع بعضکم من بعض

بائع نے اس کو نامنظور نہیں کیا۔ بلکہ منظوری و نامنظوری دونوں کا احتمال ہے۔ تو تم جا کر اس کے سودے کو خراب کر کے خود مت لینے لگو۔ البتہ جب وہ صاف انکار کر دے اس وقت خریدنے میں مضائقہ نہیں اس سے معلوم ہوا کہ نیلام میں کسی کی بولی پر بولنا کچھ ڈر نہیں۔ کیونکہ خود بائع نے ابھی اس بولی کو منظور نہیں کیا اور کسی کو دھوکہ دینے کو چیز کے دام مت بڑھاؤ کہ دوسرا آدمی اور زیادہ بولی بول دے۔ اور وہ چیز اس کے گلے پڑ جاوے اور کوئی دیہاتی اپنی چیز شہر میں فروخت کرنے آدے سو خوا مخواہ خیر خواہی جتلانے کو اس کو بیچنے سے مت روکو کہ میاں ہمارے پاس رکھ جاؤ ہم موقع پر گراں قیمت سے بیچ دیں گے بلکہ اس کو بیچنے دو شہر والوں کو کسی قدر کفایت سے مل جاوے گی البتہ اگر اس کا صریح نقصان ہوتا ہو تو مضائقہ نہیں اگر گائے بکری بیچنا ہو خریدار کو دھوکہ دینے کی غرض سے ایسا مت کرو کہ کئی وقت دودھ نہ نکالو تاکہ تھن کو دودھ سے بھرا دیکھ کر خریدار دھوکہ میں آجائے اور زیادہ دام کو خرید کر پیچھے پچھتا وے[۲۷] معاملہ خودرو گھاس کا بیچنا درست نہیں اگرچہ تمھاری مملوکہ زمین میں کھڑی ہو اسی طرح پانی۔ معاملہ[۲۸] کوئی ایسی کارروائی مت کرو جس سے خریدار کو دھوکہ ہو معاملہ[۲۹] اگر کوئی مصیبت زدہ اپنی ضرورت کو کوئی چیز بیچتا ہو تو اس کو صاحب ضرورت سمجھ کر مت دباؤ اور چیز کے دام مت گراؤ یا تو اس کی اعانت کرو

---

[۲۷] لا یباع فضل الماء لیباع بہ الکلاء ۱۲ متفق علیہ [۲۸] افلا جعلتہ فوق الطعام حتی یراہ الناس من غش فلیس منی ۱۲ مسلم [۲۹] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع المضطر ۱۲ ابوداؤد ۱۲

یا مناسب قیمت سے اس کو خرید لو۔ **معاملہ**[۳۰] جو چیز تمھاری ملک و قبضے میں نہ ہو اس کا معاملہ کسی سے مت ٹھیراؤ اس امید پر کہ ہم بازار سے خرید کر اس کو دیدیں گے۔ **معاملہ**[۳۱] رہن میں یہ شرط ٹھیرانا کہ اگر اتنی مدت تک زر رہن ادا نہ ہو تو اسی کو بیع بنایا جاوے باطل ہے اور مدت گذرنے پر بیع نہ ہوگی۔ **معاملہ**[۳۲] ناپ تول میں دغابازی مت کرو۔ **معاملہ**[۳۳] اگر کوئی چیز بطور بدنی کے خریدی اور فصل پر بائع سے وہ چیز نہ بن پڑی تو جتنا روپیہ اسکو دیا تھا واپس لے لو نہ زیادہ روپیہ لینا درست ہے اور نہ اس روپیہ کے بدلے اور کوئی چیز خریدنا درست ہے البتہ اپنا روپیہ لے کر پھر اس سے جو چاہو خرید لو۔ **معاملہ**[۳۴] غلہ ارزاں خرید کر گراں بیچنا درست ہے مگر جب مخلوق کو تکلیف ہونے لگے اس وقت زیادہ گرانی کا انتظار کرنا حرام اور بموجب لعنت ہے۔ **معاملہ**[۳۵] حاکم کو اختیار نہیں ہے کہ زبردستی نرخ مقرر کرے البتہ تاجر کو فہمائش اور صلاح دینا مناسب ہے۔ **معاملہ**[۳۶] اگر تمھارا دین دار

---

[۳۰] قال حکیم ابن حزام قلت یا رسول اللہ یاتینی الرجل فیرید منی البیع ولیس عندی فابتاع من السوق قال لا تبع مالیس عندک ۱۲ ابوداؤد ونسائی [۳۱] ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا یغلق المرتہن الرہن من صاحبہ الذی رہنہ ۱۲ رواہ الشافعی قال ابراہیم النخعی فی تفسیرہ کذا ۱۲ [۳۲] ویل للمطففین الآیۃ [۳۳] من سلف فی شیٔ فلا یصرفہ الی غیرہ قبل ان یقبضہ ۱۲ ابوداؤد [۳۴] الجالب مرزوق والمحتکر ملعون ۱۲ ابن ماجہ [۳۵] عن انس قال غلاء السعر علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ سعر لنا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ ہو المسعر القابض والباسط الرازق وانی لارجوا ان القی ربی ولیس احد منکم یطلبنی بمظلمۃ بدم ولا مال ۱۲ ترمذی [۳۶] من انظر معسرا او وضع عنہ انجاہ اللہ من کرب یوم القیمۃ ۱۲ مسلم

غریب ہو۔ اس کو پریشان مت کرو بلکہ مہلت دو۔ یا جزو یا کل معاف کر دو اللہ تعالیٰ تم کو قیامت کی سختی سے نجات دیں گے۔ **معاملہ** [۳۷] تم کسی کے دینددار ہو تو خراب چیز سے اس کا حق مت ادا کرو۔ بلکہ اس کی ہمت رکھو کہ اس کے حق سے بہتر اس کو ادا کیا جائے مگر معاملہ کے وقت یہ معاہدہ جائز نہیں۔ **معاملہ** [۳۸] اگر تمہارے پاس دینے کے واسطے ہے اس وقت ٹالنا بڑا ظلم ہے۔ **معاملہ** [۳۹] اگر تمہارا مدیون تم کو دوسرے سے دلا دے اور اس سے تم کو وصول ہونے کی بھی امید ہو تو خواہ مخواہ ضد میں آکر اسی کو دق مت کئے جاؤ بلکہ اس حوالہ کو منظور کر لو۔ **معاملہ** [۴۰] حتی الامکان کسی کے مدیون مت بنو۔ اور اگر بضرورت مدیون ہونا پڑے تو اس کے ادا کی فکر رکھو بے پرواہ مت بن جاؤ اور اگر دائن تم کو کچھ کہے سنے صبر کرو۔ اس کا حق ہے۔ **معاملہ** [۴۱] اگر تم کو وسعت ہو تو کسی مدیون کی طرف سے اس کا دین ادا کر دیا کرو۔ **معاملہ** [۴۲] سودا جھکتا تول دیا کرو۔ **معاملہ** [۴۳] جب کسی کا قرض ادا کیا کرو تو ادا کرنے کے ساتھ اس کو دعا بھی دیا کرو۔ اور اس کا

---

[۳۷] فان خیرکم احسنکم قضاءً متفق علیہ [۳۸] مطل الغنی ظلم ۱۲ متفق علیہ [۳۹] واذا اتبع احدکم علی ملئ فلیتبع ۱۲ متفق علیہ [۴۰] یغفر للشہید کل الذنب الا الدین ۱۲ مسلم من اخذ اموال الناس یرید اداءہا ادی اللہ عنہ ومن اخذ یرید اتلافہا اتلفہ اللہ علیہ ۱۲ بخاری لی الواجد یحل عرضہ وعقوبتہ ۱۲ ابوداؤد ۱۲
[۴۱] مسلم من عبد مسلم یقضی عن اخیہ دینہ الا فک اللہ رہانہ یوم القیامۃ ۱۲ شرح السنۃ [۴۲] زن وارجح ۱۲ ترمذی [۴۳] استقرض منی النبی صلے اللہ علیہ وسلم اربعین الفاً فجاءہ مال فدفعہ الی وقال بارک اللہ تعالیٰ فی اہلک ومالک انما جزاء السلف الحمد ۱۲ نسائی۔

سکریہ ادا کرو۔ **معاملہ**[٤٤] شرکت میں دونوں ساجھیوں کو امانت دیانت سے رہنا چاہئے۔ پھر برکت سلب ہونے لگتی ہے **معاملہ**[٤٥] امانت میں ہرگز خیانت مت کرو۔ **معاملہ**[٤٦]۔ جو معاملہ ظلم سے، دباؤ سے کسی کی وجاہت کے لحاظ سے کسی کی شرما شرمی سے وصول ہو، وہ حلال نہیں اے چندہ کرنے والو ذرا اس کو اچھی طرح غور کر لیجیو، حلال وہی مال ہے جو بالکل طیب خاطر سے دیا جائے۔ **معاملہ**[٤٧] ہنسی ہنسی میں کسی کی چیز اٹھا کر چیز والے کو پریشان مت کرو۔ خصوصاً جبکہ یہ نیت ہو کہ اگر معلوم ہو گیا تو ہنسی ہے ورنہ خورد برد کریں گے اور جو ہنسی میں اٹھالی تو جلدی واپس کر دو۔ **معاملہ**[٤٨] پڑوسی کی رعایت کیا کرو۔ خفیف باتوں میں اس سے مسامحت کرو۔ مثلاً تمہاری دیوار میں میخ گاڑنے لگے اور تمہارا کوئی گھر یا زمین بے میل ہونے کی وجہ سے فروخت کرو تو مصلحت یہ ہے کہ جلدی سے اس کا دوسرا مکان یا زمین خرید کر لو۔ ورنہ روپیہ رہنا مشکل ہے۔ یوں ہی اڑ جائے گا۔ **معاملہ**[٤٩] جس درخت کے سایئے

---

[٤٤] ان اللہ عزوجل یقول انا ثالث الشریکین مالم یخن احدہما صاحبہ فاذا خانہ خرجت من بینہما رواہ ابوداؤد وزاد رزین وجاء الشیطان ۱۲ [٤٥] اد الامانۃ الی من ائتمنک ۱۲ ترمذی [٤٦] الا لا تظلموا الا لا یحل مال امرء الا بطیب نفس منہ ۱۲ بیہقی و دار قطنی [٤٧] لا یاخذکم عصا اخیہ لاعبا جادا فمن اخذ عصا اخیہ فلیردہا الیہ ۱۲ ترمذی [٤٨] لا یمنع جار جارہ ان یغرز خشبۃ فی جدارہ ۱۲ متفق علیہ [٤٩] من باع منکم دارا او عقارا لا یبارک لہا الا ان یجعلہ فی مثلہ ۱۲ ابن ماجہ [٥٠] من قطع سدرۃ صوب اللہ راسہ فی النار ۱۲ رواہ ابوداؤد وقال ہذا الحدیث مختصرا ای من قطع سدرۃ فی فلاۃ یستظل بہا ابن السبیل والبہائم عبثا ظلما بغیر حق یکون مانہا صوب اللہ راسہ فی النار ۱۲

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

میں آدمیوں کو، جانوروں کو آرام ملتا ہو اور وہ تمہارے ملک میں بھی نہیں ہے تو اس کو مت کاٹو کہ جانداروں کو تکلیف ہوگی اس سے عذاب ملتا ہے۔

معاملہ[51] بکریاں چرانا پیغمبروں کا طریقہ ہے۔ معاملہ[52] مزدور سے کام لیکر اس کی مزدوری میں کوتاہی مت کرو۔ اس مقدمے میں سرکار عالی مدعی ہوں گے عہد کرکے خلاف مت کرو۔ خصوصاً جب کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے نام کا واسطہ ہو۔ اس مقدمہ میں بھی سرکار عالی مدعی ہوں گے۔ معاملہ[53] اکثر ایام قحط میں بعض لوگ اپنی اولاد کو یا بعضے ظالم دوسروں کے بچوں کو بیچ ڈالتے ہیں اس کا بیچنا یا خرید کر غلام سمجھنا سب حرام ہے۔ اس مقدمے میں بھی سرکار عالی مدعی ہوں گے۔ معاملہ[54] جو جھاڑ پھونک شرع کے موافق ہو اس پر کچھ نذرانہ جائز ہے معاملہ[55] اگر کھانا پکانے کو کسی کو آگ دیدے تو ایسا ثواب ہے جیسا کہ وہ کھانا دے دیا جو اس آگ سے پکا ہے۔ اسی طرح نمک دیدینے کا ثواب ہے۔ معاملہ[56] جہاں پانی بکثرت میسر ہو وہاں کسی کو پلانے سے غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب

---

[51] ما بعث اللہ نبیا الا رعی الغنم ۱۲ بخاری [52، 53، 54] قال اللہ تعالیٰ ثلثۃ انا خصمھم یوم القیمۃ رجل اعطی بی ثم غدر ورجل باع حرا فاکل ثمنہ ورجل استاجر اجیرا فاستوفی منہ ولم یعطہ اجرہ ۱۲ بخاری [55] اعطوا الاجیر اجرہ قبل ان یجف عرقہ ۱۲ ابن ماجہ [55] لقد اکلت برقیۃ حق ۱۲ احمد و ابوداؤد۔ [56] من اعطی نارا فکانما تصدق بجمیع ما طیب تلک الملح ۱۲ ابن ماجہ [57] من سقی مسلما شربۃ من ماء حیث یوجد الماء فکانما اعتق رقبۃ ومن سقی مسلما شربۃ من ماء حیث لا یوجد الماء فانما احیاہا ۱۲ ابن ماجہ

ہے اور جہاں بکثرت میسّر نہیں وہاں پلانے سے ایسا ثواب ملتا ہے جیسا کہ کسی مردے کو زندہ کردیا۔ **معاملہ**[۵۸] اگر کسی کو کوئی چیز یہ کہہ کر دے کہ تم کو عمر بھر کے لئے دیتے ہیں اور بعد تمہارے مرنے کے واپس کرلیں گے۔ وہ شے بہر وجوہ اس کی ملک ہوجاتی ہے بعد موت کے اس کے ورثہ کو ملے گی تو اس امید باطل پر اپنے مال کو خراب وبرباد مت کرو۔ پھر حسرت ہوگی اپنے ہی پاس رہنے دو **معاملہ**[۵۹] اگر ایک بیٹے کو کوئی چیز دو تو دوسرے کو بھی ویسی دو ورنہ ناانصافی بری بات ہے۔ **معاملہ**[۶۰] ہدیہ ایسے شخص کا قبول کرو جو بدلے کا طالب نہ ہو ورنہ باہمی رنج کی نوبت آوے گی لیکن تم اپنی طرف سے کوشش کرو کہ اس کو کچھ بدلہ دیا جاوے اور اگر بدلہ دینے کو میسر نہ ہو تو اس کی ثنا وصفت کرو۔ اور لوگوں کے روبرو اس کے احسان کو ظاہر کردو اور ثنا وصفت کے لئے اتنا کہہ دینا کافی ہے۔ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا اور جب محسن کا شکر ادا نہ کیا تو خدائے تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہ ہوگا۔ اور جس طرح ملی ہوئی چیز کا مٹانا برا ہے اسی طرح نہ ملی ہوئی شیخی بگھارنا کہ ہمارے پاس اتنا اتنا آیا یہ بھی برا ہے۔

---

۵۸ امسکوا اموالکم علیکم لا تفسدوا ہا فانہ من اعمر عمری فہی الذی اعمر حیا ومیتا ولعقبہ ۱۲ مسلم ۵۹ فاتقوا اللہ واعدلوا بین اولادکم ۱۲ متفق علیہ ۶۰ ہممت ان لا اقبل ہدیۃ الا من قرشی او انصاری او ثقفی او دوسی ۱۲ ترمذی من اعطی عطاء فوجد فلیجز بہ ومن لم یجد فلیثن فان من اثنی فقد شکر ومن کتم فقد کفر ومن تحلّٰی بما لم یعط کان کلابس ثوبی زور ۱۲ ترمذی من صنع الیہ معروف فقال لفاعلہ جزاک اللہ خیرا فقد ابلغ فی الثناء ۱۲ ترمذی من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ ۱۲ احمد وترمذی ۞ ۞ ۞ ۞

معاملہ[۶۱] باہم تحفہ تحائف کی راہ و رسم جاری رکھو۔ اس سے دلوں کی صفائی ہوتی ہے محبت بڑھتی ہے اور یہ نہ خیال کرو کہ تھوڑی چیز ہے کیا بھیجیں۔ جو کچھ ہو بے تکلف دو لو۔ **معاملہ**[۶۲] جو کوئی تمہاری خاطر داری کو خوشبو تیل یا دودھ یا تکیہ پیش کرے کہ خوشبو سونگھ لو، یا تیل لگا لو، دودھ پی کر تکیہ کمر سے لگا لو۔ تو قبول کرو۔ انکار و عذر مت کرو۔ کیونکہ ان چیزوں میں کوئی لمبا چوڑا احسان نہیں ہوتا جس کا بار تم سے نہیں اٹھ سکتا اور دوسرے کا دل خوش ہو جاتا ہے **معاملہ**[۶۳] نیا پھل جب تمہارے پاس پہنچے اس کا آنکھوں اور لبوں سے لگا لو۔ اور یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ كَمَا اَرَيْتَنَا اَوَّلَهٗ فَاَرِنَا اٰخِرَهٗ۔ پھر کوئی بچہ پاس ہو اس کو دیدو۔ **معاملہ**[۶۴] اگر تمہارے ذمہ کسی کا قرضہ یا کسی کی امانت یا اور کوئی حق ہو تو اس کی یادداشت بطور وصیت کے لکھ کر اپنے پاس رکھو۔

بَابُ النِّكَاحِ

معاملہ[۶۵] اگر حاجت استطاعت ہو تو نکاح کرنا افضل ہے۔ اور اگر

---

[۶۱] تہادوا فان الھدیۃ تذہب وحر الصدر ولا تحقرن جارۃ لجارتہا ولو بشق فرسن شاۃ ۱۲ ترمذی [۶۲] من عرض علیہ ریحان فلا یردہ فانہ خفیف المحمل طیب الریح ۱۲ مسلم۔ ثلث لا ترد الوسائد والدہن واللبن ۱۲ ترمذی [۶۳] عن ابی ہریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی بباکورۃ الفاکہۃ وضعہا علی عینیہ وعلی شفتیہ وقال اللہم کما اریتنا اولہ فارنا آخرہ ثم یعطیہا من یکون عندہ من الصبیان ۱۲ بیہقی فی الدعوات الکبیر ۱۲ [۶۴] ما حق امرئ مسلم لہ شیئ یوصی فیہ یبیت لیلتین الا ووصیتہ مکتوبۃ عندہ ۱۲ متفق علیہ [۶۵] من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء ۱۲ متفق علیہ ۱۲

حاجت ہے. مگر استطاعت نہ ہو تو روزے کی کثرت سے شہوت ٹوٹ جاتی ہے۔ **معاملہ**[66] نکاح میں زیادہ تر منکوحہ کی دینداری کا لحاظ رکھو مال و جمال حسب و نسب کے پیچھے زیادہ مت پڑو۔ **معاملہ**[67] اگر سفر سے گھر آنا ہو تو دفعۃً گھر مت چلے جاؤ۔ اس قدر توقف کرو کہ بی بی کنگھی چوٹی سے اپنے کو سنوار لے، کیونکہ شوہر کی عدم موجودگی میں میلی کچیلی رہی ہے کبھی اس حالت میں دیکھ کر اس سے نفرت نہ ہو جاوے **معاملہ**[68] اگر کوئی شخص تمہارے عزیز کو پیغام نکاح بھیجے تو زیادہ تر قابل لحاظ اس شخص کی نیک وضعی اور دینداری ہے۔ دولت، حشمت عالی خاندانی کے اہتمام میں رہ جانے سے خرابی ہی خرابی ہے **معاملہ**[69] اگر اتفاقاً کسی غیر منکوحہ عورت اور کسی مرد میں باہم تعشق ہو جاوے تو بہتر ہے کہ ان کا نکاح کر دیا جاوے **معاملہ**[70] اس نکاح میں زیادہ برکت ہوتی ہے جس میں خرچ کم پڑے اور مہر بھی ہلکا ہو **معاملہ**[71] اکثر عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ غیر عورتوں کی صورت شکل کے حالات اپنے خاوند سے بیان کیا کرتی ہیں یہ بہت بری بات ہے اگر اس کا دل آ گیا تو پھر روتی پھریں گی۔

ف[66] تنکح المرأة لاربع لمالها ولحسبها ولجمالها ولدينها فاظفر بذات الدين تربت يداك ۱۲ متفق عليه ف[67] فلما قدمنا ذهبنا لندخل فقال امهلوا حتى ندخل ليلاً اى عشاء لكى تمتشط الشعثة وتستحد المغيبة ۱۲ متفق عليه ف[68] اذا خطب اليكم من ترضون دينه وخلقه فزوجوه ان لا تفعلوه تكن فتنة فى الارض وفساد عريض ۱۲ ترمذى ف[69] لم نر للمتحابين مثل النكاح ۱۲ ابن ماجه ف[70] ان اعظم النكاح بركة ايسره مؤنة ۱۲ بيهقى ف[71] عن عمر رض قال الا لا تغالوا صدقة النساء فانها لو كانت مكرمة فى الدنيا وتقوى عند الله لكان اولاكم بها نبى الله صلى الله عليه وسلم احمد وترمذى ف[72] لا تباشر المرأة فتنعتها لزوجها كانه ينظر اليها ۱۲ متفق عليه

معاملہ[۱] - ایک کپڑے میں دو مردوں کا اسی طرح ایک کپڑے میں دو عورتوں کا لیٹنا بالکل نامناسب اور بے غیرتی ہے اور جس طرح مرد کو دوسرے مرد کا ستر دیکھنا گناہ ہے اکثر عورتیں اس کی احتیاط نہیں رکھتیں **معاملہ**[۲] کسی عورت پر اچانک نگاہ پڑ جائے فوراً نگاہ ادھر سے پھیر لو اور اگر اس کا خیال کچھ دل میں رہے تو اپنی بی بی سے فراغت کر لینا چاہیئے اس سے وہ وسوسہ دور ہو جاتا ہے **معاملہ**[۳] اگر کسی عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو تو اگر بن پڑے تو اس کو ایک نگاہ دیکھ لو۔ کبھی بعد نکاح کے اس کی صورت سے نفرت نہ ہو **معاملہ**[۴] بغیر ضرورتِ شدیدہ پیشاب پاخانہ، مجامعت کے برہنہ مت ہو۔ فرشتوں سے اور اللہ تعالیٰ سے شرم کرنا چاہیئے[۶] **معاملہ** تنہائی میں غیر عورت کے پاس بیٹھنا زہر قاتل ہے اور سخت گناہ ہے۔ اسی طرح اس کے ساتھ سفر کرنا بھی ممنوع ہے آج کل پیروں اور رشتہ داروں

---

[۲] لا ینظر الرجل الی عورۃ الرجل ولا المرأۃ الی عورۃ المرأۃ ولا یفضی الرجل الی الرجل فی ثوب واحد ولا تفضی المرأۃ فی ثوب واحد ۱۲ مسلم [۳] عن جریر بن عبد اللّٰہ قال سئلت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن نظر الفجاءۃ فامرنی ان اصرف بصری ۱۲ مسلم اذا احدکم اعجبتہ المرأۃ فوقعت فی قلبہ فلیعمد الی امرأتہ فلیواقعہا فان ذلک یرد ما فی نفسہ ۱۲ مسلم [۴] اذا خطب احدکم المرأۃ فان استطاع ان ینظر الی ما یدعوا لے نکاحہا فلیفعل ۱۲ ابوداؤد [۵] ایاکم والتعری فان منکم من لا یفارقکم الا عند الغائط وحین یفضی الرجل الی اہلہ فاستحیوہم واکرموہم ۱۲ ترمذی قال فاللّٰہ احق ان یستحیی منہ ۱۲ ترمذی [۶] لا یخلون رجل بامرأۃ الا کان ثالثہما الشیطان ۱۲ ترمذی ولا تسافرن امرأۃ الا ومعہا محرم ۱۲ متفق علیہ ۱۲

سے اس کی بالکل احتیاط نہیں ہے۔ غیر عورت اس کو کہتے ہیں جس سے نکاح کبھی عمر بھر میں حلال ہو سکے **معاملہ**[۷۷] بلا ضرورت عورت کے لئے منع ہے کہ غیر مرد کو دیکھے اکثر عورتوں کو جھانکنے تانکنے کی عادت ہوتی ہے۔ بڑی واہیات بات ہے **معاملہ**[۷۸] اولاد کا حق ہے کہ اس کا نام اچھا رکھو علم و لیاقت سکھلاؤ۔ جب جوان ہو جاوے نکاح کردو ورنہ اگر اس سے کوئی گناہ ہوگیا تو اس کا وبال تمہاری گردن پر ہوگا۔ اکثر لوگ لڑکیوں کو بٹھلا رکھتے ہیں بڑی بے احتیاطی ہے۔ **معاملہ**[۷۹] اگر کسی جگہ ایک شخص پیغام نکاح بھیج چکا ہے جب تک اس کو جواب نہ مل جاوے یا وہ خود چھوڑ بیٹھے تم پیغام مت دو۔ **معاملہ**[۸۰] اگر کوئی شخص اپنا دوسرا نکاح کرنا چاہے تو اس عورت کو یا اس کے ورثہ کو مناسب نہیں کہ شوہر سے شرط ٹھہرائیں کہ پہلی منکوحہ کو طلاق دیدے۔ جب نکاح کیا جاوے گا اپنی تقدیر پر قانع رہنا چاہئے **معاملہ**[۸۱] نکاح مسجد میں ہونا بہتر ہے تاکہ اعلان بھی خوب ہو اور جگہ بھی برکت کی ہے **معاملہ**[۸۲] رضا میں بڑی احتیاط درکار ہے۔ بدون تحقیق علاقہ رضاع رو برو آجاوے اور جہاں شبہ و شک شرکت رضاع کا بھی ہے نکاح نہ کرے۔ **معاملہ**[۸۳] میاں بی بی کے باہمی معاملات خلوت کا دوست

---

۷۷ انعمیا وان انتما الستما تبصرانہ ۱۲ ترمذی ۷۸ من ولدلہ ولد فلیحسن اسمہ وادبہ فاذا بلغ فلیزوجہ فان بلغ ولم یزوجہ فاصاب اثما فانما اثمہ علی ابیہ ۱۲ بیہقی ۷۹ لا یخطب الرجل علی خطبۃ اخیہ حتی ینکح او یترک ۱۲ متفق علیہ ۸۰ لا تسأل المرأۃ طلاق اختہا لتستفرغ صحفتہا ولتنکح فان لہا ما قدر لہا۔ ۱۲ متفق علیہ ۸۱ اعلنوا ہذا النکاح واجعلوہ فی المسجد واضربوا علیہ بالدفوف ۱۲ ترمذی ۸۲ انظرن من اخوانکن ۱۲ متفق علیہ۔ کیف وقد قیل ۱۲ بخاری ۸۳ ان من شر الناس عند اللہ منزلۃ یوم القیمۃ الرجل یفضی الی المرأۃ وتفضی الیہ ثم ینشر سرہا ۱۲ مسلم

احباب سے یا ساتھیوں، سہیلیوں سے ذکر کرنا خدائے تعالیٰ کو نہایت ناپسند ہے۔ اکثر دولہا دلہن اس کی پروانہیں کرتے معاملہ[53] ولیمہ مستحب ہے مگر اس میں تکلف و تفاخر نہ کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بی بی کا ولیمہ دو سیر جو سے کیا۔ حضرت صفیہ کے ولیمہ میں خرما اور پنیر اور گھی کا مالیدہ تھا اور سب سے بڑا ولیمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا تھا کہ ایک بکری ذبح ہوئی اور گوشت روٹی لوگوں کو پیٹ بھر کے کھلائی گئی۔ معاملہ[54] بی بی کی کج خلقی پر صبر کرو۔ اس سے عداوت مت کرو اگر ایک بات ناپسند ہوگی دوسری بات پسند آجاوے گی۔ بے ضرورت اس کو مت مارو، اور ضرورت ہو تب بھی زیادہ مت مارو اور منہ پر ہرگز مت مارو آخر رات کو اسی سے پیار اخلاص کرتے۔ شرم بھی آوے گی۔ اس کا دل بہلاتے رہو گالی گلوچ مت کرو۔ روٹھ کر گھر سے مت نکل جاؤ زیادہ خفگی ہو، دوسری چارپائی پر سو رہو۔ جب دیکھو کسی طرح نباہ نہیں ہوتا۔ آزاد کرو۔

---

[54] اولم ولو بشاۃ ۱۲ متفق علیہ نہی عن طعام المتباریین ان یوکل ابوداؤد اولم النبی صلے اللہ علیہ وسلم علی بعض نسائہ بمدین من شعیر ۱۲ بخاری۔ امر بالانطاع فبسطت فالقی علیہا التمر والاقط والسمن ۱۲ بخاری ما اولم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی احد من نسائہ ما اولم علی زینب اولم بشاۃ ۱۲ متفق علیہ فاشبع الناس خبزا ولحما ۱۲ بخاری [55] اذا کانت عند الرجل امرأتان فلم یعدل بینہما جاء یوم القیمۃ وشقہ ساقط ۱۲ ترمذی [56] فان استمتعت استمتعت وبہا عوج ۱۲ مسلم لا یجلد احدکم امرأتہ جلد العبد ثم یجامعہا فی آخر الیوم ۱۲ متفق علیہ لا یفرک مومن مومنۃ ان کرہ منہا خلقا رضی منہا آخر ۱۲ مسلم فاقدروا اقدر الجاریۃ الحدیثۃ السن الحریصۃ علی اللہو ۱۲ متفق علیہ ان تطعمہا اذا طعمت وتکسوہا اذا اکتسیت ولا تضرب الوجہ ولا تقبح ولا تہجر الا فی البیت ۱۲ احمد وابن ماجہ عن لقیط ابن صبرۃ قال قلت یا رسول اللہ ان لی امرأۃ فی لسانہا شیء یعنی البذاء قال طلقہا ۱۲ ابو داؤد ۱۲

معاملہ عورت کو چاہیئے کہ خاوند کی اطاعت کرے اس کو خوش رکھے اس کے حکم کو ٹالے نہیں خصوصًا جب وہ ہمبستری کے لئے بلا وے۔ اسکی وسعت سے زیادہ اس سے نان نفقہ طلب نہ کرے اس کے روبرو زبان درازی نہ کرے۔ بلا اجازت اس کے نوافل نہ پڑھے۔ نہ نفل روزہ رکھے اس کا مال بدون اس کی رضا کے کسی کو نہ دے ا نہ خود ضرورت سے زیادہ اٹھا دے بلا اجازت گھر میں کسی کو نہ آنے دے۔ بلا سخت مجبوری کے اپنے منہ سے طلاق نہ مانگے۔ **معاملہ** اگر معمولی طور پر کوئی شخص اپنی بی بی کو مارے اس کی وجہ غیر لوگوں کو دریافت کرنا خلاف تہذیب ہے شاید وہ بات بتلانے کی نہ ہو، مثلاً اس نے ہمبستری سے انکار کیا اور اس پر مارا ہو تو وہ کیا بتلائے گا **معاملہ** بلا ضرورت طلاق مت دو۔ **معاملہ** حیض میں طلاق مت دو۔ کہ شاید بلا ضرورت بوجہ نفرت طبعی کے بسبب حیض

---

۸۴ واطاعت بعلہا فلتدخل من ای ابواب الجنۃ شارت ۱۲ ابونعیم ایما امرأۃ ماتت وزوجہا عنہا ارض دخلت الجنۃ ۱۲ ترمذی اذا الرجل دعا زوجتہ لحاجتہ فلتاتہ وان کانت علی التنور ۱۲ ترمذی۔ ہن یحولی کما تری یسالن شفقتہ ۱۲ مسلم ان لی امرأۃ فی لسانہا شئ یعنی البذاء ۱۲ ابوداؤد۔ لو کانت سورۃ واحدۃ لکفت الناس وفیہ لا تصوم المرأۃ الا باذن زوجہا ۱۲ ابوداؤد۔ لا تبغیہ خونا فی نفسہا ولا مالہ ۱۲ بیہقی لا تاذن فی بیتہ الا باذنہ ۱۲ ایما امرأۃ سالت زوجہا طلاقا فی غیر ما بأس فحرام علیہا رائحۃ الجنۃ ۱۲ احمد ترمذی ۸۹ لیس منہا من خبب امرأۃ علی زوجہا او عبد علی سیدہ ۱۲ ابوداؤد ۸۹ لا تسأل الرجل فیما ضرب امرأۃ علیہ ۱۲ ابوداؤد ۹۰ ابغض الحلال الی اللہ الطلاق ۱۲ ابوداؤد ۹۱ عن عبداللہ بن عمر انہ طلق امرأۃ لہ وہی حائض فذکر عمر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیغیظ فیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الخ متفق علیہ ۱۲

کے دی ہو۔ معاملہ[۹۲] حلالہ کی شرط ٹھیرانا نہایت بے غیرتی کی بات ہے۔
معاملہ[۹۳] محض قرائن سے اپنی بی بی کو بدکار یقین کر لینا یا جو اولاد اس سے ہو
اس کی صورت شبہات دیکھ کر کہدینا کہ یہ میری نہیں ہے بہت گناہ ہے معاملہ[۹۴]
اگر عورت بدچلن ہو اور اس کا انتظام نہ کر سکے تو اس کو طلاق دیدینا چاہیے لیکن
اگر اس سے محبت ہو اور ڈرتا ہو کہ بعد طلاق کے میں بھی اس سے مبتلا ہو جاؤں
گا تو نہ چھوڑے مگر حتی الوسع انتظام و انسداد کرنا چاہیئے۔ معاملہ[۹۵] اگر اپنی
آنکھ سے عورت کو زنا کراتے دیکھ لیا تو اس کے مار ڈالنے سے خدا کے نزدیک
گنہگار نہ ہوگا گو حاکم دنیا بوجہ عدم ثبوت شرعی کے اس سے قصاص لے۔
معاملہ[۹۶] خواہ مخواہ بلا قرینہ بی بی پر بدگمانی کرنا جہالت اور تکبر ہے۔ اور
قرائن ہوتے ہوئے چشم پوشی کرنا بے غیرتی و دیّوثی ہے معاملہ[۹۷] اگر نکاح
کے بارے میں کوئی تم سے مشورہ کرے تو خیرخواہی کی بات یہ ہے کہ اگر اس موقع
کی کوئی خرابی تم کو معلوم ہو ظاہر کر دو یہ غیبت حرام نہیں ہے اسی طرح جس
جگہ تم کو خاص کسی کی برائی کرنا مقصود نہ ہو بلکہ کسی کی خیرخواہی کی ضرورت

---

[۹۲] لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المحلل والمحلل لہ ۱۲ دارمی و ابن ماجہ [۹۳] فلعل ہذا عرق نزعہ ولم یرخص لہ فی الانتفاء عنہ ۱۲ متفق علیہ [۹۴] جاء رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان لی امرأۃ لا ترد ید لامس فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم طلقہا فقال احبہا قال امسکہا اذاً ۱۲ ابوداؤد [۹۵] اسمعوا الی مایقول سیدکم انہ لغیور ۱۲ مسلم [۹۶] من الخیرۃ ما یحب اللہ ومنہا ما یبغض اللہ فاما التی یحبہا اللہ فی الغیرۃ فی غیر ریبۃ ۱۲ ابوداؤد ونسائی [۹۷] فقال اما ابوالجہم فلا یضع عصاہ عن عاتقہ واما معاویۃ فصعلوک لا مال لہ انکحی اسامۃ ۱۲ بخاری

سے اس کا عیب بیان کرنا پڑے شرعاً اس کی اجازت ہے بلکہ بعض جگہ واجب ہے۔ معاملہ[۹۸] اگر خاوند باوجود مقدرت کے بوجہ بخل کے بی بی کو بقدر کفایت خرچ نہ دیتا ہو تو بی بی چھپا کر لے سکتی ہے مگر حاجت سے زیادہ فضول خرچی کرنے کو لینا جائز نہیں ہے۔ معاملہ[۹۹] اللہ تعالیٰ اگر مال دے تو اول خویش بعد درویش۔

معاملہ[۱۰۰] سیاست

اگر کوئی کافر تم کو زخمی کر کے یا کوئی عضو قطع کر کے جب تم بدلہ لینے لگو فوراً کلمہ پڑھ لے یہ سمجھ کر کہ اس نے جان بچانے کو کلمہ پڑھ لیا ہے ہرگز قتل مت کرو۔ اس سے اسلام کے حلم رحم اور حق پرستی کا اندازہ کر لینا چاہیئے معاملہ[۱۰۱] کافر رعایا سے بلا قصور کسی کو قتل کرنا بڑا سخت گناہ ہے۔ بہشت سے دور کر دیتا ہے معاملہ[۱۰۲] خودکشی کرنے کی سخت ممانعت ہے کسی طرح ہو۔ معاملہ[۱۰۳] مساجد میں سزا جاری نہ کیجاوے شاید بول و براز خطا ہو جائے۔ معاملہ[۱۰۴] مسلمان کسی کافر ذمی کو قتل کر ڈالے وہ اس کے مقابلے میں قتل کیا جاوے گا۔ معاملہ[۱۰۵] اگر لشکر اسلام سے ادنیٰ درجہ کا آدمی بھی لشکر کفار کو امان دیدے تمام اعلیٰ

---

[۹۸] خذی ما یکفیک وولدک بالمعروف ۱۲ متفق علیہ [۹۹] اذا اعطی اللہ احدکم خیرا فلیبدأ بنفسہ واہل بیتہ ۱۲ مسلم فان فضل عن اہلک شیٔ فلذی قرابتک فان فضل عن ذی قرابتک شیٔ فہکذا وہکذا ۱۲ مسلم [۱۰۰] عن المقداد انہ قال یا رسول اللہ رایت ان لقیت رجلاً من الکفار فاقتتلنا فضرب احدی یدی بالسیف فقطعہا ثم لاذ منی بشجرۃ فقال اسلمت للہ اقتلہ بعد ان قالہا قال لا تقتلہ الخ متفق علیہ [۱۰۱] من قتل معاہداً لم یرح رائحۃ الجنۃ ۱۲ بخاری [۱۰۲] من قتل نفسہ بشیٔ فی الدنیا عذب بہ یوم القیمۃ ۱۲ متفق علیہ [۱۰۳] لا یقام الحدود فی المساجد ۱۲ ترمذی [۱۰۴] روی عن عبدالرحمن بن سلمانی ان رجلاً من المسلمین قتل نفس من اہل

ادنیٰ مسلمانوں پر لازم ہو جاوے گا اس کے خلاف کاروائی نہیں کرسکتے البتہ اگر لڑنا ہی مصلحت ہو تو کفار کو جدید اطلاع جاوے کہ ہم اپنے معاہدے کو واپس لیتے ہیں۔ معاملہ[106] (۳) اگر کئی آدمی مل کر ایک آدمی کو قتل کریں سب قتل کئے جاویں گے اور سب گنہگار ہوں گے معاملہ[107] (۳) جو شخص فن طب میں مہارت نہ رکھتا ہو اور اس کی عملی بدتدبیری سے کوئی مرجاوے تو اس سے خون بہا لیا جاوے گا۔ معاملہ[108] (۳) اپنی جان و مال و دین و آبرو کی حفاظت کے لئے لڑنا درست ہے اگر خود مارا گیا شہید ہوگا۔ اگر مقابل مارا گیا اس شخص پر کوئی الزام نہیں۔ معاملہ[109] لہو لعب کے طور پر کنکریاں اچھالنا، غلّہ چلانا ممنوع ہے۔ مبادا کسی کا دانت آنکھ ٹوٹ پھوٹ جاوے۔ معاملہ[110] اگر مجمع میں کوئی دھار والی چیز لے کر گذرنے کا اتفاق ہو تو دھار کی جانب چھپا لینا چاہیے کسی کے لگ نہ جاوے معاملہ[111] دھار والی چیز سے کسی کی طرف اشارہ کرنا گو ہنسی ہی میں ہو۔ ممنوع ہے شاید ہاتھ سے چھوٹ کر لگ جاوے۔ معاملہ[112]

(بقیہ ص۷۵) الذمۃ فرفع ذلک الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انا احق من ادنی بذمتہ ثم امر فقتل ۱۲ لمعات ومرقات لہ[105] یسعی بذمتہم ادناہم ۱۲ ابوداؤد حاشیہ صفحہ ہذا لہ[106] لوان اہل السماء والارض اشترکوا فی دم مومن لاکبہم اللہ فی النار ۱۲ ترمذی وقال عمر لو تمالأ علیہ اہل صنعاء لقتلتہم جمیعا ۱۲ مالک لہ[107] من تطبب لم یعلم منہ طب فہو ضامن ۱۲ ابوداؤد لہ[108] اید ع یدہ فی فیک تقضمہا کالفحل ۱۲ متفق علیہ من قتل دون دمہ فہو شہید متفق علیہ قال ارأیت ان قتلتہ قال ہو فی النار ۱۲ مسلم من قتل دون دینہ فہو شہید ومن قتل دون دمہ فہو شہید ومن قتل دون مالہ فہو شہید ومن قتل دون اہلہ فہو شہید ۱۲ ترمذی لہ[109] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الخذف وقال انہ لا یصاد بہ صید ولا ینکا بہ عدو ولکنہا قد تکسر السن وتفقأ العین ۱۲ متفق علیہ لہ[110] اذا مر احدکم فی مسجدنا وسوقنا ومعہ نبل فلیمسک علی نصالہا ان یصیب احدا من المسلمین منہا شیء ۱۲ متفق علیہ لہ[111] لا یشیر احد علی اخیہ بالسلاح فانہ لا یدری لعل الشیطان ینزع فی یدہ فیقع فی حفرۃ من النار ۱۲ متفق علیہ ۱۲

معاملہ ایسی وحشیانہ سزا جس کی برداشت نہ ہو سکے جیسے دھوپ میں کھڑا کر کے تیل چھوڑنا ہنٹروں سے بیدرد ہو کر بے حد مارنا نہایت گناہ ہے۔ **معاملہ** تلوار چاقو کھلا ہوا کسی کے ہاتھ میں مت دو یا تو بند کر کے دو یا زمین پر رکھ دو دوسرا شخص اپنے ہاتھ سے اٹھالے۔ **معاملہ** کسی آدمی یا جانور کو آگ سے جلانا جائز نہیں **معاملہ** واجب القتل کو ہاتھ پاؤں کاٹ کر چھوڑ کہ تڑپ تڑپ کر مر جاوے درست نہیں۔ **معاملہ** پرندوں کے بچوں کو گھونسلوں سے نکال لانا کہ ان کے ماں باپ بیقرار ہوں درست نہیں **معاملہ** جس کے جادو سے لوگوں کو ضرر پہنچتا ہے اور وہ باز نہیں آتا وہ گردن زدنی کے لائق ہے **معاملہ** جو مجرم زنا اقراری ہو حتی الامکان اسکو ٹال دینا چاہیئے۔ جب وہ برابر اپنے اقرار پر جما رہے اور چار بار اقرار کرے اس وقت سزا جاری کی جاوے۔ **معاملہ** اگر ایسا اقراری مجرم اثنائے سزا میں اپنے اقرار واپس لے چھوڑ دینا چاہیئے۔ **معاملہ** اگر حاملہ عورت پر جرم

---

۱۲۱ ان ہشام بن حکیم مر بالشام علی اناس من الانباط وقد اقیموا فی الشمس وصب علی رؤسہم الزیت فقال ما ہذا فقیل یعذبون فی الخراج فقال ہشام اشہد سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ یعذب الذین یعذبون الناس فی الدنیا ۱۲ مسلم۔ تری قوماً فی ایدیہم مثل اذناب البقر ۱۲ مسلم ۱۳۱ نہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان العاطی السیف مسلولاً ۱۲ ترمذی ۱۴۱ ان النار یعذب بہا الا اللہ ۱۲ بخاری ۱۵۱ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحثنا علی الصدقۃ وینہانا عن المثلۃ ۱۲ ابو داؤد ۱۶۱ فرأینا حمرۃ معہا فرخان فاخذنا فرخیہا فجاءت الحمرۃ فجعلت تفرش فجاء النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال من فجع ہذہ بولدہا ردوا ولدہا الیہا ۱۲ ابو داؤد ۱۷۱ حد الساحر ضربہ بالسیف ترمذی ۱۸۱ فاعرض عنہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم فلما شہد اربع شہادات دعاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابک جنون قال لا فقال احصنت قال نعم ۱۲

زنا ثابت ہو، جب تک بچہ نہ جن لے اور اگر کوئی دوسری دودھ پلانے والی نہ ہو تو جب تک دودھ نہ چھوٹ جاوے اس وقت تک سنگسار نہ ہوگی۔

معاملہ[۱۲۱] سزا پانے کے بعد مجرم کو طعن وتشنیع وتحقیر کرنا بہت بُرا ہے معاملہ[۱۲۲] جو زانی مستحق تازیانہ ہو اور بوجہ مرض کے سزا دینے میں مرجانے کا احتمال ہو تو صحت تک سزا موقوف رکھی جاوئے معاملہ[۱۲۳] سزائیں دو قسم کی ہیں ایک معین، دوسری مفوض برائے حاکم اول کو حد، دوسری کو تعزیر کہتے ہیں۔ حدود میں شریف رذیل، وجیہہ ذلیل سب برابر ہیں اس میں کسی کی رعایت نہیں۔ تعزیر میں شریف وجیہہ آدمی سے چشم پوشی مناسب ہے اور صرف فہمائش کافی ہے۔ معاملہ[۱۲۴] جھوٹے مقدمے کی یا جس کا سچا جھوٹا ہونا معلوم نہ ہو اس کی پیروی کرنا یا کسی قسم کی اعانت کرنا ممنوع ہے۔

معاملہ[۱۲۵] شراب کا استعمال دوا میں بھی ممنوع ہے معاملہ[۱۲۶] چونکہ نشہ والی چیزوں کی خاصیت ہے کہ تھوڑی سے زیادہ ہو جاتی ہے اس لئے اس کے تھوڑے استعمال سے بھی ممانعت کی گئی۔

سلہ ۱۲۱ فلیجلدہا الحد ولا یثرب علیہا ۱۲ متفق علیہ سلہ ۱۲۲ عن علی رض فخشیت ان انا جلدتہا ان اقتلہا فذکرت ذلک للنبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال احسنت ۱۲ مسلم سلہ ۱۲۳ ہلک الذین قبلکم انہم کانوا اذا سرق فیہم الشریف ترکوہ واذا سرق فیہم الضعیف اقاموا علیہ الحد متفق علیہ ذوی الہیئات عثراتہم الا الحدود ۱۲ ابوداؤد سلہ ۱۲۴ من اعان فی خصومۃ لا یدری احق ام باطل فہو فی سخط اللہ حتی ینزع ۱۲ بیہقی سلہ ۱۲۵ ان طارق بن سوید سأل النبی صلے اللہ علیہ وسلم عن الخمر فنہا فقال انہا اصنعہا للدواء فقال انہ لیس بدواء ولکنہ داء ۱۲ مسلم سلہ ۱۲۶ ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام ۱۲ ترمذی۔ اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ۔ آمین ⁂

حکومت و انتظامِ ملکی

معاملہ جو شخص خود حکومت کی درخواست کرے وہ قابل حکومت نہیں وہ خود غرض ہے۔ جو اس سے بھاگتا ہو وہ زیادہ عدل کرے گا۔ اس کو حکومت دینا سزاوار ہے **معاملہ** سلطان کی اہانت کی اجازت نہیں **معاملہ** حکام کو بھی حکم ہے کہ رعایا سے نرم برتاؤ کریں۔ سختی نہ کریں۔ **معاملہ** حکام کے پاس جا کر ان کی خوشامد سے ان کی ہاں میں ہاں ملانا ان کو ظلم کے طریقے بتلانا اس میں اعانت کرنا سخت مذموم ہے **معاملہ** حق بات کہدینے میں حکام سے مت دبو۔ **معاملہ** حکام کو مناسب نہیں کہ رعایا کے عیوب و جرائم کا بلاضرورت تجسس کرے۔ ع

کہ ہیچ نفس بشر خالی از خطا نبود

معاملہ۔ بلا قصور کسی کو گھور کر دیکھنا جس سے وہ ڈر جاوے جائز نہیں **معاملہ** اگر حکام ظلم کرنے لگیں ان کو برا مت کہو، سمجھ جاؤ کہ ہم سے حاکم

ف۱۲۷ انا واللہ لا تولی علی ہذا العمل احدا سألہ ولا احدا حرص علیہ ۱۲ متفق علیہ تجدون من خیر الناس اشدہم کراہیۃ لہذا الامر حتی یقع فیہ ۱۲ متفق علیہ ف۱۲۸ من اہان سلطان اللہ فی الارض اہانہ اللہ ۱۲ ترمذی ف۱۲۹ ان شر الرعاء الحطمۃ ۱۲ ترمذی ف۱۳۰ امراء یکونون من بعدی من دخل علیہم فصدقہم بکذبہم واعانہم علی ظلمہم فلیس منی ولست منہم ولن یردوا علی الحوض ۱۲ ترمذی ف۱۳۱ افضل الجہاد من قال کلمۃ حق عند سلطان جابر ۱۲ ترمذی ف۱۳۲ ان الامیر اذا ابتغی الریبۃ فی الناس افسدہم ۱۲ ابوداؤد ف۱۳۳ من نظر الی اخیہ نظرۃ یخیفہ اخافہ اللہ یوم القیمۃ ۱۲ بیہقی ف۱۳۴ فلا تشغلوا انفسکم بالدعاء علی الملوک ولکن اشغلوا انفسکم بالذکر والتضرع کی اکفیکم ۱۲ ابونعیم ۱۲

حقیقی کی نافرمانی ہوتی ہے یہ اس کی سزا ہے اپنی حالت درست کرلو
اللہ تعالیٰ حکام کے قلوب کو نرم کردیں گے معاملہ[۱۳۵] حاکم کا ایسی جگہ بیٹھنا
جہاں نہ حاجتمند جاسکے نہ کسی ذریعہ سے اپنی فریاد وہاں پہنچا سکے جائز
نہیں معاملہ[۱۳۶] غصے کی حالت میں حواس درست نہیں رہتے اس وقت
مقدمہ فیصل کرنا نہ چاہئے۔ معاملہ[۱۳۷] رشوت لینے کی سخت ممانعت ہے گو
ہدیہ کے طور پر ہو۔ معاملہ[۱۳۸] جھوٹا دعویٰ جھوٹی گواہی، جھوٹی قسم، جھوٹا انکار
کسی کے حق کا یہ سب گناہ ہے معاملہ[۱۳۹] اپنا حق ثابت کرنے کیلئے کوشش
کرنا کوئی بری بات نہیں۔ بلکہ اس میں کاہلی کی راہ سے بیٹھ رہنا کم ہمتی قرار
دی گئی ہے۔ اور باوجود کوشش کرنے کے ناکامی ہو اس کا زیادہ غم کرنا بھی
براہے۔ سمجھ لے کہ حاکم حقیقی کو یہی منظور تھا۔ معاملہ[۱۴۰] قوی شبہہ میں حوالات
کردینے کی اجازت ہے۔ معاملہ[۱۴۱] سواری اور نشانہ بازی کا حکم ہے معاملہ[۱۴۲] گھوڑے
کے دم کے بال اور ایال اور پیشانی کے بال مت کاٹو۔ دم کے بال سے مکھی اڑاتا ہے
ایال سے اس کو گرمی پہنچتی ہے پیشانی کے بالوں میں برکت ہے۔

---

۱۳۵ من ولاہ اللہ شیئاً من امر المسلمین فاحتجب دون حاجتہم وخلتہم وفقرہم احتجب اللہ دون حاجتہ
وخلتہ وفقرہ ۱۲ ابوداؤد ۱۳۶ لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراشی والمرتشی ۱۲ ابوداؤد ومن شفع لاحد
شفاعۃ فاہدی لہ ہدیۃ علیہا فقبلہا فقد اتی باباً عظیماً من ابواب الربوا ۱۲ ابوداؤد ۱۳۸ من ادعی ما لیس لہ فلیس منا
ولیتبوأ مقعدہ من النار ۱۲ مسلم عدلت شہادۃ الزور بالاشراک باللہ ۱۲ ابوداؤد من اقتطع حق امرئ مسلم بیمینہ فقد
اوجب اللہ لہ النار وحرم علیہ الجنۃ ۱۲ مسلم ۱۳۹ ان اللہ تعالیٰ یلوم علی العجز ولکن علیک بالکیس فاذا غلبک امر
فقل حسبی اللہ ونعم الوکیل ۱۲ ابوداؤد ۱۴۰ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حبس رجلاً فی تہمۃ ۱۲ ۱۴۱ ارموا وارکبوا
۱۲ ترمذی۔ ۱۴۲ لا تقصوا نواصی الخیل ولا معارفہا ولا اذنابہا فان اذنابہا مذابہا ومعارفہا دفاؤہا ونواصیہا معقود فیہا الخیر
ابوداؤد ۱۲

سفر

معاملہ[142] :- راہ میں سواری کے جانور کو کہیں کہیں گھاس چرنے چھوڑ دیا کرو اور اگر خشکی کا زمانہ ہو اور گھاس نہ ہو تو راہ میں حرج مت کرو۔ جلدی منزل پر پہنچکر اس کے کھانے پینے کا انتظام کرو۔ اور جہاں ٹھیرنا ہو سڑک کو چھوڑکر ٹھیرو معاملہ[144] جہاں تک ممکن ہو سفر تنہا مت کرو۔ معاملہ[145] جب کام ہو چکے جلدی اپنے ٹھکانے آجاؤ۔ خواہ مخواہ سفر میں بے آرام مت رہو معاملہ[146] شب کے سفر میں منزل جلدی کٹتی ہے۔ معاملہ[147] سفر میں مصلحت یہ ہے کہ رفیقوں میں سے ایک کو اپنا سردار بنالیں۔ شاید باہم کچھ تکرار اختلاف ہو جاوے تو فیصلہ آسان ہو۔ معاملہ[148] :- سالار قافلہ کو چاہیے تمام مجمع کا خیال رکھے کوئی چھوٹ تو نہیں گیا کسی کو سواری وغیرہ کی تکلیف تو نہیں ہے معاملہ[149] قافلہ جب منزل پر اترے تو متفرق نہ اترے۔ سب قریب قریب مل کر ٹھیریں اگر کسی پر آفت آوے دوسرے مدد تو کرسکیں۔ معاملہ[150] اگر بوجہ قلت سواریوں

---

[142] اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل من الارض اذا سافرتم فی السنتہ فرعوا علیہا بسیرد اذا عرستم باللیل فاجتنبوا الطریق فانہا طرق الدواب ماوی الہوام باللیل ۱۲ مسلم [144] لو یعلم الناس ما فی الواحدۃ ما اعلم ما سار راکب بلیل واحدۃ ۱۲ بخاری [145] السفر قطعۃ من العذاب یمنع احدکم نومہ وطعامہ وشرابہ فاذا قضی نہمتہ من وجہتہ فلیعجل الی اہلہ ۱۲ متفق علیہ [146] علیکم بالدلجۃ فان الارض تطوی باللیل ۱۲ ابوداؤد [147] اذا کان ثلثۃ فی سفر فلیؤمروا احدہم ۱۲ ابوداؤد [148] عن جابر رض قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتخلف فی المسیر فیزجی الضعیف ویردف ویدعولہم ۱۲ ابوداؤد [149] وان تفرقکم فی ہذہ الشعاب والاودیۃ انما ذلکم من الشیطان ۱۲ ابوداؤد ۱۲ [150] کنا یوم بدر کل ثلثۃ علی بعیر فکان ابولبابۃ وعلی ابن طالب زمیلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فکانت اذا جاءت عقبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نحن نمشی عنک قال انما باقوی منی وانا باغنی من الاجر منکما ۱۲ شرح السنتہ

کے ہمراہیوں میں باری مقرر ہو تو سب کو انصاف کی رعایت ضروری ہے اپنے کو ترجیح نہ دے۔ قاعدہ مقررہ کے موافق سب کو عملدرآمد ضرور ہے گو سردار ہی کیوں نہ ہو۔ معاملہ[۱۵۱]: اگر چلتے چلتے کوئی بات چیت کرنے کیلئے زیادہ ٹھیرنا ہو تو سواری سے اتر جانا چاہیئے۔ اس پر بیٹھے بیٹھے گھنٹوں نہ باتیں کرتے رہیں۔ اس میں جانور کو تکلیف ہوتی ہے سواری قطع مسافت کے لئے موضوع ہے۔ معاملہ[۱۵۲]: جب منزل پر پہنچو دوسرا کام پیچھے کرو۔ پہلے جانور پر سے اسباب زین وغیرہ جدا کرو۔ معاملہ[۱۵۳] اگر اللہ تعالیٰ فراغت کی سواری دے تو پیادہ چلنے والوں کو اس پر سوار کر دو۔ یہ نہیں کہ ان کے پاؤں میں تو چھالے پڑ جا دیں اور تم نام آوری کے لئے ان کو کوتل لے چلو۔ معاملہ[۱۵۴]: جب مقابلہ غنیم کیلئے سفر کرنا ہو حتی الامکان اس کے پوشیدہ کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ لیکن اظہار میں مصلحت ہو تو اظہار کر دینا چاہیئے معاملہ[۱۵۵] جو لوگ لڑنے کے قابل نہیں یا ان کو لڑنا منظور نہیں۔ جیسے بچہ، عورت، بڈھا، مزدور، خدمتگار عالم، درویش کفار کا اُن کو مقاتلہ میں قتل کرنا منع ہے۔ معاملہ[۱۵۶] دشمن کو

---

[۱۵۱] لاتتخذوا ظہور دوابکم منابر فان اللہ تعالیٰ انما سخرہا لکم لتبلغکم الی بلد لم تکونوا بالغیہ الا بشق الانفس وجعل لکم الارض فاقضوا حاجتکم ۱۲ ابوداؤد [۱۵۲] عن انس قال کنا اذا نزلنا منزلا لانسبح حتے نحل الرجال ۱۲ ابوداؤد [۱۵۳] من کان معہ فضل ظہر فلیعد بہ علی من لاظہر لہ ۱۲ مسلم فاما اہل الشیاطین فقد رأیتہا یخرج احدکم بنجیبات معہ قد اسمنہا فلا یعلوا البعیر منہا ویمر باخیہ قد انقطع بہ فلا یحملہ ۱۲ ابوداؤد [۱۵۴] لم یکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یرید غزوۃ الا ورّی بغیرہا حتی کانت تلک الغزوۃ تبوک الی قولہ فجلے للمسلمین امرہم لیتاہبوا اہبۃ غزوہم ۱۲ بخاری [۱۵۵] فقال قل لخالد لاتقتل امرأۃ ولاعسیفا ۱۲ ابوداؤد فلا تقتلوا شیخا فانیا ولا طفلا صغیرا ولا امرأۃ ۱۲ ابوداؤد [۱۵۶] من آمن رجلا علی نفسہ فقتلہ اعطی لواء الغدر یوم القیمۃ ۱۲ شرح السنۃ۔

امن دیگر بدعہدی کرنا بہت ہی بڑا گناہ ہے معاملہ[157] ایلچی کو کبھی قتل نہ کرنا چاہیئے۔ معاملہ[158] اخفائے واردات جرم ہے معاملہ[159] جو شخص کافر رعایا پر ظلم کرے یا اس کے حقوق میں کمی کرے یا اس کو بے موقع تکلیف دے۔ یا اس کی ناراضی سے اس کی چیز لی جاوے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت میں اس پر دعویٰ دائر فرمائیں گے۔ معاملہ[160] اگر جانور ذبح کرنا ہو تو چھری خوب تیز کرو۔ اس کو ترسا کر مت مارو۔ گلا گھونٹنے میں جانور کو کس درجہ اذیت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو حرام فرمایا ہے۔

معاملہ[161] کتا ایذا پہنچانے والا جانور ہے۔ غریب پردیسی کی کس طرح ٹانگ لیتا ہے اور اس میں ایک خصلت ایسی بری ہے کہ قومی ہمدردی نہیں۔ اپنی ہی جنس کو دیکھ کر کس قدر ناراض ہوتا ہے۔ اس وجہ سے بلا ضرورت اس کا پالنا ممنوع قرار دیا گیا ہے معاملہ[162] جانوروں کو باہم لڑانا جیسے مرغوں بکروں کو لڑاتے ہیں ممنوع کیا گیا۔ معاملہ[163] اکثر اوقات شکار میں مشغول رہنا آدمی کو بیکار اور بدعقل کر دیتا ہے اپنے ضروری کاموں سے جاتا رہتا ہے

---

[157] ولو کنت قاتلا رسولا لقتلتکما قال عبداللہ فمضت السنۃ ان الرسول لا یقتل ۱۲ احمد [158] من یکتم حالا فانہ مثلہ ۱۲ ابوداؤد [159] الا من ظلم معاہدا او انتقصہ او کلفہ فوق طاقتہ او اخذ منہ شیئاً بغیر طیب نفس ۱۲ [160] واذا ذبحتم فاحسنوا الذبح ولیحد احدکم شفرتہ ولیرح ذبیحتہ ۱۲ مسلم [161] من اقتنی کلبا الا کلب ماشیۃ او ضار نقص من عملہ کل یوم قیراطان ۱۲ متفق علیہ [162] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التحریش بین البہائم ۱۲ ترمذی [163] من اتبع صید غفل ۱۲ ترمذی

آدابِ معاشرت و خورد و نوش

ادب[۱]۔ اگر سالن میں مکھی گر پڑے تو اس کو غوطہ دے کر پھینک دو پھر اگر دل چاہے تو کھانا کھاؤ کیونکہ اس کے ایک بازو میں بیماری دوسرے میں شفا ہے۔ زہریلے بازو کو اول ڈالتی ہے۔ دوسرے بازو کے ڈالنے سے اس کا تدارک ہو جاویگا۔ ادب[۲] بسم اللہ کر کے کھانا شروع کرو۔ اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ البتہ اگر اس برتن میں کھانے کی چیز مثلاً کسی طرح کا پھل، میوہ، شیرینی اس وقت جو مرغوب ہو جس طرف سے چاہو اٹھالو۔ ادب[۳] جس چیز میں سب انگلیاں نہ لگانی پڑیں اس کو تین انگلی سے کھاؤ اور انگلیاں چاٹ لیا کرو۔ اور برتن میں اگر سالن بچے تو اس کو بھی صاف کر لیا کرو۔ اس سے برکت ہوتی ہے۔ ادب[۴] اگر ہاتھ سے لقمہ چھوٹ کر گر جائے اس کو اٹھا کر صاف کر کے کھا لو۔ تکبر مت کرو یہ سرکاری نعمت ہے ہر شخص کو نصیب نہیں ہوتی۔ ادب[۵]۔ کھانا تواضع کے ساتھ بیٹھ کر کھاؤ متکبروں کی طرح تکیہ لگا کر مت کھاؤ ادب[۶] اگر کھانا کم ہے اور آدمی

---

[۱] اذا وقع الذباب فی اناء احدکم فلیغمسہ کلہ ثم لیطرحہ فان فی احد جناحیہ شفاء وفی الآخر داء ۱۲ بخاری

[۲] بسم اللہ وکل بیمینک وکل مما یلیک ۱۲ متفق علیہ یا عکراش کل من حیث شئت فانہ غیر لون واحد ۱۲ ترمذی

[۳] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل بثلاثۃ اصابع ویلعق یدہ قبل ان یمسحہا ۱۲ مسلم ان النبی امر بلعق الاصابع والصحفۃ وقال انکم لا تدرون فی آیۃ البرکۃ ۱۲ مسلم۔ فاذا سقط من احدکم اللقمۃ فلیمط ما کان بہا من اذی ثم لیاکلہا ۱۲ مسلم

[۵] قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا اکل متکئا ۱۲ بخاری

[۶] طعام الواحد یکفی الاثنین یکفی الاربعۃ یکفی الثمانیۃ ۱۲ مسلم ۱۲

زیادہ ہیں سب آدھا آدھا پیٹ کھالو۔ یہ نہیں ایک تو سیر ہو کر کھاوے دوسرا پیٹ پیٹتا پھرے **ادب**[۷] کھجور انگور مٹھائی وغیرہ اس قسم کی چیزیں اگر کئی آدمی مل کر کھاویں تو ہر شخص ایک ایک دانہ اٹھاوے۔ دو دو ایک دم سے لینا بے تمیزی اور حرص کی دلیل ہے۔ **ادب**[۸] پیاز لہسن خام یا اور کوئی بدبودار چیز کھا کر مجمع میں مت جاؤ۔ لوگوں کو تکلیف ہوگی **ادب**[۹]:۔ جنس روزانہ ناپ تول کر پکاؤ۔ زنان ہند کی طرح اندھا دھند مت اٹھاؤ کہ آٹھ دن کی جنس چار ہی دن میں تمام ہو جاوے لیکن بچے ہوئے کو مت ناپو تولو۔ اس میں بے برکتی ہوتی ہے۔ **ادب**[۱۰] کھانے سے فارغ ہو کر اپنے رزاق کا شکر بجا لاؤ۔ اسی طرح پانی پینے کے بعد۔ **ادب**[۱۱] کھانے کے قبل اور بعد بھی ہاتھ دھوؤ کلی کرو۔ **ادب**[۱۲]:۔ بہت جلتا کھانا مت کھاؤ اس سے نقصان ہوتا ہے **ادب**[۱۳]:۔ مہمان کی خاطر داشت و مدارات کرو۔ ایک روز کسی قدر تکلف کا کھلا دو۔ تین دن تک اس کا حق مہمانی ہے۔ مہمان کو زیبا نہیں کہ میزبان کے گھر جم ہی جاوے کہ وہ تنگ آجاوے **ادب**[۱۴] کھانا سب مل کر

ے نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقرن الرجل من التمرتین حتی یستاذن اصحابہ ۱۲ متفق علیہ ۸ے من اکل ثوما او بصلا فلیعتزلنا ۱۲ متفق علیہ ۹ے کیلوا طعامکم یبارک لکم فیہ ۱۲ البخاری عن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی آخرہا قالت فکلتہ ففنی ۱۲ ۱۰ے ان اللہ تعالیٰ لیرضی عن العبد یاکل الاکلۃ فیحمدہ علیہا او یشرب الشربۃ فیحمدہ علیہا ۱۲ مسلم ۱۱ے برکۃ الطعام الوضوء قبلہ والوضوء بعدہ ۱۲ ترمذی ۱۲ے عن اسماء بنت ابی بکر انہا کانت اذا اتیت بثرید امرت بہ فغطی حتی تذہب فورۃ دخانہ وتقول انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ہو اعظم للبرکۃ ۱۲ دارمی ۱۳ے من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ جائزتہ یوم ولیلۃ والضیافۃ ثلثۃ ایام فما بعد ذلک فہو صدقۃ ولا یحل لہ ان یثوی عندہ حتی یحرجہ ۱۲ متفق علیہ ۱۴ے ان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا ناکل ولا نشبع قال فلعلکم تفترقون قالوا نعم قال فاجتمعوا علی طعامکم واذکروا اسم اللہ یبارک لکم فیہ ۱۲ ابو داؤد ۱۲

کھاؤ اس میں برکت ہوتی ہے۔ **ادب[۱۵]** جب کھانا کھا چکو تو پہلے دسترخوان اٹھوا دو خود اس کو چھوڑ کر اٹھنا خلاف ادب ہے اور اگر اپنے ساتھی سے پہلے کھا چکو تب بھی اس کا ساتھ دو۔ تھوڑا تھوڑا کھاتے رہو۔ کہیں تمہارے اٹھنے سے وہ بھوکا نہ اٹھ کھڑا ہو اور اگر کسی وجہ سے اٹھنا ہی ضرور ہے تو اس سے عذر کردو۔ **ادب[۱۶]** مہمان کو گھر کے دروازے تک پہنچانا سنت ہے **ادب[۱۷]** پانی ایک سانس میں مت پیو، تین سانس میں پیو، اور سانس لینے کے وقت برتن منہ سے جدا کرلو۔ اور پانی بسم اللہ کہہ کر پیو، اور پی کر الحمدللہ کہو۔ **ادب[۱۸]**:۔ مشک سے منہ لگا کر پانی مت پیو۔ اسی طرح جو برتن ایسا ہو، جس سے دفعتاً زیادہ پانی آجانے کا احتمال ہے یا اندیشہ ہے کہ اس میں سے کوئی سانپ بچھو نہ آجاوے **ادب[۱۹]**:۔ بلا ضرورت کھڑے ہو کر پانی مت پیو **ادب[۲۰]**:۔ چاندی سونے کے برتن میں کھانا پینا حرام ہے **ادب[۲۱]** پانی پی کر اگر دوسروں کو بھی دینا ہو تو داہنے والے کو پہلے دو پھر اپنے داہنے والے کو۔ اسی طرح دور ختم ہونا چاہیئے **ادب[۲۲]**:۔ کنارہ ٹوٹے

---

[۱۵] اذا وضعت المائدۃ فلا یقوم رجل حتی ترفع المائدۃ ولا یرفع یدہ وان شبع حتی یفرغ القوم ولیعذر فان ذلک یخجل جلیسہ فیقبض وعسی ان یکون لہ فی الطعام حاجۃ ۱۲ ابن ماجہ [۱۶] من السنۃ ان یخرج الرجل مع ضیفہ الی باب الدار ۱۲ ابن ماجہ [۱۷] لا تشربوا واحدا کشرب البعیر ولکن اشربوا مثنی وثلث وسموا اذا انتم شربتم واحمدوا اذا انتم رفعتم ۱۲ ترمذی نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتنفس فی الاناء ۱۲ ابوداؤد [۱۸] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرب من فی السقاء ۱۲ متفق علیہ [۱۹] نہی ان یشرب الرجل قائما ۱۲ مسلم [۲۰] ولا تشربوا فی آنیۃ الذہب والفضۃ ولا تاکلوا فی صحافہا ۱۲ متفق علیہ [۲۱] الایمنون الایمنون الا فیمنوا ۱۲ متفق علیہ [۲۲] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرب من ثلمۃ القدح ۱۲ ابوداؤد ۱۲

برتن سے ٹوٹن کی طرف سے پانی مت پیو ادب[23]: شام کے وقت بچوں کو باہر مت نکلنے دو۔ اور شب کو بسم اللہ کہہ کے دروازے بند کرلو اور بسم اللہ کرکے برتنوں کو ڈھانک دو اور چراغ سوتے وقت گل کردو۔ ادب[24]: کھانے پینے کی چیز کسی کے پاس لیجاؤ تو ڈھانک کر لیجاؤ۔ ادب[25] سوتے وقت آگ کھلی مت چھوڑو بجھادو۔ یا اچھی طرح دبادو۔

پوشش وزینت

ادب[26]: مردوں کو ٹخنوں سے نیچے کرتا یا پائجامہ یا لنگی پہننا ممنوع ہے اسی طرح حریر یا زری کپڑا پہننا ممنوع ہے۔ البتہ چار انگشت چوری گوٹ بیل وغیرہ جائز ہے۔ اس سے زیادہ ممنوع ہے۔ ادب[27] ایک جوتی پہن کر مت چلو۔ سر سے پاؤں تک ایک کپڑے کے اندر مت لپٹ جاؤ کہ چلنے میں یا جلدی سے ہاتھ نکالنے میں تکلیف ہو جس طرح بعضے موسم سردی میں رزائی میں لپٹ جاتے ہیں۔ ایسی وضع سے کپڑا مت پہنو کہ اُٹھتے بیٹھتے ستر کھل جاوے ادب[28]: کپڑا داہنی طرف سے پہننا شروع کرو۔ مثلاً،

ف ۲۳ خمروا الآنیۃ واوکوا الاسقیۃ واجیفوا الابواب واکفتوا صبیانکم عند المساء فان للجن انتشارا وخطفۃ واطفئوا المصابیح عند الرقاد ۱۲ البخاری ف ۲۴ جاء ابو حمید رجل من الانصار من النقیع باناء من اللبن الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الا خمرتہ ولو ان تعرض علیہ عودا ۱۲ متفق علیہ ف ۲۵ لا تترکوا النار فی بیوتکم حین تنامون ۱۲ متفق علیہ ف ۲۶ من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیمۃ ۱۲ متفق علیہ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبس الحریر الا موضع اصبعین او ثلث او اربع ۱۲ مسلم وعن لبس المذہب الا مقطعا ۱۲ ف ۲۷ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یاکل الرجل بشمالہ او یمشی فی نعل واحدۃ ان یشتمل الصماء او یحتبی فی ثوب واحد کاشفا عن فرجہ ۱۲ مسلم ف ۲۸ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لبس قمیصا بدا بمیامنہ ۱۲

داہنی آستین پہلے پہنو علیٰ ہذا۔ **ادب**[۲۹]:- کپڑا پہن کر اپنے مولیٰ کا اس طرح شکریہ ادا کرنے سے بہت سے گناہوں کی مغفرت ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ۔

ادب[۳۰]:- امیروں کے پاس زیادہ بیٹھنے سے دنیا کی ہوس بڑھتی ہے عمدہ پوشاک کی فکر ہوتی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ جب تک کپڑے میں پیوند نہ لگوا دے اس کو پرانا نہ سمجھے۔ **ادب**[۳۱]:- کپڑے میں نہ اس قدر زینت واہتمام کرے کہ انگشت نما ہونے لگے کہ ریا اور تکبر ہے اور نہ بالکل بدحیثیت میلا کچیلا رہے کہ نعمت کی ناشکری ہے سادگی کے ساتھ توسط رکھے **ادب**[۳۲]:- اپنی وضع چھوڑ کر دوسری قوموں کی وضع و پوشش سے ایسی نفرت ہونی چاہئے جیسا کہ مرد کو انگیا لہنگے کے پہننے سے جو کہ عورتوں کی وضع ہے۔ **ادب**[۳۳]:- عورت کو باریک کپڑا پہننا گویا ننگا پھرنا ہے۔ **ادب**[۳۴]:- اگر تانا ریشم کا اور بانا سوت کا ہو تو کچھ مضائقہ نہیں۔ **ادب**[۳۵]:- مرد کو سونے کی انگشتری پہننا حرام ہے۔ البتہ چاندی کی انگشتری کا مضائقہ نہیں مگر ساڑھے چار ماشہ سے کم ہونا چاہئے

۲۹؎ وان لبس ثوبا فقال الحمد للہ الذی کسانی ہذا ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر ۱۲ ابوداؤد ۳۰؎ ایاک ومجالسۃ الاغنیاء ولا تستخلقی ثوبا حتی ترقعیہ ۱۲ ترمذی ۳۱؎ ان البذاذۃ من الایمان ۱۲ ابوداؤد من لبس ثوب شہرۃ فی الدنیا البسہ اللہ ثوب مذلۃ یوم القیمۃ ۱۲ احمد وابن ماجہ ان اللہ یحب ان یری اثر نعمتہ علی عبدہ ۱۲ ترمذی ۳۲؎ من تشبہ بقوم فہو منہم ۱۲ احمد وابوداؤد ۳۳؎ ان اسماء بنت ابی بکر دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہا ثیاب رقاق فاعرض عنہا ۱۲ ابوداؤد ۳۴؎ عن ابن عباس قال انما نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الثوب المصمت من الحریر فاما العلم وسدا الثوب فلا باس بہ ۱۲ ابوداؤد ۳۵؎ وعن تختم الذہب ۱۲ مسلم قال من ورق ولا تتمہ مثقالا ۱۲ ترمذی

ادب[۳۶]:۔ بجتا زیور جیسے گھنگرو وغیرہ پہننا ممنوع ہے۔ ادب[۳۷]:۔ جُوتے کئی کئی جوڑے رکھا کرو۔ اس میں بہت سی مصلحتیں ہیں داہنے پاؤں میں اوّل پہنو اور اتارنے میں پہلے بائیں سے اتارو۔ ادب[۳۸]:۔ جوتا پہننے میں اگر ہاتھ سے کام لینا پڑے مثلاً تنگ ہے یا تسمہ وغیرہ باندھنا ہے تو کھڑے ہو کر مت پہنو۔ ادب[۳۹]:۔ جہاں جوتہ چوری جانے کا ڈر ہو تو اٹھا کر اپنے پاس رکھو، ادب[۴۰]: یہ چیزیں فطرتِ سلیمہ کا مقتضا ہیں۔ ختنہ کرنا، زیر ناف بال لینا، لبیں کترنا، ناخن کٹانا، بغل کے بال لینا، اور چالیس روز سے زیادہ بال و ناخن کو چھوڑنے کی اجازت نہیں۔ ادب[۴۱]:۔ سفید بالوں کو خضاب کرنا مستحب ہے مگر سیاہ خضاب سے ممانعت آئی ہے۔ ادب[۴۲]:۔ مردوں کو عورتوں کا لباس اور عورتوں کو مردوں کا لباس اور شکل وصورت بنانا حرام ہے ادب[۴۳]:۔ کسی کے بال ملا کر اپنے بال بڑھانا اور بدن گودنا حرام ہے اور موجب لعنت ہے۔ کسم اور زعفران کا رنگا کپڑا پہننا مرد کے لئے ممنوع ہے۔ ادب[۴۴]:۔ ڈاڑھی

---

[۳۶] عن ابن الزبیر ان مولاۃ لہم ذہبت بابنۃ الزبیر الی عمر بن الخطاب وفی رجلہا اجراس فقطعہا عمر وقال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مع کل جرس شیطان ۱۲ ابوداؤد [۳۷] استکثروا من النعال ۱۲ مسلم اذا انتعل احدکم فلیبدا بالیمنی واذا نزع فلیبدا بالشمال ۱۲ متفق علیہ [۳۸] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینتعل الرجل قائماً ۱۲ ابوداؤد [۳۹] عن ابن عباس قال من السنۃ اذا جلس الرجل ان یخلع نعلیہ فیضعہما بجنبیہ ۱۲ ابوداؤد [۴۰] الفطرۃ خمس الختان والاستحداد وقص الشارب وتقلیم الاظفار ونتف الابط متفق علیہ ۱۲ عن انس قال وقت لنا فی قص الشارب وتقلیم الاظفار ونتف الابط وحلق العانۃ ان لا نترک اکثر من اربعین لیلۃ ۱۲ مسلم [۴۱] لعن اللہ المتشبہین من الرجال بالنساء والمتشبہات من النساء بالرجال ۱۲ بخاری [۴۲] لعن اللہ الواصلۃ والمستوصلۃ والواشمۃ والمستوشمۃ ۱۲ متفق علیہ [۴۳] عن علی قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبس القسی والمعصفر ۱۲ مسلم نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یتزعفر الرجل ۱۲ متفق علیہ [۴۴] اعفوا اللحی ۱۲ متفق علیہ [۴۵] انہ کان یاخذ من لحیتہ من عرضہا وطولہا ۱۲ ترمذی ۱۲

کٹانا جب مٹھی سے زائد نہ ہو منع ہے البتہ اگر ایک آدھ بال بڑھا ہوا اس کو برابر کرنے میں مضائقہ نہیں، ادب[عہ۴۶]:۔ اگر سر پہ بال ہوں تو ان کو دھوتے رہو کنگھی کرتے رہو۔ تیل لگایا کرو۔ اسی طرح داڑھی مگر ہر وقت کنگھی چوٹی میں رہنا واہیات بات ہے ادب[عہ۴۷]:۔ اگر بال سفید ہونا شروع ہو جاویں تو ان کو اکھاڑ کر نکالو مت۔ ادب[عہ۴۸]:۔ لڑکوں کا سر منڈا دینا بال رکھنے سے بہتر ہے۔

ادب[عہ۴۹]:۔ عورت کے لئے بہتر ہے کہ ہاتھوں کو مہندی لگائے اور کچھ نہیں تو ناخن ہی کو لگالے۔ ادب[عہ۵۰]:۔ سرمہ سوتے وقت تین تین سلائیاں دونوں آنکھوں میں لگایا کرو ادب[عہ۵۱]:۔ گھر کو صاف رکھو بلکہ گھر کے رد برد بھی خس و خاشاک جمع مت کرو۔ ادب[عہ۵۲]:۔ چوسر گنجیفہ، شطرنج وغیرہ کھیلنا، کبوتر اڑانا، راگ باجے میں مشغول رہنا یہ سب ممنوع ہیں۔

عہ۴۶ کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یکثر دہن راسہ وتسریح لحیتہ شرح السنۃ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الترجل الا غبا ۱۲ ترمذی عہ۴۷ لاتنتفوا الشیب فانہ نور المسلم ۱۲ ابوداؤد عہ۴۸ عن عبد اللہ ابن جعفر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم امہل آل جعفر ثلثا ثم اتاہم فقال لاتبکوا علی اخی بعد الیوم ثم قال ادعوا لی بنی اخی فجیئ بنا کانا افرخ فقال ادعوا الی الحلاق فامرہ فحلق رؤسنا ۱۲ ابوداؤد ونسائی عہ۴۹ لوکنت امرأۃ لغیرت اظفارک یعنی بالحناء ۱۲ ابوداؤد عہ۵۰ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت لہ مکحلۃ یکتحل بہا کل لیلۃ ثلثۃ فی ہذہ ۱۲ ترمذی عہ۵۱و۵۲ ان اللہ طیب یحب الطیب نظیف یحب النظافۃ کریم یحب الکرم جواد یحب الجود فنظفوا افنیتکم ولا تشبہوا بالیہود ۱۲ ترمذی عہ۵۲ لاتدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب ولا تصاویر ۱۲ متفق علیہ عہ۵۳ من لعب بالنرد فقد عصی اللہ ورسولہ ۱۲ احمد وابوداؤد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یتبع حمامۃ فقال شیطان یتبع شیطانۃ ۱۲ ابوداؤد وامرنی ربی بمحق المعازف والمزامیر ۱۲ احمد

✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

طب

ادب ۵۵:- دوا دارو کرنے کی اجازت بلکہ ترغیب دی گئی ہے۔ ادب ۵۶ مریض کو کھانے پینے پر زیادہ زبردستی مت کرو۔ ادب ۵۷ حرام چیز کو دوا میں استعمال مت کرو۔ ادب ۵۸:- خلاف شرع تعویذ گنڈا ٹوٹکہ ہرگز استعمال مت کرو ادب ۵۹ نظر بد اگر لگ جاوے جس کی نظر لگنے کا احتمال ہو اس کا منہ اور دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت اور دونوں پاؤں اور دونوں زانو اور استنجے کا موضع دھلوا کر پانی جمع کر کے اس شخص کے سر پر ڈال دو جس کی نظر لگی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہو جاوے گی ادب ۶۰:- حتی الامکان معدے کی اصلاح و حفاظت کا اہتمام کرو۔ تمام بدن درست رہتا ہے۔ اور اگر معدے میں بگاڑ ہو تو تمام بدن میں بیماری ہو جاتی ہے ادب ۶۱ جن بیماریوں سے لوگوں کو نفرت ہوتی ہے جو شخص ان امراض میں مبتلا ہو اس کیلئے بہتر ہے کہ لوگوں سے علیحدہ رہے تاکہ ان کو تکلیف و ایذا نہ پہنچے۔ ادب ۶۲:- بدشگونی وغیرہ کا ماننا ایک قسم کا شرک ہے ادب ۶۳: نجوم

ف ۵۵ یا عباد اللہ تداووا فان اللہ لم یضع داء الا وضع له شفاء ۱۲ احمد و ترمذی ف ۵۶ لا تکرہوا مرضاکم علی الطعام فان اللہ یطعمہم و یسقیہم ۱۲ ترمذی ف ۵۷ لا تداووا بحرام ۱۲ ابو داؤد ف ۵۸ الرقی والتمائم والتولة شرک ۱۲ ابو داؤد ف ۵۹ رای عامر بن ربیعة سهل بن حنیف الی قوله علیه السلام الا برکت علیه اغتسل فغسل له عامر وجهه ویدیه ومرفقیه ورکبتیه واطراف رجلیه وداخلة ازاره فی قدح ثم صب علیه فراح مع الناس لیس به باس ۱۲ شرح السنة ف ۶۰ المعدة حوض البدن والعروق الیها واردة فاذا صحت المعدة صدرت العروق بالصحة واذا فسدت المعدة صدرت العروق بالسقم ۱۲ بیہقی ف ۶۱ کان فی وفد ثقیف رجل مجذوم فارسل الیه النبی صلی اللہ علیه وسلم انا قد بایعناک فارجع ۱۲ مسلم ف ۶۲ الطیرة شرک ۱۲ ابو داؤد ف ۶۳ فلا تاتوا الکہان وقال کان نبی من الانبیاء یخط فمن وافق خطه فذاک ۱۲ مسلم من اقتبس علما من النجوم اقتبس شعبة من السحر زاد ما زاد ۱۲ ابو داؤد وابن ماجه

در مل اور ہمزاد کا عمل سب چیزیں ایمان کو تباہ کرنے والی ہیں۔

خواب

ادب[۶۳]:۔ اگر دحشت ناک خواب نظر آوے تو بائیں طرف تین بار تھتکار دو اور تین بار اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ٥ پڑھو اور جس کروٹ پر لیٹے ہو اسکو بدل ڈالو اور کسی سے ذکر مت کرو۔ انشاء اللہ تعالیٰ کچھ ضرر نہ ہوگا۔ ادب[۶۵]: اگر خواب کہنا ہو ایسے شخص سے کہو جو عاقل ہو یا دوست ہو تاکہ بری تعبیر نہ دے کیونکہ اکثر تعبیر کے موافق ہو جاتا ہے۔ ادب[۶۶]: جھوٹا خواب کبھی مت بناؤ بڑا سخت گناہ ہے۔

سلام

ادب[۶۷]:۔ باہم سلام کیا کرو۔ اس سے محبت بڑھتی ہے۔ ادب[۶۸]: سلام میں جان پہچان والوں کی تخصیص مت کرو۔ جو مسلمان مل جاوے اسکو سلام کرو۔ ادب[۶۹]:۔ سوار کو چاہیئے کہ پیادے کو سلام کرے اور چلنے والا بیٹھنے والے کو اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو۔ اور کم عمر زیادہ عمر والے کو ادب[۷۰]:۔ جو

---

[۶۴] اذا رای احدکم الرویا یکرہہا فلیبصق عن یسارہ ثلثا ویستعذ باللہ من الشیطان ویتحول عن جنبہ الذی کان علیہ ۱۲ مسلم ولایحدث بہا احدا فانہا لاتضرہ ۱۲ متفق علیہ [۶۵] الرویا علی رجل طائر مالم تعبر فاذا عبرت وقعت واحسبہ قال ولاتقصہا الا علی وادی او ذی رای ۱۲ ابو داؤد [۶۶] ان من افری الفری ان یری الرجل عینیہ مالم تریا ۱۲ بخاری [۶۷] الا ادلکم علی شیٔ اذا فعلتموہ تحاببتم افشوا السلام بینکم ۱۲ مسلم [۶۸] وتقرء السلام علی من عرفت وعلی من لم تعرف ۱۲ متفق علیہ [۶۹] یسلم الراکب علی الماشی والماشی علی القاعد والقلیل علی الکثیر ۱۲ متفق علیہ یسلم الصغیر علی الکبیر ۱۲ بخاری [۷۰] ان اولی الناس باللہ من بدء بالسلام ۱۲ ترمذی ❁

شخص ابتدا بسلام کرتا ہے اسکو زیادہ ثواب ملتا ہے ادب[1] اگر کئی شخصوں میں سے ایک شخص سلام کرے سب کی طرف سے کافی ہے اسی طرح کئی شخصوں میں سے ایک شخص جواب دیدے بس ہے۔

استیذان

ادب[1]:۔ اگر کسی سے ملنے جاؤ تو بدون اطلاع و اجازت کے اس کے مکان میں مت جاؤ اگرچہ وہ مکان مردانہ ہو اور تین بار پکارنے سے اگر اجازت نہ ملے تو واپس چلے جاؤ اسی طرح اپنے گھر کے اندر بھی بے پکارے اور بے بلائے مت جاؤ شاید کوئی بے پردہ ہو۔ البتہ اگر کوئی شخص مجلس عام میں بیٹھا ہے اس کے پاس جانے کیلئے اجازت لینے کی حاجت نہیں۔ ادب[2]:۔ اگر پکارنے کے وقت مکان والا پوچھے کہ کون تو یوں مت کہو کہ میں ہوں بلکہ اپنا نام بتلاؤ کہ زید ہے مثلاً

مُصافحہ و مُعانقہ و قیام

ادب[3]:۔ مصافحہ کرنے سے دل صاف ہوجاتا ہے اور گناہ معاف ہوتے ہیں

ادب[4]:۔ محبت سے معانقہ کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ البتہ بشہوت حرام ہے۔

---

[1] یجزی عن الجماعۃ اذا مروا ان یسلم احدہم و یجزی عن الجلوس ان یرد احدہم ۱۲ بیہقی مرفوعاً [2] لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتے تستانسوا و تسلموا علی اہلہا الآیۃ اذا استاذن احدکم ثلثا فلم یؤذن لہ فلیرجع ۱۲ متفق علیہ ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال استاذن علی امی فقال نعم ۱۲ مالک [3] عن جابر قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی دین کان علی ابی فدققت الباب فقال من ذا فقلت انا فقال انا انا کانہ کرہہا ۱۲ متفق علیہ [4] تصافحوا یذہب الغل ۱۲ مالک [5] ان المسلمان اذا تصافحا لم یبق بینہما ذنب الا سقط ۱۲ بیہقی [6] عن ابی ذر فی الحدیث الطویل فالتزمنی ۱۲ ابوداؤد

ادب ۷۶: کسی بزرگ یا معزز آدمی کے آنے وقت تعظیماً کھڑا ہونا مضائقہ نہیں مگراس کے بیٹھنے سے بیٹھ جانا چاہئیے یہ کفار کی مشابہت ہے کہ سردار بیٹھا رہے اور سب حشم و خدم دست بستہ کھڑے رہیں۔ یہ تکبر کا شعبہ ہے البتہ جہاں زیادہ بے تکلفی ہو کہ بار بار اٹھنے سے ان بزرگ کو تکلیف ہو تو نہ اُٹھے

بیٹھنا، لیٹنا، چلنا

ادب ۷۷: ٹانگ پر ٹانگ رکھکر اس طرح لیٹنا جس سے بے پردگی ہو ممنوع ہے البتہ اگر بدن نہ کھلے تو مضائقہ نہیں۔ ادب ۷۸: بن ٹھن کر اتراتے ہوئے مت چلو ادب ۷۹: چار زانو بیٹھنا اگر براہ تکبر نہ ہو تو مضائقہ نہیں۔ ادب ۸۰: اُلٹے مت لیٹو ادب ۸۱: ایسی چھت پر مت سوؤ جس میں آڑ نہیں شاید لڑھک کر گر پڑو۔ ادب ۸۲: کچھ دھوپ میں کچھ سائے میں مت بیٹھو۔ ادب ۸۳: عورت اگر بضرورت باہر نکلے تو سڑک کے کنارہ کنارہ چلے۔ بیچ میں نہ چلے۔

---

۷۶ قوموا الی سیدکم ۱۲ متفق علیہ من سرہ ان یتمثل لہ الرجال قیاماً فلیتبوأ مقعدہ من النار ۱۲ ترمذی عن انس قال لم یکن شخص احب الیہم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانوا اذا رأوہ لم یقوموا لما یعلمون من کراہیتہ لذلک ۱۲ ترمذی ۷۷ لا یستلقین احدکم ثم یضع احدی رجلیہ علی الاخری ۱۲ مسلم رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد مستلقیاً واضعاً احدی قدمیہ علی الاخری ۱۲ متفق علیہ ۷۸ لا تمش فی الارض مرحا الآیۃ بینما رجل یتبختر فی بردین وقد اعجبتہ نفسہ فخسف بہ الارض ۱۲ متفق علیہ ۷۹ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی الفجر تربع فی مجلسہ حتی تطلع الشمس حسناء ابوداؤد ۱۲ ۸۰ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا مضطجعا علی بطنہ فقال ان ہذہ ضجعۃ لا یحبہا اللہ ۱۲ ترمذی ۸۱ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینام الرجل علی سطح لیس بمحجور علیہ ۱۲ ترمذی ۸۲ اذا کان احدکم فی الفئ فقلص عنہ الظل فصار بعضہ فی الشمس وبعضہ فی الظل فلیقم ۱۲ ابوداؤد ۸۳ استاخرن فانہ لیس لکن ان تحققن الطریق ۱۲ ابوداؤد۔

آدابِ مجلس

ادب ۸۴:۔ بے ضرورت لب سڑک مت بیٹھو۔ اور اگر بضرورت سرِ راہ بیٹھنا ہو تو ان امور کا لحاظ رکھو۔ نامحرم کو مت دیکھو کسی راہ چلنے والے کو تکلیف مت دو نہ اس کا راستہ تنگ کرو جو شخص سلام کرے اس کا جواب دو۔ نیک بات بتلاتے رہو بری بات سے منع کرتے رہو۔ اگر کسی پر ظلم ہوتا دیکھو اٹھ کر مدد کرو کوئی راہ بھول گیا ہو اس کو راہ بتلا دو۔ اگر کسی کو سوار ہونے میں یا اسباب لادنے میں معین کی ضرورت ہو اس کی مدد کرو۔ **ادب ۸۵**:۔ کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود اس کی جگہ مت بیٹھو

ادب ۸۶:۔ جو شخص اپنی جگہ سے اٹھ کر چلا جاوے اور پھر جلدی واپس آکر بیٹھنے کا ارادہ رکھتا ہو وہ جگہ اسی کا حق ہے دوسرے شخص کو وہاں نہ بیٹھنا چاہیئے۔

ادب ۸۷:۔ صدرِ مجلس کو مناسب ہے کہ اگر کسی ضرورت سے مجلس سے اٹھنا ہو اور پھر آکر بیٹھنا منظور ہو تو اٹھتے وقت کوئی چیز رومال عمامہ وغیرہ وہاں چھوڑ دے تاکہ حاضرین کو معلوم ہو جاوے **ادب ۸۸**:۔ جو دو شخص قصداً مجلس میں ایک جگہ بیٹھے ہوں ان کے درمیان میں بلا ان کی اجازت کے مت بیٹھو۔

---

۸۴ ایاکم والجلوس فی الطرقات فقالوا یا رسول اللہ ما لنا من مجالسنا بد نتحدث فیہا قال فاذا ابیتم الا المجلس فاعطوا الطریق حقہ قالوا وما حق الطریق یا رسول اللہ قال غض البصر وکف الاذی ورد السلام والامر بالمعروف والنہی عن المنکر ۱۲ متفق علیہ وتغیثوا الملہوف وتہدوا الضال ۱۲ ابوداؤد واعانۃ علی الحمالۃ ۱۲ شرح السنۃ ۸۵ لا یقیم الرجل الرجل من مجلسہ ثم یجلس فیہ ۱۲ متفق علیہ ۸۶ من قام من مجلسہ ثم رجع الیہ فہو احق بہ ۱۲ مسلم ۸۷ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس وجلسنا حولہ فقام فاراد الرجوع نزع نعلہ او بعض ما یکون علیہ فیعرف ذلک اصحابہ فیثبتون ۱۲ ابوداؤد ۸۸ لا یحل لرجل ان یفرق بین اثنین الا باذنہما ۱۲ ترمذی ۱۲

ادب[۸۹]:- جو شخص تم سے ملنے آوے تم کو چاہئیے کہ ذرا اپنی جگہ سے کھسک جاؤ، گو مجلس میں گنجائش ہو اس میں اس کا اکرام ہے۔ ادب[۹۰]:- نہ کسی کی پشت کی طرف بیٹھو، نہ کسی کی طرف پشت کر کے بیٹھو ادب[۹۱]:- جب مجلس میں جاؤ جہاں جگہ ملے بیٹھ جاؤ، یہ نہیں کہ تمام حلقے کو پھاند کر ممتاز جگہ پہنچو۔ ادب[۹۲]:- چھینکنا راحت بخش چیز ہے۔ بعد چھینکنے کے الحمد للہ کہے۔ سننے والا یرحمک اللہ کہے۔ پھر چھینکنے والا اس کو کہے یہدیکم اللہ ویصلح بالکم۔ ادب[۹۳]:- جب کسی کو کثرت سے چھینک آنا شروع ہوں پھر یرحمک اللہ کہنا ضرور نہیں۔ ادب[۹۴]:- جب چھینک آوے تو منہ پر کپڑا یا ہاتھ رکھ لے اور پست آواز سے چھینک لے ادب[۹۵]:- جمائی کو حتی الامکان روکنا چاہئے۔ اور اگر نہ رکے تو منہ ڈھانک لینا چاہئیے۔ ادب[۹۶]:- بہت زور سے مت ہنسو ادب[۹۷]:- مجلس میں ناک بھویں چڑھا کر مت بیٹھو۔ حاضرین سے ہنستے بولتے رہو۔ ان میں ملے جلے رہو جس قسم کی باتیں ہوں ان میں شریک رہو بشرطیکہ خلاف شرع کوئی بات نہ ہو۔

---

[۸۹] دخل رجل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو فی المسجد قاعد فتحرج لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الرجل یا رسول اللہ ان فی المکان لسعۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان للمسلم لحقا اذا راٰہ اخوہ ان یتزحزح لہ ۱۲ بیہقی [۹۰] عن حذیفۃ قال ملعون علی لسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم من قعد وسط الحلقۃ ۱۲ ترمذی [۹۱] عن جابر بن سمرۃ قال کنا اذا اتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلس احدنا حیث ینتہی ۱۲ ابوداؤد [۹۲] اذا عطس احدکم فلیقل الحمد للہ ولیقل لہ اخوہ او صاحبہ یرحمک اللہ فاذا قال لہ یرحمک اللہ فلیقل یہدیکم اللہ ویصلح بالکم ۱۲ بخاری [۹۳] قال لہ فی الثالثۃ انہ مزکوم ۱۲ ترمذی [۹۴] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا عطس غطی وجہہ بیدہ او ثوبہ وغض بہا صوتہ ۱۲ ترمذی [۹۵] فاذا تثاوب احدکم فلیردہ ما استطاع ۱۲ بخاری اذا تثاوب احدکم فلیمسک بیدہ علی فمہ ۱۲ مسلم [۹۶] انما کان یتبسم ۱۲ بخاری [۹۷] فکانوا یتحدثون فیاخذون فی امر الجاہلیۃ فیضحکون ویتبسم صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ مسلم ۱۲

آدابِ متفرقہ

ادب[98] مسلمان کے مسلمان پر یہ حقوق ہیں۔ جب ملے سلام کرو۔ پکارے تو جواب دو۔ دعوت کرے تو قبول کرو اور چھینکے تو یرحمک اللہ کہو۔ جب اس نے الحمد للہ کہا ہو۔ بیمار ہو جائے تو عیادت کرو۔ مرجائے تو اس کے جنازہ کے ہمراہ جاؤ اور جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی اس کے لئے پسند کرو۔ ادب[99] اپنے گھر جاکر گھر والوں کو سلام کرو ادب[100]: خط لکھ کر اس پر مٹی چھوڑ دیا کرو۔ ادب[101]: لکھتے لکھتے اگر کچھ مضمون سوچنے لگو قلم کان میں رکھ لیا کرو۔ اس سے مضمون خوب یاد آتا ہے ادب[102] اپنے چھوٹے بچوں سے پیار محبت کرنے میں بھی ثواب ہے، ادب[103]: دوسرے شخص کے کپڑے سے ہاتھ مت پوچھو، البتہ اگر اس کو ناگوار نہ ہو تو مضائقہ نہیں۔ مثلاً وہ تمہارا ہی دیا ہوا کپڑا پہن رہا ہے ایسی صورت میں غالباً اس کو ناگوار نہ ہوگا۔ ادب مجلس میں کسی کی طرف پاؤں مت پھیلاؤ۔ ادب[105] جس سے ملو کشادہ روئی

---

[98] للمسلم علی المسلم ست بالمعروف یسلم علیہ اذا لقیہ ویجیبہ اذا دعاہ ویشمتہ اذا عطس ویعودہ اذا مرض ویتبع جنازتہ اذا مات ویحب لہ ما یحب لنفسہ ۱۲ ترمذی اذا عطس احدکم فحمد اللہ فشمتوہ وان لم یحمد اللہ فلا تشمتوہ ۱۲ مسلم [99] یا بنی اذا دخلت علی اہلک فسلم یکون برکۃ علیک وعلی اہل بیتک ۱۲ ترمذی [100] فقلت ابی یقرئک السلام فقال علیک وعلی ابیک السلام ۱۲ ابو داؤد [101] اذا کتب احدکم کتابا فلیتربہ فانہ انجح للحاجۃ ۱۲ ترمذی [102] ضع القلم علی اذنک فانہ اذکر للمال ۱۲ ترمذی [103] قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحسن الی قولہ من لا یرحم لا یرحم ۱۲ متفق علیہ [104] نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یمسح الرجل یدہ بثوب من لم یکسہ ۱۲ ابو داؤد ۱۲ [105] ولم یر مقدما رکبتیہ بین یدی جلیس لہ ۱۲ ترمذی [106] ولا ابالی الا تبسم ۱۲ متفق علیہ

سے ملو۔ کہ تبسم مناسب ہے تا کہ وہ خوش ہو جاوے **ادب**[7]:۔ سب سے اچھا نام عبد اللہ اور عبد الرحمن ہے **ادب**[8]:۔ نہ ایسا نام رکھو جس سے فخر دعویٰ پایا جاوے نہ ایسا جس کے برے معنی ہوں **ادب**[9]:۔ بندۂ حسن، بندہ حسین وغیرہ نام مت رکھو **ادب**[10]:۔ زمانے کو برا مت کہو۔ کیونکہ زمانہ تو کچھ نہیں کر سکتا وہ بات نعوذ باللہ اللہ کی طرف پہنچتی ہے **ادب**[11]:۔ افواہی باتوں کی حکایت کرتے وقت اکثر کہا جاتا ہے کہ لوگ یوں کہتے ہیں اور سننے والا اس کو معتبر خبر جانتا ہے اس لئے اس کہنے سے ممانعت آئی ہے کہ لوگ یوں کہتے ہیں۔ غرض بلا سند بات نہ کہے۔ **ادب**[12]:۔ یوں نہ کہو کہ اگر خدا چاہے اور فلانا شخص چاہے یا یہ کہ اوپر خدا نیچے تم بلکہ یوں کہو کہ اگر خدا چاہے پھر فلانا چاہے **ادب**[13]:۔ فاسق و فجار کے لئے زیادہ تعظیمی الفاظ مت کہو۔ **ادب**[14]:۔ برا شعر تو برا ہی ہے مباح اشعار میں بھی اس قدر مشغولی بری ہے جس سے دین و دنیا کی ضروریات میں ہرج ہونے لگے اور اسی دھن ہو جاوے **ادب**[15]:۔ باتیں بہت تکلف سے چبا چبا کر مت کرو۔

---

[7] ان احب اسمائکم الی اللہ عبد اللہ و عبد الرحمن ۱۲ مسلم [8] عن زینب بنت ابی سلمة قالت سمیت برۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزکوا انفسکم اللہ اعلم باہل البر منکم سموہا زینب مسلم عن ابن عمر ان بنتا کانت لعمر یقال لہا عاصیة فسماہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمیلة ۱۲ مسلم [9] لا یقولن احدکم عبدی و امتی کلکم عبید اللہ و کل نسائکم اماء اللہ ۱۲ مسلم [10] لا یسب احدکم الدہر فان اللہ ہو الدہر ۱۲ مسلم [11] عن ابی مسعود الانصاری قال لابی عبد اللہ او قال ابو عبد اللہ لابی مسعود سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی زعموا قال سمعت رسول اللہ یقول بئس مطیة الرجل ۱۲ ابو داؤد [12] لا تقولوا ما شاء اللہ و شاء فلان ولکن قولوا ما شاء اللہ ثم شاء فلان ۱۲ ابو داؤد [13] لا تقولوا للمنافق سید فانہ ان یک سیدا فقد اسخطتم ربکم ۱۲ ابو داؤد [14] لان یمتلی جوف رجل قیحا یریہ خیر من ان یمتلی شعرا ۱۲ متفق علیہ [15] ہلک المتکلمون قالہا ثلاثا ۱۲ مسلم

نہ کلام میں زیادہ مبالغہ کرے۔ **ادب**:۔ اپنے وعظ پر خود عمل نہ کرنے کا بڑا وبال ہے **ادب** کلام میں توسط کا لحاظ رکھے۔ نہ اس قدر طول کرے کہ لوگ گھبرا جاویں نہ اس قدر اختصار کہ مطلب بھی سمجھ میں نہ آوے **ادب**:۔ جس طرح عورت کو احتیاط ضروری ہے کہ غیر مرد کے کان میں اس کی آواز نہ پڑے اسی طرح مرد کو احتیاط واجب ہے کہ خوش آوازی سے غیر عورتوں کے روبرو اشعار وغیرہ پڑھنے سے اجتناب رکھے کیونکہ رقیق القلب ہوتی ہیں ان کی خرابی کا اندیشہ ہے۔ **ادب**:۔ گانے بجانے کا شغل قلب کو خراب کر دیتا ہے کیونکہ نفوس میں خبث غالب ہے اور گانے بجانے سے کیفیت موجودہ کو حرکت و قوت ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ مقدمہ حرام کا حرام ہے۔

حفظ لسان

ادب:۔ مزن بے تامل بگفتار دم ✤ نکو گوئی گر دیر گوئی چہ غم

بعض اوقات سرسری طور پر ایسی بات منہ سے نکل جاتی ہے کہ جہنم میں لیجاتی ہے جب سوچکر بولوگے اس آفت سے محفوظ رہوگے۔ **ادب**:۔ گالیاں دینا فاسقوں کا کام ہے

سلا قال ہؤلاء خطباء امتک الذین یقولون مالا یفعلون ۱۲ ترمذی سکلہ لقد رأیت وامرت ان اتجوز فی القول فان الجواز ہو الخیر ۱۲ ابوداؤد سشلہ کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم حاد یقال لہ انجشہ وکان احسن الصوت فقال لہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم رویدک یا انجشہ لاتکسر القواریر قال قتادہ یعنی ضعفۃ النساء ۱۲ متفق علیہ سولہ الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء الزرع ۱۲ بیہقی قال ابن عمر کنت مع رسول اللہ صلعم فسمع صوت یراع فصنع مثل ما صنعت قال نافع وکنت اذ ذاک صغیرا ۱۲ احمد وابوداؤد سلا ۲ امسک علیک لسانک ۱۲ ترمذی وان العبد لیتکلم بالکلمۃ من سخط اللہ لا یلقی لہا بالا یہوی بہا فی جہنم ۱۲ بخاری سلا ۲ سباب المؤمن فسوق ۱۲ متفق علیہ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

ادب[۱۲۲]:- کسی کو فاسق، کافر، ملعون، خدا کا دشمن، بے ایمان مت کہو اگر وہ شخص ایسا نہ ہوگا تو یہ سب چیزیں لوٹ کر کہنے والے پر پڑیں گی۔ اسی طرح پر یہ کہنا کہ فلانے پر خدا کی مار، خدا کی پھٹکار، خدا کا غضب پڑے، یا دوزخ نصیب ہو، خواہ کسی آدمی کو کہا جاوے یا جانور کو یا کسی بے جان چیز کو۔ ادب[۱۲۳]:- اگر کوئی تم کو سخت کلمہ کہے اسی قدر تم بھی کہہ سکتے ہو۔ اور زیادتی کرنے میں پھر تم گنہگار ہو گے۔ ادب[۱۲۴] اکثر لوگ کہا کرتے ہیں کہ اللہ تعالی رحم فرمادے لوگوں میں بڑی غفلت ہے، گناہوں پر بڑی جرأت ہے۔ ونحو ذلک۔ اگر یہ بات تأسفًا و شفقتًا کہی جاوے مضائقہ نہیں اور اگر براہ خود پسندی و خود بینی کہا جاوے تو یہ اول اسی الزام کا مورد ہے جو اوروں پر عائد کر رہا ہے۔ ادب[۱۲۵]:- دو رویہ پن کبھی مت کرو۔ کہ جیسوں میں گئے ویسے ہی باتیں بنانے لگے بقول شخصے جمنا پر گئے جمنا داس، گنگا پر گئے گنگا داس۔ ادب[۱۲۶]:- چغلخوری ہرگز مت کرو۔ ادب[۱۲۷]:- سچ بولو۔ جھوٹ ہرگز مت بولو۔ البتہ دو شخصوں میں مصالحت کرانے کے لئے جھوٹ بولنے کا مضائقہ نہیں۔ ادب[۱۲۸]:- کسی کے

---

[۱۲۲] لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک ۱۲ البخاری من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذلک الا حار علیہ ۱۲ متفق علیہ لا تلاعنوا بلعنۃ اللہ ولا بغضب اللہ ولا بجہنم ۱۲ ترمذی عن ابن عباس ان رجلا نازعتہ الریح رداءہ فلعنہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلعنہا فانہا مامورۃ وانہ من لعن شیئا لیس لہ باہل رجعت اللعنۃ علیہ ۱۲ ترمذی [۱۲۳] المستبان ما قالا فعلی البادی مالم یعتد المظلوم ۱۲ مسلم [۱۲۴] اذا قال الرجل ہلک الناس فہو اہلکہم ۱۲ مسلم [۱۲۵] تجدون شر الناس یوم القیمۃ ذا الوجہین الذی یاتی ہؤلاء بوجہ وہؤلاء بوجہ ۱۲ متفق علیہ [۱۲۶] لا یدخل الجنۃ نمام ۱۲ مسلم [۱۲۷] علیکم بالصدق وایاکم والکذب ۱۲ متفق علیہ [۱۲۸] عن ابی بکرۃ قال اثنی رجل علی رجل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ویلک قطعت عنق اخیک ثلاثا من کان منکم مادحا لا محالۃ فلیقل احسب فلانا واللہ حسیبہ ان کان یری انہ کذلک ولا یزکی علی اللہ احدا ۱۲ متفق علیہ ۱۲

منہ پر خوشامد سے اس کی تعریف مت کرو۔ اسی طرح اگر غائبانہ بھی تعریف کرنا ہو تو اس میں مبالغہ اور یقینی دعویٰ مت کرو کیونکہ حقیقت حال تو اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے بلکہ یوں کہو کہ میرے علم میں فلاں شخص ایسا ہے اور یہ بھی اسوقت کہو جب اسکو اپنے علم میں ویسا سمجھتے بھی ہو ادب [۱۲۹]:۔ غیبت کبھی مت کرو اس سے علاوہ گناہ کے دنیوی طرح طرح کے فساد پیدا ہوتے ہیں اور حقیقت غیبت کی یہ ہے کہ کسی کی پیٹھ پیچھے اس کی ایسی بات کہنا کہ اگر وہ سنے تو اس کو ناگوار ہو اگرچہ وہ بات اس کے اندر موجود ہی ہو۔ اگر وہ بات اس میں نہیں ہے تو وہ غیبت سے بھی بڑھکر بہتان ہے۔ ادب [۱۳۰]:۔ اگر اتفاقاً غلبہ نفس وشیطان سے کوئی معصیت سرزد ہو جاوے تو اس کو گاتے مت پھرو۔ ادب [۱۳۱]:۔ بحث ومباحثہ میں کسی سے مت الجھو۔ جب دیکھو کہ مخاطب حق بات نہیں مانتا تو خاموش ہو جاؤ اور ناحق سخن پروری تو بہت ہی بری ہے۔ ادب [۱۳۲]:۔ محض لوگوں کے ہنسانے کیلئے جھوٹی باتیں بنانے کی عادت مت ڈالو۔ ادب [۱۳۳]:۔ جس کلام سے نہ کوئی دنیوی فائدہ ہو نہ دینی اس کو زبان سے مت نکالو۔ ادب [۱۳۴]:۔ اگر کسی

---

[۱۲۹] عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتدرون ما الغیبۃ قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ذکرک اخاک بما یکرہ قیل افرایت ان کان فی اخی ما اقول قال ان کان فیہ ما تقول فقد اغتبتہ وان لم یکن فیہ ما تقول فقد بہتہ ۱۲ مسلم [۱۳۰] ان من المجانۃ ان یعمل الرجل باللیل عملا ثم یصبح وقد سترہ اللہ فیقول یا فلان عملت البارحۃ کذا وکذا ۱۲ متفق علیہ [۱۳۱] من ترک الکذب وہو باطل بنی لہ فی ربض الجنۃ ومن ترک المراء وہو محق بنی لہ فی وسط الجنۃ ۱۲ ترمذی [۱۳۲] ویل لمن یحدث فیکذب لیضحک بہ القوم ویل لہ ویل لہ ۱۲ ترمذی [۱۳۳] من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ ۱۲ مالک [۱۳۴] من عیر اخاہ بذنب لم یمت حتی یعملہ ۱۲ ترمذی ۱۲

شخص سے کوئی خطا گناہ ہوجاوے اس کو دلسوزی سے نصیحت کرنا تو اچھی بات ہے مگر محض اس کی تحقیر کی غرض سے اس کو ملامت کرنا، عار دلانا بری بات ہے ڈرنا چاہیئے کہیں ناصح صاحب اسی بلا میں نہ مبتلا ہوجاویں ادب[۱۳۵]: غیبت جیسے زبان سے ہوتی ہے اسی طرح کسی کی نقل آتارنے سے بھی بلکہ یہ زیادہ قبیح ہے مثلاً آنکھ دبا کر دیکھنا، لنگڑا کر چلنا۔ ادب[۱۳۶]: زیادہ مت ہنسو اس سے دل مردہ ہوجاتا ہے۔ یعنی اس میں قساوت و غفلت آجاتی ہے۔ اور چہرے کی رونق جاتی رہتی ہے ادب[۱۳۷]:۔ جس شخص کی غیبت ہوگئی ہو اور اس سے کسی وجہ سے معاف کرانا دشوار ہو تو ہارے درجے اس کا علاج یہ ہے کہ اس شخص کے لئے اور اسکے ساتھ اپنے لئے استغفار کرتے رہو۔ اس طرح اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ۔

ادب[۱۳۸]:۔ جھوٹا وعدہ مت کرو حتیٰ کہ بچے کے بہلانے کو بھی جھوٹ مت کہو کہ تجھ کو مٹھائی دیں گے بسکٹ دیں گے۔ اگر کہو تو دینے کی نیت رکھو۔ ادب[۱۳۹]: کسی کا دل خوش کرنے کیلئے خوش طبعی کرنا مضائقہ نہیں مگر اس میں دو امر کا لحاظ رکھو۔ ایک یہ کہ جھوٹ نہ بولو۔ دوسرے یہ کہ اس شخص کا دل آزردہ مت کرو یعنی اگر وہ برا مانتا ہے تو ہنسی مت کرو۔ ادب[۱۴۰]:۔ حسب نسب یا

---

۱۳۵ ما احب انی حکیت احدا وان لی کذا وکذا ۱۲ ترمذی ۱۳۶ ایاک وکثرۃ الضحک فانہ یمیت القلب و یذہب بنور الوجہ ۱۲ بیہقی ۱۳۷ ان من کفارۃ الغیبۃ ان یستغفر لمن اغتبتہ یقول اللّٰھم اغفر لنا ولہ ۱۲ بیہقی ۱۳۸ اوفوا اذا وعدتم ۱۲ بیہقی اما انک لو لم تعطیہ شیئاً کتبت علیک کذبۃ ۱۲ ابوداؤد ۱۳۹ قالوا یا رسول اللہ انک تداعبنا قال انی لا اقول الا حقا ۱۲ ترمذی لا تمار اخاک ولا تمازحہ ۱۲ ترمذی ۱۴۰ ان اللہ اوحی الی ان تواضعوا حتی لا یفخر احد علی احد ۱۲ مسلم

اور کسی کمال پر شیخی مت بگھارو۔

حقوق و خدمتِ خلق

ادب[۱۴۱]:۔ ماں باپ کی خدمت کرو۔ گو وہ کافر ہی ہوں اور انکی اطاعت بھی کرو جبتک کہ خدا ورسول کے خلاف نہ کہیں ادب[۱۴۲]:۔ کسی کے ماں باپ کو برا کہنا جسکے جواب میں وہ اسکے ماں باپ کو بُرا کہے گویا خود اپنے ماں باپ کو برا کہنا ہے۔ ادب[۱۴۳] والدین کی خدمت کا یہ بھی تمتہ سمجھنا چاہیئے کہ بعد ان کے انتقال کے انکے ملنے والوں سے سلوک و احسان کیا جائے۔ ادب[۱۴۴] اعزہ و اقارب سے سلوک کرو اگرچہ وہ تم سے بدسلوکی کریں۔ ادب[۱۴۵]:۔ ادائے حقوق کیلئے اپنے سلسلۂ قرابت کی تحقیق کرلو۔ ادب[۱۴۶]:۔ خالہ کا حق بھی مثل ماں کے ہے ادب[۱۴۷]:۔ اگر ماں باپ ناخوش مرگئے ہوں تو ان کے لئے ہمیشہ دعا و استغفار کرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ ان کو رضامند کردیں گے۔ ادب[۱۴۸]:۔ چچا کا حق مثل باپ کے ہے۔ ادب[۱۴۹]:۔ بڑے بھائی کا حق مثل باپ کے ہے۔ ادب[۱۵۰]:۔ یوں تو اولاد کی پرورش کا ثواب ہی ہے

---

[۱۴۱] وصاحبهما فی الدنیا معروفا واتبع سبیل من اناب الی الآیۃ وعن اسماء بنت ابی بکر قالت قدمت علی امی وهی مشرکۃ فی عهد قریش فقلت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امی قدمت علی وهی راغبۃ افاصلها قال نعم صلیها متفق علیہ [۱۴۲] من الکبائر شتم الرجل والدیہ قالوا یارسول اللہ ہل یشتم الرجل والدیہ قال نعم یسب ابا الرجل فیسب اباہ ویسب امہ فیسب امہ ۱۲ مسلم [۱۴۳] ان من ابر البر صلۃ الرجل اہل ود ابیہ بعد ان یولی ۱۲ مسلم [۱۴۴] لیس الواصل بالمکافی ولکن الواصل الذی اذا قطعت رحمہ وصلها ۱۲ بخاری [۱۴۵] تعلموا من انسابکم ما تصلون بہ ارحامکم ۱۲ ترمذی [۱۴۶] قال وهل لک خالۃ قال نعم قال فبرها ۱۲ ترمذی [۱۴۷] ان العبد لیموت والداہ او احدهما وانہ لهما لعاق فلا یزال یدعو لهما ویستغفر لهما حتی یکتبہ اللہ بارا ۱۲ بیهقی [۱۴۸] عم الرجل صنو ابیہ ۱۲ متفق علیہ [۱۴۹] حق کبیر الاخوۃ علی صغیرهم حق الوالد علی ولدہ ۱۲ بیهقی [۱۵۰] من عال جاریتین حتی تبلغا جاء یوم القیمۃ انا وهو هکذا وضم اصابعہ ۱۲ مسلم

مگر لڑکیوں کی پرورش کی زیادہ فضیلت ہے **ادب ۱۵۱** جو کما کما کر بیواؤں، اور غریبوں کی خبر گیری کرے اس کو جہاد کے برابر ثواب ملتا ہے **ادب ۱۵۲** یتیم خواہ اپنا ہو یا غیر ہو اس کی کفالت سے سرکار نبوی کی معیت بہشت میں نصیب ہوگی۔ **ادب ۱۵۳** اولاد کا یہ بھی حق ہے کہ اسکو علم و لیاقت سکھلاؤ! **ادب ۱۵۴** پڑوسی کو کسی قسم کی تکلیف نہ دو بلکہ جس قدر ہو سکے اس کو نفع پہونچاؤ **ادب ۱۵۵** ایک دوسرے کی اس طرح ہمدردی کرو ؎

چو عضوے بدرد آورد روزگار ؛ دگر عضوہا را نماند قرار

ادب ۱۵۶:۔ حاجتمند کی کاربرآری میں حتی الامکان سعی کرو اگر خود استطاعت نہ ہو کسی سے سفارش ہی کرادو۔ بشرطیکہ جس شخص سے سفارش کرتے ہو اس کو کوئی ضرر یا تکلیف نہ ہو **ادب ۱۵۷**:۔ ظالم کی خیر خواہی اس طرح کرو کہ اس کو ظلم سے باز رکھو اور مظلوم کی نصرت تو بہت ہی ضروری ہے **ادب ۱۵۸** کسی کا عیب دیکھو تو اس کو پوشیدہ کرو۔ گاتے مت پھرو۔ **ادب ۱۵۹** کسی کو سختی تنگی میں مبتلا دیکھو تو حتی الامکان اس کی مدد کرو۔ **ادب ۱۶۰** کسی کو حقیر مت سمجھو۔ کسی کی جان و مال و آبرو کا نقصان

۱۵۱؎ الساعی علی الارملۃ والمسکین کالساعی فی سبیل اللہ ۱۲ متفق علیہ ۱۵۲؎ انا وکافل الیتیم لہ ولغیرہ فی الجنۃ ہکذا واشار بالسبابۃ والوسطی وفرج بینہما شیئاً ۱۲ بخاری ۱۵۳؎ مانحل والد ولدہ من نحل افضل من ادب حسن ۱۲ ترمذی ۱۵۴؎ مازال جبرئیل یوصینی بالجار حتی ظننت انہ سیورثہ ۱۲ متفق علیہ ۱۵۵؎ تری المؤمنین فی تراحمہم وتعا دہم وتعاطفہم کمثل الجسد اذا اشتکے عضوا تداعی لہ سائر الجسد بالسہر والحمی ۱۲ متفق علیہ ۱۵۶؎ اشفعوا فلتوجروا ۱۲ متفق علیہ ۱۵۷؎ انصر اخاک ظالماً او مظلوماً فقال رجل یا رسول اللہ انصرہ مظلوما فکیف انصرہ ظالما قال تمنعہ من الظلم فذلک نصرک ایاہ ۱۲ متفق علیہ ۱۵۸؎ من ستر مسلما سترہ اللہ یوم القیمۃ ۱۲ متفق علیہ ۱۵۹؎ من فرج عن مسلم کربۃ فرج اللہ عنہ کربۃ من کربات یوم القیمۃ ۱۲ متفق علیہ ۱۶۰؎ بحسب امرء من الشر ان یحقر اخاہ المسلم کل المسلم علی المسلم حرام دمہ ومالہ وعرضہ

مت گوارا کرو۔ ادب[۱۶۱]: کسی کو دکھ مت دو۔ ادب[۱۶۲]: جو بات اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی دوسرے کیلئے پسند کرو۔ ادب[۱۶۳]: جس جگہ صرف تین آدمی ہوں دو آدمی تیسرے سے علیحدہ ہو کر سرگوشی نہ کریں۔ وہ یہی سمجھے گا کہ میرے بارے میں کچھ کہتے سنتے ہونگے اس سے اس کو رنج ہوگا۔ اگر ایسی ہی کوئی ضروری بات کہنا ہے تو ایک اور شخص کو کہیں سے بلا لیں۔ یہ دونوں علیحدہ ہو جاویں، وہ دونوں علیحدہ۔ ادب[۱۶۴]: سب کی خیر خواہی کرو۔ ادب[۱۶۵]: مخلوق پر رحم و شفقت رکھو۔ ادب[۱۶۶]: چھوٹوں پر مہربانی بڑوں کی تعظیم کرو۔ خصوصًا بوڑھوں کی۔ ادب[۱۶۷]: اگر تمہارے روبرو کسی کی غیبت ہوتی ہو حتی الامکان اس سے روکو۔ اس کی طرف سے جواب دو۔ ادب[۱۶۸]: کسی میں کوئی عیب دیکھو بلطف و نرمی اس کو مطلع کردو ورنہ دوسرا شخص اس کو دیکھ کر رسوا کرے گا۔ ادب[۱۶۹]: اپنے دوستوں اور رفیقوں سے اچھی طرح پیش آؤ۔
ادب[۱۷۰]: ہر شخص کے رتبے کے موافق اس کی قدر و منزلت کرو سب کو ایک لکڑی مت ہانکو۔ ادب[۱۷۱]: بڑی سنگدلی کی بات ہے کہ تم پیٹ بھر کر بیٹھے رہو اور تمہارا پڑوسی بھوکا پڑا رہے ادب[۱۷۲]: غرض کی دوستی بالکل ہیچ ہے محض اللہ کے واسطے بے غرض دوستی و محبت رکھو

---

۱۶۱ واہل النار خمسة وذکر منہم رجل لا یصبح ولا یمسی الا یخادعک ۱۲ مسلم ۱۶۳ لا یؤمن احد حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ ۱۲ متفق علیہ ۱۶۴ اذا کنتم ثلثة فلا یتناجی اثنان دون الآخر حتی تختلطوا بالناس من اجل ان یحزنہ ۱۲ متفق علیہ ۱۶۴ الدین النصیحة ۱۲ متفق علیہ ۱۶۵ ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء ۱۲ ابوداؤد ۱۶۶ لیس منا من لم یرحم صغیرنا ومن لم یوقر کبیرنا ۱۲ ترمذی ما اکرم شاب شیخا من اجل سنہ الا قیض اللہ لہ من یکرمہ ۱۲ ترمذی ۱۶۷ من اغتیب عندہ اخوہ المسلم وہو یقدر علی نصرہ فنصرہ نصرہ اللہ فی الدنیا والآخرة ۱۲ شرح السنة ۱۶۸ ان احدکم مرآة اخیہ فان رای بہ اذی فلیمط عنہ ۱۲ ترمذی ۱۶۹ خیر الاصحاب عند اللہ خیرہم لصاحبہ ۱۲ ترمذی ۱۷۰ انزلوا الناس منازلہم ۱۲ ابوداؤد ۱۷۱ لیس المؤمن بالذی یشبع وجارہ جائع الی جنبہ ۱۲ بیہقی ۱۷۲ ان اللہ یقول یوم القیمة این المتحابون بجلالی الیوم اظلہم

ادب[۱۷۳]۔ جس شخص سے تم کو محبت ہو اس کو بھی خبر کر دو اس سے اس کو بھی محبت ہو جاتی ہے اور اس کا نام و نشان و نسب بھی دریافت کرلو اس سے محبت اور بڑھ جاتی ہے ادب[۱۷۴]۔ جس سے دوستی کرنا ہو اس کا دین و وضع و خیالات اول دریافت کرلو ورنہ اثر صحبت سے کہیں تم بھی نہ بگڑ جاؤ۔ ادب[۱۷۵]۔ اگر اتفاقاً کسی سے رنجش ہو جائے تو تین دن تک غصہ کر ختم کر دو، پھر اس سے مل جاؤ، اس سے زیادہ بول چال چھوڑ دینا گناہ ہے اور جو پہلے ملاقات کرے گا اس کو زیادہ ثواب ملے گا۔ ادب[۱۷۶]۔ کسی پر بدگمانی مت کرو، حرص و حرصی مت کرو۔ سب بھائی بن کر رہو۔ ادب[۱۷۷]۔ اگر دو شخصوں میں رنجش ہو جاوے تو اصلاح کر دیا کراؤ۔ ادب[۱۷۸]۔ اگر تم سے کوئی معذرت کرے اور معافی چاہے اس کا قصور معاف کر دو۔ ادب[۱۷۹]۔ جو کام کرو سوچ سمجھ کر انجام دیکر اطمینان سے کرو۔ جلدی میں اکثر کام بگڑ جاتے ہیں مگر ع

در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

---

[۱۷۳] اذا احب الرجل اخاہ فلیخبرہ انہ یحبہ ۱۲ ابوداؤد الرجل الرجل فلیسالہ عن اسمہ واسم ابیہ وممن ہو فانہ اوصل للمودۃ ۱۲ ترمذی [۱۷۴] المرء علی دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل ۱۲ احمد و ترمذی [۱۷۵] لایحل للرجل ان یہجر اخاہ فوق ثلث لیال یلتقیان فیعرض ہذا و یعرض ہذا وخیرہما الذی یبدأ بالسلام ۱۲ متفق علیہ ٭ [۱۷۶] ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تناجشوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تدابروا وکونوا عباد اللہ اخوانا وفی روایۃ ولا تنافسوا ۱۲ متفق علیہ [۱۷۷] الا اخبرکم افضل من درجۃ الصیام والصدقۃ والصلوۃ قال قلنا بلی قال اصلاح ذات البین ۱۲ ابوداؤد [۱۷۸] من اعتذر الی اخیہ فلم یعذرہ اولم یقبل عذرہ کان علیہ مثل خطیئۃ صاحب مکس ۱۲ بیہقی [۱۷۹] الاناۃ من اللہ والعجلۃ من الشیطان ۱۲ ترمذی خذ الامر بالتدبیر ۱۲ شرح السنۃ فی کل شئ خیر الا فی عمل الآخرۃ ۱۲ ابوداؤد

ادب[۱۸۰]: دانا اس کو سمجھو جو تجربہ کار ہو۔ ادب[۱۸۱]: ہر امر میں توسط ملحوظ رکھو ادب[۱۸۲] تم سے کوئی مشورہ لے وہی صلاح دو جسکو اپنے نزدیک بہتر سمجھتے ہو ادب[۱۸۳] کفایت اور انتظام سے خرچ کرنا گویا آدھی معاش ہے۔ لوگوں کی نظروں میں محبوب رہنا گویا نصف عقل ہے اور اچھی طرح کسی بات کا دریافت کرنا گویا نصف علم ہے ادب[۱۸۴] لوگوں سے نرمی و خوش خلقی سے پیش آؤ ادب[۱۸۵]: لوگوں سے ملنا اور ان کے کام آنا اور ان کی ایذا پر صبر و استقلال کرنا اس سے بہتر ہے کہ گوشۂ عافیت میں جان بچا کر بیٹھ رہے اور کسی کے کام نہ آوے البتہ اگر نفس کو بالکل برداشت نہ ہو تو لاچاری ہے۔ ادب[۱۸۶] غصے کو جہاں تک ہو سکے روکو ادب[۱۸۷]: تواضع سے رہو تکبر ہرگز مت کرو۔ ادب[۱۸۸]: لوگوں سے اپنا کہا سنا لیا دیا معاف کرا لو ورنہ قیامت میں بڑی مصیبت ہو گی۔ ادب[۱۸۹] دوسروں کو بھی نیک کام بتلاتے رہو، بری باتوں سے منع کرتے رہو۔ البتہ اگر بالکل قبول کرنے کی امید نہ ہو یا اندیشہ ہو کہ یہ ایذا پہنچائے گا تو سکوت جائز ہے مگر دل سے بری بات کو برا سمجھتے رہو

---

[۱۸۰] لا حکیم الا ذو تجربۃ ۱۲ ترمذی [۱۸۱] الاقتصاد جزء من خمس وعشرین جزء من النبوۃ ۱۲ ابوداؤد [۱۸۲] المستشار مؤتمن ۱۲ ترمذی [۱۸۳] الاقتصاد فی النفقۃ نصف المعیشۃ والتودد الی الناس نصف العقل وحسن السوال نصف العلم ۱۲ بیہقی [۱۸۴] علیک بالرفق ۱۲ مسلم البر حسن الخلق ۱۲ مسلم [۱۸۵] المسلم الذی یخالط الناس ویصبر علی اذاہم افضل من الذی لا یخالطہم ولا یصبر علی اذاہم ۱۲ ترمذی [۱۸۶] من کظم غیظا وہو یقدر علی ان ینفذہ دعاہ اللہ علی رؤس الخلائق یوم القیمۃ حتی یخیرہ فی ای الحور شاء ۱۲ ترمذی [۱۸۷] من تواضع للہ رفعہ اللہ ومن تجبر وضعہ اللہ ۱۲ بیہقی [۱۸۸] من کانت لہ مظلمۃ لاخیہ من عرضہ او شیء فلیتحللہ منہ الیوم قبل ان لا یکون دینار ولا درہم ۱۲ بخاری [۱۸۹] ائتمروا بالمعروف وتناہوا عن المنکر حتی اذا رأیت شحا مطاعا الی قولہ فعلیک بخاصۃ نفسک ودع امر العوام ۱۲ ترمذی

سلوک و مقامات

اس میں چند باب اور ایک فائدہ ہے **فائدہ جلیلہ** صحت طریقۂ اہل تصوف کے بیان میں اول تو اوپر کی تقریر سے اس طریق کی صحت معلوم ہو چکی ہے۔ مگر چونکہ اکثر خشک مزاج اس طریق سے انکار کیا کرتے ہیں اس لئے زیادت تقویت و تائید کے لئے بالاستقلال مختصراً مذکور ہوتا ہے قال[1] اللہ عز وجل ففھمنھا سلیمٰن۔ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولقد کان فیما قبلکم من الامم محدثون فان یک فی امتی احد فانہ عمر متفق علیہ و قال اللہ تعالیٰ وعلمناہ من لدنا علماء بعض عارفین کا قول ہے کہ جس کو علم باطن سے کچھ بھی حصہ میسر نہ ہوا سکے خاتمہ برا ہونے کا اندیشہ ہے اور ادنیٰ حصہ یہ ہے کہ اسکی تصدیق اور تسلیم کرتا ہو۔ منکر کی یہی کافی سزا ہے کہ وہ اس سے محروم ہے۔

با مدعی مگوئید اسرار عشق و مستی ❊ بگذار تا بمیرد در رنج خود پرستی

یہ خلاصہ ہے امام غزالی کے ارشاد کا و قال رسول[2] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس سمجھا دیا ہم نے وہ واقعہ سلیمان علیہ السلام کو اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق گذرے ہیں تم سے بیشتر امتوں میں صاحب الہام پس اگر ہے میری امت میں کوئی وہ عمرؓ ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور سکھلایا ہے ہم نے اپنے پاس سے ان کو علم ۱۲ [2] فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان یہ ہے کہ اللہ کی اس طرح عبادت کرو کہ گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو وہ تو تمہیں دیکھ ہی رہا ہے ۱۲

الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک۔ اس کو بعد ایمان و اسلام کے ارشاد فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ علاوہ عقائد ضروریہ و اعمال ظاہرہ کے کوئی اور چیز بھی ہے اس کا نام اس حدیث میں احسان آیا ہے اور اس کی حقیقت بیان فرمانے سے معلوم ہوا کہ وہ یہی طریق باطن ہے کیونکہ بدون اس طریق کے ایسی حضوری ہرگز میسر نہیں ہوتی اور لاکھوں معتبر آدمیوں کی شہادت موجود ہے جس کے غلط ہونے کا عقل کو احتمال نہیں ہو سکتا کہ ہم کو اہل باطن کے پاس بیٹھنے سے ایک نئی حالت اپنے باطن میں عقائد و فقہ کے علاوہ محسوس ہوتی ہے۔ جو پہلے نہ تھی اور جس حالت کا اثر یہ ہے کہ طاعت کی رغبت اور معاصی سے نفرت، عقائد کی پختگی روز افزوں ہے یہ بھی نہایت قوی دلیل ہے کہ طریق باطن بھی کوئی چیز ہے اس کے علاوہ بزرگوں کے کشف و کرامات اس درجہ منقول ہیں جن کی انتہا نہیں اگرچہ یہ کوئی قوی دلیل نہیں، مگر استقامت شرع کے ساتھ اگر خرق عادات ہوں تو صاحب خوارق کے کامل ہونے پر اطمینان بخش ضرور ہوتے ہیں۔ یہ خلاصہ ہے قاضی ثناء اللہ کے ارشاد کا۔ بہرحال ہمت کا مقتضا تو یہ ہے کہ صاحب ذوق بنو۔ اگر اتنی توفیق نہ ہو تو خدا کے لیے انکار تو نہ کرو۔

پہلا باب بیعت میں

عادۃ اللہ یوں ہی جاری ہے کہ کوئی کمال مقصود بدون استاد کے حاصل نہیں ہوتا تو جب اس راہ میں آنے کی توفیق ہو استاد طریق کو ضرور تلاش کرنا چاہیئے جس کے فیض تعلیم و برکت صحبت سے مقصود حقیقی تک پہنچے ؎

گر ہوائے این سفر داری دلا ۔۔۔ دامن رہبر بگیر و پس برآ

در ارادت باش صادق ایفرید ۔۔۔ تا بیابی گنج عرفان را کلید

بے رفیقی ہر کہ شد در راہ عشق ۔۔۔ عمر بگذشت و نشد آگاہ عشق!

چونکہ بدون علامت تلاش ممکن نہیں اس لئے اس مقام پر شیخ کامل کے شرائط و علامات مرقوم ہوتے ہیں۔ اول علم شریعت سے بقدر ضرورت واقف ہو خواہ تحصیل سے ہو یا صحبت علماء سے تا فساد عقائد و اعمال سے محفوظ رہے اور طالبین کو بھی محفوظ رکھ سکے ورنہ مصداق ازخویشتن گم است کرا رہبری کند کا ہوگا۔ دوم متقی ہو یعنی ارتکاب کبائر و اصرار علی الصغائر سے بچتا ہو سوم تارک دنیا راغب آخرت ہو، ظاہری باطنی طاعات پر مداومت رکھتا ہو، ورنہ طالب کے قلب پر برا اثر پڑے گا۔ چہارم۔ مریدوں کا خیال رکھے کہ کوئی امر ان سے خلاف شریعت و طریقت ہو جاوے تو انکو متنبہ کرے پنجم یہ کہ بزرگوں کی صحبت اٹھائی ہو ان سے فیوض و برکات حاصل کئے ہوں اور یہ ضرور نہیں کہ اس سے کرامات و خوارق بھی ظاہر ہوتے ہوں۔ نہ یہ ضرور ہے کہ تارک کسب ہو دنیا کا حریص و طامع نہ ہو۔ اتنا کافی ہے (از قول جمیل) اور باقی متعلقات اس کے

مثلاً آداب طالب وشیخ وحکم تعدد شیوخ وغیرہ مسائل جزئیہ میں بیان کئے جاویں گے۔

فائدہ:- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علاوہ بیعت اسلام وغزوہ وغیرہ کے مقامات سلوک کی بیعت بھی لی ہے کالنصح[1] لکل مسلم وان لا یخافوا فی اللہ لومۃ لائم وان لا یسئلوا الناس شیئا پس اس کے سنت ہونے میں کوئی شک نہیں۔ بعدہ بوجہ اشتباہ بیعت خلافت کے سلف نے صحبت پر اکتفا کیا تھا۔ پھر خرقہ کی رسم بجائے بیعت جاری ہوئی۔ جب وہ رسم خلفا میں نہ رہی صوفیہ نے اس سنت مردہ کو پھر زندہ کیا۔ (قول جمیل)

رہی ابتدا اس لقب صوفی کی سو خیر القرون میں تو صحابی، تابعی، تبع تابعی، امتیاز اہل حق کیلئے کافی القاب تھے۔ پھر خواص کو زیادہ عباد کہنے لگے پھر جب فتن وبدعات کا شیوع ہوا اور اہل زیغ بھی اپنے کو عباد وزہاد کہنے لگے۔ اس وقت اہل حق نے امتیاز کیلئے صوفی کا لقب اختیار کیا اور دوسری صدی کے اندر اس لقب کی شہرت ہوگئی۔ (قشیریہ)

---

[1] جیسے ہر مسلمان کے لئے خیر خواہی کرنا، اور اللہ کے حکم کے مقابلے میں کسی کی ملامت کا خوف وخیال نہ کرنا اور لوگوں سے کچھ نہ مانگنا۔

دوسرا باب ریاضت و مجاہدہ میں

اس میں دو رکن ہیں۔ اول مجاہدۂ اجمالی میں جاننا چاہیئے کہ اصول اس کے چار امور ہیں قلت انام، قلت طعام، قلت منام، قلت اختلاط مع الانام، ان سب امور میں مرتبۂ اوسط حسب تعلیم شیخ کامل ملحوظ رکھے۔ نہ اس قدر کثرت کرے جس سے غفلت و قساوت پیدا ہو۔ نہ اس قدر قلت کرے جس سے صحت و قوت زائل ہو جاوے خلاصہ[۱] یہ کہ نفس کے مطالبات دو قسم ہیں حقوق و حظوظ[۲]۔ حقوق وہ جس سے قوام بدن و بقائے حیات ہے یہ حظوظ جو اس سے زائد ہے۔ حقوق کو باقی اور حظوظ کو فانی کرے۔

فائدہ عظیمہ تامہ:۔ سالکان طریق نے حزن و غم کو اعلیٰ درجہ کا مجاہدہ قرار دیا ہے کہ اس سے نفس کو پستی و شکستگی حاصل ہوتی ہے جو کہ آثار عبودیت سے ہے اور یہ امر مشاہدہ سے معلوم ہوتا ہے۔ یہاں سے یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ سالک کو جو قبض پیش آجاتا ہے وہ علامت اس کے بعد و طرد کی نہیں کیا عجب اس کا تصفیہ و مجاہدہ مقصود ہو ہرگز اس کی شکایت نہ کرے۔ سر تسلیم خم کر کے اپنا کام کرتا رہے ؎

باغباں گر پنج روزے صحبت گل بایدش ✽ بر جفائے خار ہجراں صبر بلبل بایدش
اے دل اندر بند زلفش از پریشانی منال ✽ مرغ زیرک چوں بدام افتد تحمل بایدش

ابو علی دقاق فرماتے ہیں[۳]:۔ صاحب الحزن یقطع من طریق اللہ تعالیٰ ما لا یقطعہ من فقد حزنہ سنین البتہ فکر لایعنی قلب کا ستیاناس کر دیتی ہے۔

---

[۱] جواہر غیبی ۱۲ [۲] حدیث شریف میں ہے کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم متواصل الاحزان دائم الفکرۃ لیس لہ راحۃ ترمذی [۳] قشیریہ ۱۲

دوسرا رکن ریاضت تفصیلی میں۔ اس میں دو قسم ہیں۔ قسم اول اخلاق حمیدہ میں، اور وہ چند مقامات ہیں۔ توبہ، صبر، شکر، خوف، رجاء، زہد، توحید، توکل، محبت، شوق اخلاص وصدق، مراقبہ، محاسبہ، تفکر، ہر ایک مقام کو ایک فصل میں بیان کیا جاتا ہے مع اس کی دلیل اور ماہیت وطریق تحصیل کے یہ سب احیاء العلوم سے لیا گیا ہے اور جو مضمون دوسری جگہ کا ہے اس پر حاشیہ لکھ دیا ہے۔

فصل ۱ توبہ میں:۔ قال اللہ تعالیٰ یاایہا الذین آمنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا۔ الآیۃ وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یاایہا الناس توبوا الی اللہ الحدیث رواہ مسلم

ماہیت:۔ خطا کو یاد کرکے دل دکھ جانا اور اس کیلئے لازم ہے اس گناہ کا ترک کردینا اور آئندہ کو پختہ ارادہ رکھنا کہ اب نہ کرینگے۔ اور خواہش کے وقت نفس کو روکنا۔

طریق تحصیل۔ قرآن وحدیث میں جو وعیدیں گناہوں پر آتی ہیں ان کو یاد کرے اور سوچے۔ اس سے گناہ پر دل میں سوزش پیدا ہوگی۔ یہی توبہ ہے۔

احکام:۔ اگر نماز روزہ وغیرہ قضا ہوا ہو اس کی قضا کرے اگر بندوں کے حقوق ضائع ہوئے ہوں ان سے معاف کرائے یا ادا کرے۔

فصل ۲ صبر میں:۔ قال اللہ تعالیٰ یاایہا الذین آمنوا اصبروا الآیۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجبا لامر المؤمن ان امرہ کلہ خیر ولیس ذلک لاحد للمؤمن ان اصابتہ سراء شکر وان اصابتہ ضراء صبر فکان خیرا لہ۔ رواہ مسلم۔

۱؎ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو توبہ کرو۔ اللہ کیطرف توبہ خالص۔ اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو اللہ کی طرف سے توبہ کرو۔ ۱۲ ۲؎ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو! صبر کرو اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب ہے مومن پر کہ اسکی ہر بات بہتر ہے اور نہیں میسر ہے یہ کسی کو مگر مومن ہی کو اگر پہنچی اس کو خوشی صبر کیا۔ اور اگر پہنچی اس کو سختی صبر کیا پس اس کے لئے بہتر ہے۔ ۱۲

ماہیت:۔ انسان کے اندر دو قوتیں ہیں، ایک دین پر ابھارتی ہے دوسری ہوائے نفسانی پر، سو محرک دینی کو محرک ہوا پر غالب کر دینا صبر ہے۔

طریق تحصیل:۔ اس قوت ہوا کو ضعیف اور کمزور کرنا چاہیئے۔

فصل ۳ شکر میں:۔ قال اللہ تعالیٰ واشکروا لی۔ الآیۃ۔ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اصابتہ سراء شکر۔ رواہ مسلم وقد مر آنفا

ماہیت:۔ نعمت کو منعم حقیقی کی طرف سے سمجھنا اور اس سمجھنے سے دو باتیں ضرور پیدا ہوتی ہیں ایک منعم سے خوش ہونا، دوسرے اس کی خدمتگزاری و امتثال اوامر میں سرگرمی کرنا

طریق تحصیل:۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو سوچا کرے اور یاد کیا کرے۔

فصل ۴ رجا میں:۔ قال اللہ تعالیٰ لا تقنطوا من رحمۃ اللہ الآیۃ وقال رسول صلی اللہ علیہ وسلم الکافر ما عند اللہ من الرحمۃ ما قنط من جنتہ احد متفق علیہ

ماہیت:۔ محبوب چیزوں یعنی فضل و مغفرت و نعمت و جنت کے انتظار میں قلب کو راحت پیدا ہونا اور ان چیزوں کے حاصل کرنے کی تدبیر اور کوشش کرنا، سو جو شخص رحمت و جنت کا منتظر رہے مگر اس کے حاصل کرنیکے اسباب یعنی عمل صالح و توبہ وغیرہ کو اختیار نہ کرے اسکو مقام رجا حاصل نہیں وہ دھوکہ میں ہے جیسے کوئی شخص تخم پاشی نہ کرے۔ اور غلہ پیدا ہونے کا منتظر رہے صرف ہوس خام ہے

طریق تحصیل:۔ اللہ تعالیٰ کی وسعتِ رحمت اور عنایت کو یاد کیا کرے اور سوچا کرے

۱؎ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور شکر کرو میرا ۱۲ ۲؎ فرمایا اللہ تعالیٰ نے نا امید نہ ہو اللہ کی رحمت سے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کافر بھی اللہ کی رحمت کا حال جانے تو اس کی جنت سے نا امید نہ ہو۔

فصل ۵ خوف میں ۔ قال اللہ تعالیٰ واخشونِ الآیۃ۔ وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من خاف ادلج بلغ المنزل الا ان سلعۃ اللہ غالیۃ الا ان سلعۃ اللہ الجنۃ۔ رواہ الترمذی۔

ماہیت :۔ قلب کو دردناک ہونا ایسی چیز کے خیال میں جو ناگوار طبع ہو اور اس کے آئندہ واقع ہونے کا اندیشہ ہو۔ **طریق تحصیل** :۔ اللہ تعالیٰ کے قہر و عتاب کو یاد کیا کرے اور سوچا کرے

فصل ۶ زہد میں :۔ قال اللہ تعالیٰ لکیلا تاسوا علیٰ ما فاتکم ولا تفرحوا بما اٰتاکم وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اول صلاح ھذہ الامۃ الیقین والزھد واول فسادھا البخل والامل۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔

ماہیت :۔ کسی رغبت کی چیز کو چھوڑ کر اس سے بہتر چیز کی طرف مائل ہونا مثلاً دنیا کی رغبت علیحدہ کر کے آخرت کی طرف رغبت کرنا، **طریق تحصیل** :۔ دنیا کے عیوب اور مضرتوں اور فنا ہونے کو اور آخرت کے منافع اور بقا کو یاد کرے اور سوچے۔

فصل ۷ توحید میں :۔ یہاں توحید فعالی مراد ہے:۔ قال اللہ تعالیٰ واللہ خلقکم وما تعملون الآیۃ۔ وما تشاءون الا ان یشاء اللہ رب العلمین ۝ وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واعلم ان الامۃ لو اجتمعت علی ان ینفعوک بشیءٍ

---

۱ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور ڈرو مجھ سے اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو ڈرتا ہے رات ہی سے چلتا ہے اور جو رات سے ہی چلتا ہے منزل پر پہنچ جاتا ہے سن لو اللہ کا سودا گراں ہے آگاہ اللہ کا سودا جنت ہے۔ ۲ تاکہ نہ افسوس کرو فوت ہوئی چیز پر اور خوشی سے نہ اترا جاؤ اس پر جو تم کو دیا ہے اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے اول بہتری اس امت کی یقین ہے اور زہد اور اول بگاڑ اس امت کا بخل ہے اور طول امل ہے ۱۲ ۳ فرمایا اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تم کو اور سب عملوں کو اور فرمایا نہیں چاہتے ہو تم کسی چیز کو مگر یہ کہ اللہ چاہے اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے جان لو کہ اگر سب کے سب متفق ہو جاویں اس پر کہ تم کو کچھ نفع نہ پہنچا دیں گے مگر اسی چیز کا کہ اللہ نے لکھ دی ہے اور اگر سب کے سب متفق ہو جائیں کہ تم کو ضرر پہنچائیں گے ہرگز ضرر نہ پہنچا دیں گے مگر اسی چیز کا جو اللہ نے لکھ دی ہے۔

لو نیفعوك الا بشیٔ قد کتبہ الله لك ولو اجتمعوا علی ان یضروك بشیٔ لم یضروك بشیٔ قد کتبہ الله علیك. رواہ احمد والترمذی ☆

ماھیت:۔ یہ یقین کر لینا کہ بدون ارادۂ خداوندی کے کچھ نہیں ہو سکتا۔

طریق تحصیل:۔ مخلوق کی عجز اور خالق کی قدرت کو یاد کرے اور سوچا کرے

فصل ۸ توکل میں:۔ قال الله تعالیٰ وعلی الله فلیتوکل المؤمنون ۞ وقال رسول الله صلی الله علیہ وسلم واذا سألت فاسأل الله اذا استعنت فاستعن الله رواہ احمد والترمذی۔

ماھیت صرف وکیل یعنی کارساز پر قلب کا اعتماد کرنا طریق تحصیل اسکی عنایتوں اور وعدوں اور اپنی گذشتہ کامیابیوں کا یاد کرنا اور سوچنا۔

فصل ۹ محبت میں:۔ قال الله تعالیٰ یحبھم ویحبونہ الآیۃ وَقالَ رسول الله صلے الله علیہ وسلم من احب الله لقاءہ ومن کرہ لقاء الله کرہ الله لقائہ ومتفق علیہ۔

ماھیت:۔ طبیعت کا مائل ہونا ایسی چیز کی طرف جس سے لذت حاصل ہو، یعنی میلان اگر قوی ہو جاتا ہے اس کو عشق کہتے ہیں۔ طریق تحصیل دنیا کے علائق

سلہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور اللہ ہی پر چاہیئے کہ توکل کریں۔ ایمان والے اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور جب مانگو کچھ تو اللہ سے مانگو اور جب مدد چاہو تو اللہ سے مدد چاہو۔ سلہ از کتاب زرد

سلہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے دوست رکھتا ہے اللہ ان کو اور وہ دوست رکھتے ہیں اللہ کو اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو دوست رکھتا ہے اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اللہ اس کی ملاقات کو اور جو برا سمجھتا ہے اللہ کی ملاقات کو برا سمجھتا ہے اللہ اس کی ملاقات کو ۱۲ ☆ ☆ ☆ ☆

کو قطع کرے یعنی غیر اللہ کی محبت کو دل سے نکال لے۔ کیونکہ وہ محبتیں ایک دل میں جمع نہیں ہوتیں اور اللہ تعالیٰ کے کمالات واوصاف وانعام کو یاد کرے اور سوچے

فصل نمبر شوق میں:۔ قال[1] اللہ تعالیٰ من کان یرجوا لقاء اللہ فان اجل اللہ لآت الآیۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واسالک النظر الی وجھک والشوق الی لقائک۔ رواہ النسائی۔

ماھیت جس محبوب چیز کا من وجہ علم ہو اور من وجہ علم نہ ہو اسکو بکمالہ جاننے اور دیکھنے کی خواہش طبعی ہونا طریق تحصیل۔ محبت کا پیدا کر لینا کیونکہ محبت کیلئے شوق لازم ہے۔

فصل[2] انس میں:۔ قال[3] اللہ تعالیٰ ھو الذی انزل السکینۃ فی قلوب المؤمنین الآیۃ وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لایقعد قوم یذکرون اللہ الا حفتھم الملٰئکۃ وغشیتھم الرحمۃ ونزلت علیھم السکینۃ وذکرھم اللہ فیمن عندہ رواہ مسلم۔

ماھیت:۔ جو چیز من وجہ ظاہر ومعلوم ہو اور من وجہ مخفی ومجہول ہو اگر وجوہ مخفیہ

---

[1] اس میں اہل شوق کی تسلی ہے کذا قال ابو عثمان ۱۲ قشیریہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا امیدوار ہے تو اللہ کی مدت (یعنی موت) تو آنے ہی والی ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگتا ہوں تجھ سے زیارت تیری وجہ مبارک کی اور شوق تیری ملاقات کا ۱۲ [2] انس میں جملہ احوال ہے مقامات میں اس کا ذکر تبعاً آگیا کیونکہ یہ آثار محبت سے ہے ۱۲ [3] فرمایا اللہ تعالیٰ نے وہ اللہ ایسا ہے کہ اتارا تسکین اور اطمینان کو مومنین کے دلوں میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بیٹھتے ہیں لوگ کہ ذکر کرتے ہیں اللہ کا مگر گھیر لیتے ہیں ان کو ملائکہ رحمت اور ڈھانپ لیتی ہے ان کو رحمت خداوندی اور اترتی ہے ان پر تسکین اور اطمینان اور یاد کرتا ہے اللہ ان کو ان میں جو ان کے پاس ہیں یعنی ملائکہ کی جماعت میں ۱۲

پر نظر واقع ہو کر اس کے ادراک کی خواہش ہو اس کو شوق کہتے ہیں اور اگر وجوہ معلومہ پر نظر واقع ہو کر اس پر فرح و سرور ہو اسکو انس کہتے ہیں یہ فرحت کبھی یہاں تک غلبہ کرتی ہے کہ مطلوب کے صفات جلال پیش نظر نہیں رہتے اور اس وجہ سے اس کے اقوال و افعال میں کسی قدر بے تکلفی ہونے لگتی ہے اسکو انبساط اور ادلال کہتے ہیں۔ چونکہ یہ بھی آثار محبت سے ہے اسکی تحصیل کیلئے کوئی جداگانہ طریق نہیں ہے۔

فصل[۱] رضا میں:۔ قال اللہ تعالٰی[۲] رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ الآیۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سعادۃ ابن آدم رضاہ بما قضی اللہ لہ۔ رواہ احمد وترمذی۔

ماھیت:۔ حکم قضا پر[۳] اعتراض نہ کرنا، نہ زبان سے نہ دل سے۔ بعض اوقات اس کا یہاں تک غلبہ ہوتا ہے کہ تکلیف بھی محسوس نہیں ہوتی۔ یہ بھی آثار محبت سے ہے اس کی تحصیل کا جداگانہ طریق نہیں ہے۔

قد اختلف العراقیون والخراسانیون فی الرضا ہل ہو من الاحوال او من المقامات فاہل خراسان قالوا الرضا من جملۃ المقامات وہو نہایۃ التوکل ومعناہ المرکو دل انہ مما یتوصل الیہ العبد باکتسابہ واما العراقیون فانہم قالوا الرضا من جملۃ الاحوال ولیس ذلک کسبا للعبد بل ہو نازلۃ تحل بالقلب کسائر الاحوال ویمکن الجمع بین اللسانین فیقال بدایۃ الرضا مکتسبۃ للعبد وہی من المقامات ونہایتہ من جملۃ الاحوال ولیست مکتسبۃ ۱۲ قشیریہ [۲] راضی ہوا اللہ ان سے اور وہ اللہ سے اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے آدمی کی سعادت سے ہے راضی رہنا اور اس پر جو اس کیلئے اللہ نے مقرر کر دیا ۱۲ [۳] عن ابی علی الدقاق یقول لیس الرضا ان لا تحس بالبلاء انما الرضا ان لا تعترض علی الحکم والقضاء ۱۲ قشیریہ ۱۲

* * * * * * *

فصل ۶۲ نیت و ارادہ میں:- قال اللہ تعالیٰ ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداوۃ والعشی یریدون وجھہ وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیات۔ متفق علیہ۔

ماہیت:- دل کا ابھرنا ایسی چیز کی طرف جس کو اپنی غرض اور نفع کے موافق سمجھتا ہے۔ طریق تحصیل اس چیز کی مثلاً عمل صالح و سلوک طریق آخرت کے منافع و مصالح کی معرفت حاصل کرکے ان میں غور کرے دل کو حرکت پیدا ہوگی

فصل ۶۳ اخلاص میں:- قال اللہ تعالیٰ وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین حنفاء الآیۃ وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا صلے فی العلانیۃ وصلے فی السر فاحسن قال اللہ تعالیٰ ھذا عبدی حقا رواہ ابن ماجۃ۔

ماہیت:- اپنی طاعت میں صرف اللہ کے تقرب و رضا کا قصد رکھنا اور مخلوق کی خوشنودی و رضامندی یا اپنی کسی نفسانی خواہش کے قصد کو نہ ملنے دینا۔

طریق تحصیل:- معالجہ ریا میں معلوم ہوگا کیونکہ ریا کو دفع کرنا عین اخلاص کا حاصل کرنا ہے۔

لہ اور مت دُتکار و اے محمد اُن کو جو پکارتے رہتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام (یعنی ہر وقت) چاہتے ہیں خاص ذات باری تعالیٰ کو اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اعمال کا اعتبار تو نیت سے ہے ۱۲۔ سلہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور نہیں حکم ہوا ان کو مگر اس کا کہ عبادت کریں اللہ تعالیٰ کی خالص کرنے والے ہوں اس کے واسطے دین کو اور طرف سے پھرے ہوئے ہوں اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب آدمی سب کے سامنے بھی نماز اچھی طرح پڑھتا ہے اور تنہائی میں بھی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرا بندہ ہے ٹھیک ۱۲۔

فصل[۱۵] صدق میں:۔ مراد اس سے خالص صدق ہے یعنی مقامات میں صادق ہونا۔ قال اللہ تعالیٰ انما المؤمنون الذین اٰمنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ اولٰئک ھم الصّٰدقون ہ وعن عائشۃ قالت مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بابی بکر وھو یلعن بعض رقیقہ فالتفت الیہ فقال لعانین وصدیقین کلا ورب الکعبۃ فاعتق ابوبکر یومئذ بعض رقیقہ ثم جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا اعود۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔

ماھیت:۔ جس مقام کو حاصل کرے کمال کو پہنچا دے اس میں کسر نہ رہے۔

طریق تحصیل:۔ ہمیشہ نگران رہے اگر کچھ کمی ہو جاوے تو اس کا تدارک کرے۔ اسی طرح چند روز میں کمال حاصل ہو جاوے گا۔

فصل[۱۶] مراقبے میں:۔ قال اللہ تعالیٰ ان اللہ کان علیٰ کل شئی رقیبا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک رواہ مسلم۔ وقال علیہ السلام احفظ اللہ تجدہ تجاھک رواہ احمد والترمذی۔

---

[۱] فرمایا اللہ تعالیٰ نے مومن تو وہی ہیں جو ایمان لائے اللہ پر اور اس کے رسول پر پھر کچھ تردد نہیں کیا اور جہاد کیا اپنی جان مال سے اللہ کی راہ میں یہی لوگ ہیں پورے سچے اور حضرت عائشہ رضہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام کا گذر حضرت ابوبکر پر ہوا۔ اور وہ اپنے ایک غلام لعنت کر رہے تھے آپ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا لعنت کرنے والے اور پھر صدیق، پھر ابوبکر رضہ نے کہا اب ایسا نہ کروں گا ۱۲ [۲] از کاتب الحروف [۳] فرمایا اللہ تعالیٰ نے بیشک اللہ ہے ہر چیز کا نگہبان اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان یہ ہے کہ اللہ کی ایسی عبادت کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو۔ اور اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھ ہی رہا ہے۔ اور فرمایا اللہ کا دھیان رکھو پاؤ گے اپنے مقابل ۱۲

ماہیت: دل سے دھیان رکھنا اس شخص کا جو اس کا دیکھ بھال کر رہا ہے۔
طریق تحصیل یہ جاننے کہ اللہ تعالیٰ میرے ظاہر اور باطن پر مطلع ہے اور کوئی بات کسی وقت اس سے پوشیدہ نہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی عظمت و قدرت و جلال اور اس کے عذاب و عقوبت کو بھی یاد کرے اور اس کی مواظبت سے وہ دھیان بندھنے لگے گا کہ پھر کوئی کام خلاف مرضی اللہ تعالیٰ کے اس سے نہ ہوگا۔

فصل ۲ فکر میں:۔ قال اللہ تعالیٰ ویضرب اللہ الامثال للناس لعلھم یتفکرون ٥ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فآثروا ما یبقٰی علٰی ما یفنٰی رواہ احمد۔ **ماہیت:**۔ دو معلوم چیزوں کا ذہن میں حاضر کرنا جس سے تیسری بات ذہن میں آجاوے۔ مثلاً ایک بات یہ جانتا ہے کہ آخرت باقی ہے۔ دوسری یہ بات جانتا ہے کہ باقی قابل ترجیح کے ہے ان دونوں سے تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ آخرت قابل ترجیح کے ہے۔ ان دونوں چیزوں کا حاضر فی الذہن کرنا یہی تحصیل کا طریق ہے۔ ان مقامات مذکورہ کی تصحیح سے اور مقامات بھی درست ہو جاتے ہیں۔ تقویٰ، ورع، قناعت، یقین، عبودیت، استقامت، حیا، حریت، فتوت، خلق، ادب، معرفت جن کا ذکر ان نصوص میں ہے۔ اتقوا اللہ من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ القناعۃ کنز لا یفنٰی وبالاخرۃ ھم یوقنون ٥ واعبد ربک حتٰی یاتیک الیقین

۱؎ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور بیان کرتا ہے اللہ لوگوں کیلئے مثالیں شاید کچھ سوچیں (فکر کریں) اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بس اختیار کرو باقی چیز کو فانی پر۔ ۱۲

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا الآیۃ۔ اِسْتَحْیُوْا مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِہِمْ وَلَوْ کَانَ بِہِمْ خَصَاصَۃٌ۔ قولُوا علیہ السلام یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ۔ قشیریہ، چونکہ یہ ترتیب بہت ظاہر ہے اس لئے ہم نے تفصیل کو موجب تطویل سمجھا۔

دوسری قسم اخلاق ذمیمہ میں

اور وہ چند چیزیں ہیں۔ شہوت، آفات لسان، غضب، حقد، حسد، حب دنیا، بخل حرص، حب جاہ، ریا، عجب، غرور، ان چیزوں کا زائل کرنا سالک کو ضرور ہے ان کو بھی چند فصلوں میں ذکر کرتے ہیں۔ مثل قسم اول کے یہ بھی احیا سے منقول ہے۔

فصل شہوت میں:۔ قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ وَیُرِیْدُ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الشَّھَوٰتِ اَنْ تَمِیْلُوْا مَیْلًا عَظِیْمًا۔ **ماہیت:۔** ظاہر ہے معالجہ مجاہدہ کرنا چاہیئے مجاہدہ کا طریق باب دوم میں معلوم ہوچکا ہے۔ **فصل۔ آفات لسان میں** قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْہِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ الآیۃ۔ وَقَالَ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مَنْ صَمَتَ نَجَا۔ رواہ احمد والترمذی یہ بہت سی آفتیں ہیں۔ فضول باتیں کرنا، خلاف شرع باتیں کرنا، بحث ومباحثہ ناحق کا تکرار لڑائی کرنا، کلام میں بناوٹ وتکلف کرنا، گالی گلوچ کرنا، کسی پر لعنت کرنا، گانا بجانا، دل لگی

سلہ اور چاہتے ہیں وہ لوگ کہ پیروی کرتے ہیں۔ خواہشوں کی حق سے پھر جاؤ، تم بہت پھرنا ۱۲
سلہ نہیں بولتا ہے کچھ بات مگر نزدیک اس کے نگہبان ہے تیار ۱۲

کرنا، جس سے دوسرے کو ایذا پہنچے۔ یا اس میں زیادہ مشغولی کرنا، کسی کا راز ظاہر کرنا، جھوٹا وعدہ کرنا، جھوٹ بولنا یا جھوٹی قسم کھانا یا جھوٹی گواہی دینا، غیبت کرنا، چغلخوری کرنا، دونوں طرف جاکر دو رو یا باتیں بنانا، کسی کی زیادہ تعریف کرنا، ذات، صفات الٰہی میں محض اٹکل پچو گفتگو کرنا، علما سے فضول باتیں پوچھنا،

معالجہ:۔ جو بات کہنا ہو تھوڑی دیر پہلے تامل کرلے کہ اس سے اللہ تعالیٰ جو کہ سمیع بصیر ہیں ناخوش تو نہ ہونگے۔ انشاءاللہ کوئی بات گناہ کی منہ سے نہ نکلے گی۔

فصل غضب میں:۔ قَالَ اللّٰهُ تعالیٰ اِذْ جَعَلَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِیْ قُلُوْبِہِمُ الْحَمِیَّۃَ حَمِیَّۃَ الْجَاھِلِیَّۃِ الآیہ۔ وَقَالَ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تغضب رواہ البخاری

ماہیت:۔ جوش مارنا خون قلب کا بدلہ لینے کیلئے۔

معالجہ:۔ یہ یاد کرے کہ اللہ تعالیٰ کی مجھ پر زیادہ قدرت ہے اور میں اسکی نافرمانی بھی کیا کرتا ہوں۔ اگر وہ بھی مجھ سے یہی معاملہ کریں۔ تو کیا ہو اور یہ سوچے کہ بدون ارادہ خداوندی کے کچھ واقع نہیں ہوتا، سو میں کیا چیز ہوں کہ مشیت الٰہی میں مزاحمت کروں اور زبان سے اعوذ باللہ پڑھے۔ اور اگر کھڑا ہو بیٹھ جاوے تو اس شخص سے علیحدہ ہوجاوے یا اس کو علیحدہ کردے۔

فصل حقد میں:۔ قَالَ اللّٰهُ تعالیٰ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ

ـه قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا احدکم فلیتوضأ رواہ ابوداؤد وقال علیہ السلام اذا غضب احدکم وھو قائم فلیجلس فان ذہب عنہ الغضب و الا فلیضطجع رواہ احمد والترمذی ۱۲ ـه جب کیا ان لوگوں نے کہ کافر ہوئے اپنے دلوں میں کدکد جاہلیت کی اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے غصہ مت کرو ۱۲ ـه اختیار کرو معاف کردینے کو اور حکم کرو اچھی بات کا اور منہ موڑلو جاہلوں سے اور فرمایا رسول علیہ السلام نے آپس میں بغض نہ رکھو۔

عَنِ الجَاهِلِیْنَ الآیۃ وَقَال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لَا تَغْضَبُوْا متفق علیہ۔ **ماہیت**:۔ جب غصے میں بدلہ لینے کی قدرت نہیں ہوتی تو اس کے ضبط کرنے سے اس شخص کی طرف سے دل پر ایک قسم کی گرانی ہو جاتی ہے اس کو حقد یعنی کینہ کہتے ہیں۔ **معالجہ**:۔ اس شخص کا قصور معاف کر کے اس سے میل جول شروع کرے گو بتکلف سہی۔ چند روز میں کینہ دل سے نکل جاویگا

فصل حسد میں:۔ قال اللہ تعالیٰ ومن شر حاسد اذا حسد[1]۔ وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تحاسدوا۔ رواہ البخاری[2]۔

ماہیت:۔ کسی شخص کی اچھی حالت کا ناگوار گذرنا اور یہ آرزو کرنا کہ یہ اچھی حالت اسکی زائل ہو جاوے۔ **معالجہ**:۔ گو بتکلف ہی سہی اس شخص کی خوب تعریف کیا کرو۔ اور اس کے ساتھ خوب احسان سلوک تواضع سے پیش آؤ۔ ان معاملات سے اس شخص کے قلب میں تمہاری محبت پیدا ہوگی اور حسد جاتا رہے گا۔

فصل حب دنیا میں:۔ قال اللہ تعالیٰ وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور[3] الآیۃ وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الدنیا سجن المومن وجنۃ الکافر۔ رواہ مسلم[4]۔ **ماہیت** دنیا جس چیز میں فی الحال حظ نفس ہو اور آخرت میں اس کا کوئی نیک ثمرہ مرتب نہ ہو وہ دنیا ہے۔ **معالجہ**:۔ موت کو کثرت سے یاد کرے اور مدتوں کیلئے منصوبے اور سامان نہ کرے۔

---

[1] از کاتب الحروف ۱۲ [1] اور پناہ مانگتا ہوں میں حاسد کے شر سے جب حسد کرے [2] اور فرمایا رسول علیہ السلام نے آپس میں حسد نہ کرو۔ ۱۲ [3] اور نہیں ہے زندگانی مگر دھوکے کی ٹٹی [4] اور فرمایا رسول علیہ السلام نے دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت ۱۲۔

فصل بخل میں:۔ قال اللہ تعالیٰ وَمَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِہٖ وَ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ السلام والبخیل بعیدٌ من اللہ بعیدٌ من الجنۃ بعید من الناس قریب من النار۔ رواہ الترمذی **ماہیت** جس چیز کا خرچ کرنا شرعاً یا مروتاً ضروری ہو اس میں تنگدلی کرنا۔ **معالجہ:۔** مال کی محبت کو دل سے نکالے اور حب مال کے نکالنے کا وہی طریق ہے جو معالجہ حب دنیا میں مذکور ہوا

فصل حرص میں:۔ قال اللہ تعالیٰ وَلَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْکَ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِہٖ اَزْوَاجًا مِّنْھُمْ زَھْرَۃَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا الاٰیۃ۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وسلم یھرم ابن اٰدم ویشب منہ اثنان الحرص علی المال والحرص علی العمر۔ متفق علیہ۔

ماہیت:۔ قلب کا مشغول ہونا مال وغیرہ کے ساتھ۔ **معالجہ** خرچ گھٹاوے تاکہ بہت زیادہ آمدنی کی فکر نہ ہو۔ اور آئندہ کی فکر نہ کرے کہ کیا ہوگا۔ اور یہ سوچے کہ حریص و طامع ہمیشہ ذلیل وخوار رہتا ہے۔ **فصل حب جاہ میں:۔** قَالَ اللہ تعالیٰ تِلْکَ الدَّارُ الاٰخِرَۃُ نَجْعَلُھَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ الاٰیۃ وَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسلم مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَا فِی

ف جو بخل کرتا ہے وہ نہیں بخل کرتا مگر اپنے آپ سے اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کنجوس دور ہے اللہ سے دور ہے جنت سے دور ہے لوگوں سے قریب ہے دوزخ سے ۱۲ ملسہ ہرگز نہ بڑھاؤ اپنی آنکھیں اس چیز کی طرف جس سے ہم نے نفع دیا ان کافروں کے مختلف گروہوں کو آرائش زندگانی دنیا کی اور فرمایا رسول اللہ علیہ السلام نے آدمی بوڑھا ہوتا رہتا ہے اور اسکی دو چیزیں بڑھتی رہتی ہیں۔ حرص کرنا مال پر اور حرص کرنا عمر پر ۱۲ سے اور وہ جو دار آخرت ہے کرینگے ہم اس کو ان ہی لوگوں کیلئے نہیں چاہتے ہیں زمین میں اپنی بڑائی اور نہ دھم مچانا اور انجام کار ہے متقیوں ہی کیلئے اور فرمایا رسول علیہ السلام نے

غنم بافسد لہا من حرص المرءِ علی المال والشرف لدینہ رواہ الترمذی

ماہیت:۔ لوگوں کے دلوں کا مسخر ہو جانا جس سے وہ لوگ اس کی تعظیم و اطاعت کریں۔ معالجہ یوں سوچے کہ جو لوگ میری تعظیم و اطاعت کر رہے ہیں نہ یہ رہیں گے نہ میں رہوں گا پھر ایسی موہوم و فانی چیز پر خوش ہونا نادانی ہے۔ اور دوسرا علاج یہ ہے کہ کوئی ایسا کام کرے کہ شرع کے خلاف تو نہ ہو مگر عرفاً اس شخص کی شان کے خلاف ہو، اس سے لوگوں کی نظر میں ذلیل ہو جاوے گا۔ مگر مقتدا کو ایسا کام کرنا زیبا نہیں دین میں فتور پڑے گا۔

فصل ریا میں:۔ قال اللہ تعالیٰ یُرَاءُوْنَ النَّاسَ الآیۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یسیر الریاء شرک رواہ ابن ماجۃ۔

ماہیت:۔ اللہ تعالیٰ کی طاعت میں یہ قصد کرنا کہ لوگوں کی نظر میں میری قدر ہو جائے۔ معالجہ:۔ حب جاہ کو دل سے نکالے کیونکہ ریاء اسی کا شعبہ ہے اور عبادت پوشیدہ کیا کرے یعنی جو عبادت کہ جماعت سے نہیں ہے اور جس عبادت کا اظہار ضرور ہے اسکے لئے ازالۂ حب جاہ کافی ہے۔ ایک طریق معالجہ کا حضرت سیدی مرشدی مولائی الحاج حافظ محمد امداد اللہ دامت برکاتہم کا ارشاد فرمودہ ہے وہ یہ کہ جس عبادت میں ریاء ہو اس کو خوب کثرت سے کرے پھر نہ کوئی التفات کریگا نہ اس کو یہ خیال رہے گا وہ چند روز میں ریاء سے عادت پھر عادت سے عبادت اور اخلاص بن جاوے گی۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۵) دو بھوکے بھیڑیے کہ بکریوں کے گلے میں چھوڑ دیئے جائیں اس گلے کو اتنا تباہ نہیں کرتے جتنا آدمی کی حرص مال پر اور جاہ پر اس کے دین کو تباہ کردیتی ہے ۱۲ حاشیہ صفحہ ہذا ۱؎ دکھاتے ہیں وہ لوگوں کو اور فرمایا رسول علیہ السلام نے بتحقیق تھوڑی ریا بھی شرک ہے ۱۲

فصل تکبر میں:۔ قال اللہ تعالیٰ إن اللہ لا یحب المستکبرین وَ قَالَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ احد فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من کبر رواہ مسلم۔ **ماہیت:۔** اپنے کو صفات کمال میں دوسرے سے بڑھکر سمجھنا، **معالجہ**[1]:۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت کو یاد کرے اس کے مقابلہ میں اپنے کمالات کو ہیچ پائیگا اور جس شخص سے اپنے کو بڑا سمجھتا ہے اس کے ساتھ تعظیم و تواضع سے پیش آوے یہاں تک کہ اس کا[2] خوگر ہوجاوے۔

فصل عجب میں:۔ قال اللہ تعالیٰ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ الآیۃ۔ وَقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واما المہلکات فھوًی متبع وشح مطاع واعجاب المرء بنفسہ وھی اشدھن۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان **ماھیت:۔** اپنے کمال کو اپنی طرف نسبت کرنا اور اس کا خوف نہ ہونا کہ شاید سلب ہو جاوے۔ **معالجہ:۔** اس کمال کو عطائے خداوندی سمجھے اور اس کی استغنائے قدرت کو یاد کرکے ڈرے کہ شاید سلب ہوجائے۔

فصل غرور میں:۔ قَالَ اللہ تعالیٰ وَلَا یغرنکم[3] باللہِ الغرور الآیۃ وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم التجافی عن دار الغرور رواہ البیھقی فی شعب الایمان۔ **ماھیت:۔** جو اعتقاد خواہش نفسانی کے موافق ہو اور اسکی طرف طبیعت مائل ہو کسی شبہ اور شیطان کے دھوکے کے سبب

---

[1] کاتب الحروف ۱۲ [2] جبکہ بھلا معلوم ہوا تم کو تمھارا زیادہ ہونا اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے رہے مہلکات سو وہ خواہش ہے جسکی پیروی کی جائے اور بخل ہے جس کے موافق عمل درآمد ہو اور اچھا سمجھنا آدمی کا اپنے آپ اور یہ ان سب سے بڑھکر ہے ۱۲ [3] اور نہ دھوکا دے تمکو اللہ کی باتوں میں شیطان اور فرمایا رسول علیہ السلام نے الگ رہو دھوکے کی ہٹی یعنے دنیا سے ۱۲

اس پر نفس کو اطمینان حاصل ہونا۔ معالجہ:۔ ہمیشہ اپنے اعمال واحوال کو قرآن و حدیث وبزرگان دین کے اقوال وافعال سے ملاتا رہے ان رزائل کے ازالہ سے باقی رزائل سب دفع ہوجاویں گے۔ چنانچہ ظاہر ہے ان اوصاف حمیدہ وذمیمہ کو کسی بزرگ نے دو رباعیوں[1] میں اختصار واجمال کے ساتھ جمع فرمایا ہے وہ رباعیاں قابل یاد رکھنے کے بلکہ وظیفہ بنانے کے ہیں۔

رباعی

خواہی کہ شوی بمنزل قرب عظیم ۔۔۔ نہ چیز بنفس خویش فرما تعلیم

صبر وشکر وقناعت وعلم ویقین ۔۔۔ تفویض وتوکل ورضا وتسلیم

رباعی

خواہی کہ شود دل تو چون آئینہ ۔۔۔ دہ چیز برون کن از درون سینہ

حرص وامل وغضب ودروغ وغیبت ۔۔۔ بخل وحسد وریا وکبر وکینہ

فصل:۔ جاننا چاہیئے کہ مقام مراقبہ کے متعلق دو چیزیں اور ہیں۔ ایک مشارطہ کہ مراقبے سے پہلے ہے۔ دوسرے محاسبہ۔ جو مراقبے کے بعد ہے۔ مشارطت یہ کہ روزانہ صبح کو اٹھ کر تھوڑی دیر تنہائی میں بیٹھ کر اپنے نفس کو خوب فہمائش کرے کہ دیکھو فلاں فلاں کام کیجیو، فلاں فلاں مت کیجیو، اس کے بعد مراقبہ یعنی نگہداشت اس معاہدہ کی رکھنا چاہیئے جب دن ختم ہو پھر سوتے وقت محاسبہ کرے یعنی صبح سے شام تک۔ جو اعمال کئے ہیں ان کو تفصیلاً یاد کرے جو نیک کام کئے ہوں ان پر شکر الٰہی بجالائے۔ جو برے کام کئے ہوں یا نیک کاموں میں کوئی آمیزش ہوگئی ہو اس پر نفس کو ملامت وزجر وتوبیخ کرے اور اگر خالی زجر وتوبیخ کافی نہ ہو تو کچھ مناسب سزا بھی تجویز کرکے عملدرآمد کرے قال اللہ تعالیٰ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ[1] (از احیاء العلوم)

---

[1] چاہئے کہ دیکھ بھال لے۔ ہر شخص کیا چیز آگے بھیجی ہے کل (قیامت) کے لئے ۱۲

تیسرا باب مسائل فرعیہ میں

اس باب میں بعض بعض ضروری مسائل بیان کئے جاتے ہیں۔ چند فصلوں میں
فصل بعد وصول کے مردود نہیں ہوتا۔ جو مردود ہوا وصول سے پہلے ہوا۔ **فصل**۔ اولیائ
کو عبادت میں دوسروں سے زیادہ ثواب ملتا ہے۔ کیونکہ عبودیت و اخلاص زیادہ ہوتا
ہے۔ **فصل**:۔ خرق عادت کئی قسم پر ہے ایک قسم کشف ہے وہ دو طرح ہے۔ کشف
کونی، کشفِ الٰہی۔ کشف کونی یہ کہ بعد مکانی یا زمانی اس کیلئے حجاب نہ رہے کسی چیز کا
حال معلوم ہو جائے۔ کشفِ الٰہی یہ کہ علوم و اسرار و معارف متعلق سلوک کے یا متعلق
ذات صفات کے اس کے قلب پر وارد ہوں۔ یا عالم مثال میں یہ چیزیں متمثل ہو کر
مکشوف ہوں۔ دوسری قسم الہام ہے کہ صوفی کے قلب پر اطمینان کے ساتھ کوئی علم[1]
القا ہو۔ کبھی ہاتف غیبی کی آواز سن لیتا ہے۔ تیسری قسم تصرف تاثیر ہے یہ دو طرح
ہے تاثیر کرنا باطن مرید میں جس سے اسکو حق تعالیٰ کی طرف کشش پیدا ہو اور تاثیر
کرنا دوسری اشیائے عالم میں خواہ ہمت سے یا دعا سے، بے شمار حکایتیں اس
باب میں اولیاء اللہ سے منقول ہیں۔

فصل:۔ کشف و الہام سے علم ظنی حاصل ہوتا ہے اگر موافق قواعد شرعیہ
کے ہے۔ قابل قبول[2] ہوگا، ورنہ واجب الترک[3] ہے۔ اور اگر قواعد شرعیہ کیخلاف نہو

---

[1] اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ ۱۲ تاریخ بخاری [2] بعض صحابہ نے خواب میں اذان دیکھی اور حضور کے قبول فرمانے سے اسپر عمل ہوا ۱۲ ترمذی اور صحابہ کو غسل نبوی میں تردد ہوا کہ کپڑے اتاریں یا نہیں سبکو اونگھ آئی اور آواز ہاتف کی سنی کہ مع پارچہ غسل دیں اسپر عمل ہوا ۱۲ [3] کیونکہ شریعت دائمی ہے منسوخ نہیں ہوسکتی ۱۲

لیکن خود کشف کشف میں باہم اختلاف ہوا تو اگر وہ دونوں کشف ایک شخص کے ہیں تب تو اخیر کشف پر اعتماد ہوگا اور اگر وہ دونوں کشف دو شخصوں کے ہیں تو صاحب صحو کا کشف بہ نسبت صاحب سکر کے قابل عمل ہے اور اگر دونوں صاحب صحو ہیں تو جس کا کشف اکثر شرع کے موافق ہوتا ہو وہ قابل اعتبار ہے اور اگر اس میں بھی دونوں برابر ہیں تو جس شخص میں آثار قرب الٰہی و قبولیت کے زیادہ پائے جاویں اسکے کشف کو ترجیح ہوگی اور اگر اس میں بھی برابر ہیں تو جسکو اپنا دل قبول کرے اسپر عمل جائز ہے۔ اور اگر ایک کشف ایک شخص کا، دوسرا کشف کئی شخصوں کا ہو تو جماعت کے کشف کو قوت ہوگی۔ البتہ اگر وہ تنہا سب سے اکمل ہے تو اس کے کشف کو ترجیح ہوگی۔ **فصل**:۔ خوارق کا ہونا ولایت کیلئے ضروری نہیں۔ بعض صحابہ سے عمر بھر میں ایک خرق عادت بھی واقع نہیں ہوا۔ حالانکہ وہ سب اولیا سے افضل ہیں فضیلت کا مدار قرب الٰہی و اخلاص عبادت پر ہے خوارق اکثر جوگیوں سے بھی واقع ہوتے ہیں۔ یہ ثمرہ ریاضت کا ہے۔ خرق عادت کا رتبہ ذکر قلبی سے بھی کم ہے صاحب عوارف نے غیر اہل خرق کو اہل خوارق سے افضل کہا ہے۔ عارفین کی بڑی کرامت یہ ہے کہ شریعت پر مستقیم ہوں اور بڑا کشف یہ ہے کہ طالبان حق کی استعداد معلوم کرکے اس کے موافق ان کی تربیت کریں۔

شیخ اکبر نے لکھا ہے کہ بعضے اہل کرامت نے مرنے کے وقت تمنا کی ہے کہ کاش ہم سے کرامتیں ظاہر نہ ہوتیں۔ رہا یہ شبہ کہ پھر اولیاء کا اولیاء ہونا کس طرح معلوم ہو

---

[1] صرف یہ قضیہ شرطیہ کاتب الحروف کا قول ہے [2] الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ھم یحزنون الذین آمنوا وکانوا یتقون۔ الآیۃ ۱۲

سو اوّل تو ولایت ایک امر خفی ہے اس کے معلوم ہونے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ اور اگر معلوم کرنے سے یہ مقصود ہے کہ ہم ان سے مستفید ہوں تو ان کی صحبت و تعلیم سے شرف حاصل کرو۔ جب اپنی حالت روز بروز متغیر پاؤ گے خود ہی معلوم ہو جاویگا کہ یہ شخص صاحب تاثیر ہے

فصل طریق تلاش پیر۔ کمال باطنی کا حاصل کرنا جب ضرور ٹھیرا اور عادۃ اللہ یوں ہی جاری ہے کہ بے توسیل پیر کے یہ راہ قطع نہیں ہوتی اس لئے پیر کا تلاش کرنا ضرور ٹھیرا۔ طریق اس کا یوں ہے کہ اکثر درویشوں سے جن پر احتمال کمال کا ہو ملتا رہے اور کسی کی عیب جوئی اور انکار میں مبادرت نہ کرے مگر جلدی سے بیعت بھی نہ کرے۔ اول یہ دیکھے کہ شریعت پر مستقیم ہے یا نہیں، اگر مستقیم نہیں اس سے علیحدہ ہو گو خوارق وغیرہ اس سے صادر ہوتے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے[1] وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا الآیۃ وَقَالَ لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا۔ اور اگر شرع پر مستقیم ہے تو خود اس کا نیک اور ولی ہونا تو ثابت ہوگیا۔ مگر اس شخص کو تو ضرورت تربیت و تکمیل کی ہے۔ اس لئے ابھی بیعت نہ کرے بلکہ یہ بھی دیکھے کہ اس کی صحبت سے قلب میں کچھ اثر، (یعنی اللہ تعالیٰ کی محبت، و دنیا و معاصی سے نفرت) پیدا ہوتا ہے اِذَا رُءُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ لیکن اکثر عوام کو تھوڑی صحبت میں اس کا محسوس کرنا دشوار ہے۔ اس وقت یوں چاہئے کہ اس کے مریدوں میں سے جسکو عاقل راست گو دیکھے اس سے شیخ کی تاثیر کا حال دریافت کرے۔

---

[1] اور مت کہا مانو اے محمد ان میں سے کسی گنہگار کا اور نہ کسی کافر کا۔ اور فرمایا اللہ نے اور نہ کہا مانو اس کا جسکے دل کو ہم نے غافل کر دیا۔ اپنی یاد سے اور وہ اپنی خواہش کا پیرو ہے اور ہے اس کا کام حد سے بڑھا ہوا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۝
اور حدیث میں ہے۔ اِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ۔ اگر کوئی معتبر آدمی شہادت
دے اس کا اعتبار کرے اور جو بہت سے آدمی ویسی شہادتیں دیں تو زیادہ اطمینان
کا باعث ہے مگر وہ گواہی دینے والے قرائن سے سچے معلوم ہوتے ہوں۔ مریداں
می پرانند کے مصداق نہ ہوں اس اطمینان کے بعد اس سے بیعت ہو جاوے اور
اس کے ارشاد کے موافق عملدرآمد کرے۔

فصل تعدد پیر میں:۔ اگر ایک شیخ کی خدمت میں خوش اعتقادی کے ساتھ
ایک معتد بہ مدت تک رہا مگر اس کی صحبت میں کچھ تاثیر نہ پائی تو دوسری جگہ اپنا
مقصود تلاش کرے کیونکہ مقصود خدائے تعالیٰ ہے نہ شیخ۔

رُباعی

باہر کہ نشستی و نشد جمع دلت ؛ وز تو نہ رمید صحبت آب و گلت
زنہار ز صحبتش گریزاں میباش ورنہ کند روح عزیزاں بحلت

لیکن شیخ اول سے بد اعتقاد نہ ہو ممکن ہے کہ وہ کامل مکمل ہو مگر اس کا حصہ
وہاں نہ تھا۔ اسی طرح اگر شیخ کا انتقال قبل حصول مقصود کے ہو جاوے یا ملاقات
کی امید نہ ہو جب بھی دوسری جگہ تلاش کرے اور یہ خیال نہ کرے کہ قبر سے فیض
لینا کافی ہے۔ دوسرے شیخ کی کیا ضرورت ہے کیونکہ قبر سے فیض تعلیم نہیں
ہو سکتا۔ البتہ صاحب نسبت کو احوال کی ترقی ہوتی ہے۔ سو یہ شخص

لـــه پس پوچھ لو اہل علم سے۔ اگر ہو تم نہیں جانتے۔ ۱۲
عـــه بیماری جہل کی شفا اور دوا سوال کرنا اور دریافت کر لینا ہے اوروں سے ۱۲

تو بھی تعلیم کا محتاج ہے، ورنہ کسی کو بھی بیعت کی ضرورت نہ ہوتی، لاکھوں قبریں کاملین بلکہ انبیاء کی موجود ہیں۔

فصل۔ اور بلا ضرورت محض براہ ہوسناکی کئی کئی جگہ بیعت کرنا بہت برا ہے، اس سے بیعت کی برکت جاتی رہتی ہے اور شیخ کا قلب مکدر ہوجاتا ہے اور نسبت قطع ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اور ہرجائی مشہور ہوجاتا ہے۔

فصل۔ اور اگر شیخ کی صحبت سے قلب میں کچھ تاثیر معلوم ہوتی ہو اس کی صحبت کو غنیمت سمجھے اور اس کے عشق و محبت کو دل میں محکم کرے اور اس کی پوری پوری اطاعت کرے اور اس کو خوش رکھے کوئی ایسی حرکت نہ کرے جو اس کے تکدر کا باعث ہو کر اس سے فیوض بند ہوجاتے ہیں۔ سورۂ حجرات کی اول کی آیتوں میں آداب نبویہ تبلائے گئے ہیں شیخ چونکہ خلیفہ کامل نبی کا ہے اس کی محبت و ادب کا بھی وہی حکم ہے۔

فصل۔ مشہور ہے کہ اپنے پیر کو سب سے افضل سمجھے۔ ظاہراً اس میں اشکال ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ۔ پس سمجھنا چاہئے کہ اگر اسکو محبت میں ایسا سمجھا تو معذور ہے اور غلبہ سکر نہیں ہے۔ تو اتنا سمجھے کہ میری تلاش سے زندہ لوگوں میں اس سے زیادہ نفع پہنچانے والا شخص مجھ کو نہیں مل سکتا ھکذا قال سیدی سندی مرشدی شیخی الحاج الحافظ محمد امداد اللہ دامت برکاتہم۔[۱]

فصل۔ شیخ سے اگر اتفاقاً کوئی فعل قابلِ اعتراض سرزد ہوجائے تو اعتراض نہ کرے حضرت موسیٰ و خضر علیہ السلام کا واقعہ یاد کرے۔ ؎

آن پسر را کش خضر ببرید حلق	سر آن را در نیابد عام خلق
گر خضر در بحر کشتی را شکست	صد درستی در شکست خضر ہست

۱۵۵ حضرت نے یہ نفسِ تواضع سے نقل کیا ہے ورنہ حضرت [illegible] ہے۔

یا تو تاویل کرلے یا یوں سمجھ لے کہ اولیاء معصوم نہیں ہوتے ہیں اور توبہ سے سب معاف ہوجاتا ہے۔ مگر یہ اس شیخ کیلئے ہے جو شرع کا پابند صاحب استقامت ہو۔ اور اتفاقاً اس سے کوئی فعل ہوجاوے اور اگر اس نے فسق و فجور کو عادت بنا رکھا ہے۔ وہ ولی نہیں اس کے قول و فعل کی تاویل کچھ ضرور نہیں اس سے علیحدگی اختیار کرے۔

فصل۔ جس طرح اولیاء کے آداب میں تقصیر ممنوع ہے۔ اسی طرح افراط و غلو اور بھی بدتر ہے کہ اس میں اللہ و رسول کی شان میں تفریط ہوتی ہے مثلاً ان کو عالم الغیب سمجھنا اس سے کفر لازم آتا ہے قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَ قُلْ لَّا اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَ لَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ یا ان کو کسی چیز کے موجود یا معدوم کر دینے پر یا اولاد و رزق وغیرہ دینے پر یا خدا سے زبردستی دلانے پر قادر سمجھنا یہ بھی کفر ہے۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ یا ان کے ساتھ عبادت کے طریقوں میں کوئی طریق برتنا مثلاً ان کی منت ماننا یا ان کا یا ان کی قبر کا طواف کرنا یا ان سے دعا مانگنا، یا ان کے نام کو عبادتاً جپنا یہ سب بعض معصیت و بدعت اور بعض کفر و شرک کے طریقے ہیں قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

ف فرمایا اللہ تعالیٰ نے نہیں جانتے جو آسمان اور زمین میں ہیں غیب کی باتیں مگر اللہ اور فرمایا کہہ دے محمدؐ کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب کی بات جانتا ہوں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ لوگ اللہ کے ذرا سے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنے کا کہ خود اللہ چاہے ۱۲ ف فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہہ دے محمد کہ میں نہیں مالک ہوں اپنے لئے نفع کا اور نہ ضرر کا۔ مگر جتنا اللہ چاہے ۱۲ ف تجھ ہی کو ہم پوجتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے طواف کرنا نماز کی مثل عبادت ہے اور فرمایا مانگنا بھی عبادت ہے ۱۲

علیہ وسلم طواف البیت صلوٰۃ وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الدعاء ھو العبادۃ ثم تلا قولہ تعالیٰ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ وَقَالَ اللہ تعالیٰ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ

فصل :- ولی کبھی کسی نبی کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا، نہ عبادت کبھی معاف ہو سکتی ہے بلکہ خواص کو زیادہ عبادت کا حکم ہے۔ البتہ مجذوب کہ مسلوب الحواس ہوتا ہے، معذور ہے نہ ولی معصوم ہوتا ہے نہ صحابہ کے مرتبے کو کوئی ولی پہنچ سکتا ہے لقولہ تعالیٰ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ وَقَوْلُہ علیہ السلام خَيْرُ القرون قرنی ولاجماعھم علی ان الصحابۃ کلھم عدول ولقول عبد اللہ بن المبارک من التابعین الغبار الذی دخل انف فرس معاویۃ خیر من اویس القرنی وعمر المروانی۔

فصل :- قبریں اونچی اونچی اور ان پر گنبد بنانا، عرس میں دھوم دھام کرنا، بہت سی روشنی کرنا، جیسا آج کل رائج ہے زندے یا مردے کو سجدہ کرنا سب ممنوع ہے۔ البتہ زیارت کرنا اور ایصال ثواب کرنا اور اگر صاحب نسبت ہو ان سے فیوض لینا یہ سب اچھی باتیں ہیں۔

ملـہ اور فرمایا تمہارے رب نے مجھ سے مانگو میں قبول کروں گا بیشک جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں عنقریب داخل ہونگے جہنم میں ذلیل ہو کر اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جن کو تم پکارتے ہو اللہ کے سواوہ بندے ہیں تمہاری مثل ۱۲ ملـہ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم لوگ بہترین امت ہو اور رسول علیہ السلام نے فرمایا سب زمانوں میں بہتر میرا زمانہ ہے اور اس لئے کہ سب کا اجماع ہے کہ صحابہ سب کے سب عادل ہیں اور بسبب قول عبداللہ بن مبارک کے جو تابعین میں سے ہیں کہ جو غبار حضرت معاویہ کے گھوڑے کی ناک میں گیا وہ بہتر ہے حضرت اویس قرنی اور حضرت عمر بن عبدالعزیز مروانی سے۔ ۱۲

فصل :- پیر بھی فارغ نہ بیٹھ رہے۔ کمالات میں ترقی کرتا رہے۔ قال[1] اللہ تعالیٰ قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ دعویٰ کمال کا نہ کرے ہاں اظہار نعمت میں مضائقہ نہیں۔ قال[2] اللہ تعالیٰ لَا تُزَکُّوْا اَنْفُسَکُمْ وَقَال تعالیٰ وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ اور افشائے طریقہ پر حریص رہے۔ قال[3] اللہ تعالیٰ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ مریدوں کے ساتھ شفقت محبت سے رہے۔ قال[4] اللہ تعالیٰ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ان کی خطا و قصور سے درگذر کرے۔ قال[5] تعالیٰ وَلَوْ کُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِکَ فَاعْفُ عَنْھُمْ الآیۃ دنیا داروں کی خاطر سے انکو علیحدہ نہ کرے قال[6] تعالیٰ لَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ اِلٰی قولہٖ فَتَکُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اور مریدوں سے متوقع دنیا طالب نفع دنیاوی کا نہ ہو[7] قال تعالیٰ تُرِیْدُوْنَ زِیْنَۃَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَقَال لَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا ہ اور ایذائے خلق پر صبر کرے۔ لقولہ علیہ السلام رحم اللہ اخی موسیٰ لقد اوذی اکثر من ھذا فصبر۔ اپنے کو متانت و وقار سے رکھے ورنہ مریدوں کی نظر میں بے وقعتی ہونے سے ان کو فیض نہ ہوگا۔

---

[1] فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہہ اے محمد اے رب بڑھا دے میرا علم ۱۲ [2] فرمایا اللہ تعالیٰ نے نہ پاکی بیان کرو اپنے نفسوں کی اور فرمایا اور جو نعمت تمہارے رب کی ہے اسکو بیان کرو ۱۲ [3] فرمایا اللہ تعالیٰ نے وہ رسول حریص ہیں تمہاری بھلائی پر ۱۲ [4] فرمایا اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر شفیق اور مہربان ہیں ۱۲ [5] فرمایا اللہ تعالیٰ نے اگر ہوتے تم تندخو سخت دل بیشک جاتے ہے وہ لوگ تمہارے پاس سے پس معاف کر دان کے قصور کو ۱۲ [6] فرمایا اللہ تعالیٰ نے نہ ہٹاؤ اپنے پاس سے ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام چاہتے ہیں اس کی ذات کو نہیں ہے تم پر ان کا کچھ حساب اور نہ ان پر ہے تمہارا حساب کچھ جو ہٹا دو تم انکو اور ہو جاؤ نا انصافوں سے ،

[7] فرمایا اللہ تعالیٰ نے چاہتے ہو زیب و زینت دنیا کی اور فرمایا نہیں مانگتا ہوں اس پر کسی قسم کا بدلہ ۱۲

لماورد[1] فی حقہ علیہ السلام من یراہ من بعید ھابہ ومن یراہ من قریب احبہ ونحوہ۔ اور ایک مرید کو دوسرے پر ترجیح نہ دے۔ لقولہ[2] تعالیٰ عَبَسَ وَتَوَلّٰی البتہ اگر ایک کو خدا کی طلب زیادہ ہے اسکو ترجیح دینے میں مضائقہ نہیں اور اس کو ترجیح دینے میں مضائقہ نہیں۔ اور ایسی حرکت نہ کرے جس سے خلقت کو بداعتقادی ہو کہ اس میں طریق ارشاد مسدود ہوتا ہے قَالَ[3] اللّٰہ تعالیٰ دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ اول باب سے یہاں تک یہ مضامین ارشاد الطالبین کے ہیں جو قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی کی عمدہ تصانیف سے ہے۔

فصل تصورِ شیخ میں

فصل تصور شیخ میں:۔ اس کو برزخ اور رابطہ اور واسطہ بھی کہتے ہیں اس کے یہ معنی تو آج تک کسی محقق نے نہیں فرمائے کہ خدائے تعالیٰ کو پیر کی شکل میں سمجھے یہ تو محض باطل ہے اور اگر اِنَّ[4] اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ سے دھوکہ ہو تو سمجھ لینا چاہیئے کہ صورت ناک منہ ہی کو نہیں کہتے۔ مثلاً یہ بولتے ہیں اس مسئلے کی یہ صورت ہے حالانکہ اس مسئلہ کی ناک منہ نہیں ہے بلکہ صورت کے معنی صفت کے بھی آتے ہیں تو انسان کو آخر سمع، بصر وغیرہ عنایت ہوا ہے اس لئے اسکو صورت حق کہا گیا۔ غرض یہ معنی تصور شیخ کے بالکل بے اصل ہیں۔ کتب فن میں اسقدر مذکور ہے کہ شیخ کی صورت اور اس کے کمالات کے زیادہ تصور کرنے سے اس سے محبت پیدا ہو جاتی ہے اور نسبت قوی ہوتی ہے اور قوت نسبت سے طرح طرح کے برکات ہوتے ہیں۔

---

[1] کیونکہ رسول علیہ السلام کے حق میں حدیث میں آیا ہے کہ جو دیکھتا تھا آپ کو دور سے خوف کھاتا تھا اور جو دیکھتا تھا نزدیک سے محبت کرتا تھا یا ایسا ہی کچھ مضمون ہے [2] تیور چڑھائے اور منہ موڑا ۱۲ [3] بلانے والے اللہ کی طرف ۱۲ [4] تحقیق اللہ نے پیدا کیا آدم اپنی صورت پر ۱۲

اور بعض محققین نے تصور شیخ میں صرف یہ فائدہ فرمایا ہے کہ ایک خیال دوسرے خیال کا دافع ہوتا ہے اس سے یکسوئی میسر ہو جاتی ہے۔ اور خطرات دفع ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ[۱] حضرت شاہ کلیم اللہ صاحب قدس سرہ نے کشکول میں یہی حکمت فرمائی ہے اس کے بعد فرماتے ہیں دہر چند برزخ لطیف تر بود از معانی معقولہ بود کار نیکو بود وہر چند کثیف بود از صور مرئیہ بود کار زبون تر بود دبہر حال اس میں جو کچھ حکمت وفائدہ ہو، راقم کا تجربہ ہے کہ یہ شغل خواص کو تو مفید ہوتا ہے اور عوام کو سخت مضر کہ صورت پرستی کی نوبت آجاتی ہے اسی واسطے امام[۲] غزالی وغیرہ محققین نے عوام اور اغبیار کیلئے ایسے اشغال کی تعلیم سے منع فرمایا ہے جس سے کشف وغیرہ ہوتا ہے اس لئے عوام کو تو بالکل اس سے بچانا چاہیئے اور خواص بھی اگر کریں تو احتیاط کی حد تک محدود رکھیں، اس کو حاضر ناظر اور ہر وقت اپنا معین دستگیر نہ سمجھ لیں۔ کیونکہ کثرت تصور سے کبھی صورت مثالیہ روبرو حاضر ہو جاتی ہے کبھی تو وہ محض خیال ہوتا ہے اور کبھی کوئی لطیفۂ غیبی اس شکل میں متمثل ہو جاتا ہے۔ اور شیخ[۳] کو اکثر اوقات خبر تک بھی نہیں ہوتی اس مقام پر اکثر ناواقف لوگوں کو لغزش ہو جاتی ہے۔

فصل: عورتوں کو دست بدست بیعت نہ کرنا چاہیئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[۱] جواہر غیبی ۱۲ [۲] یجب علی الشیخ ان یتفرس فی المرید فان لم یکن ذکیا فطنا متمکنا من اعتقاد الظاہر لم یشغلہ بالذکر والفکر بل یردہ الی الاعمال الظاہرۃ والاوراد والمتواترۃ او یشغلہ بخدمۃ المجردین الخ ۱۲ احیا [۳] جیسے حضرت یوسف علیہ السلام نے وقت اصرار زلیخا کے حضرت یعقوب علیہ السلام کی صورت دیکھی۔ اور شرما گئے۔ یقیناً وہ حضرت یعقوب علیہ السلام نہ تھے۔ اگر حضرت یعقوب علیہ السلام ہوتے تو ان کو حضرت یوسف علیہ السلام کا مصر میں معلوم ہونا چاہیئے۔ پھر پریشان ہونا اور بیٹوں سے جستجو کرنے کے لئے ارشاد فرمانا کیا معنی خوب سمجھ لو۔ ۱۲

کبھی کسی عورت کو بیعت میں ہاتھ نہیں لگایا۔ اجنبی عورت کو ہاتھ لگانا حرام ہے
صاحب مجبوب السالکین می نویسد۔ "بیعت کنانیدن نسوان این ست اگر شیخ
غائب است بوکالت محارم نسبی یا رضاعی بیعت کند و آنچہ شرائط است بموکلہ بفرماید
خرقہ و امانی دہد و اگر نسوان حاضر اند و پردہ مرید کند بیعت دست نہ کند چنانچہ عہد
با رجال کند با عورت نہ کند و ہم در کتاب مذکور است کہ این ورحق مرد السنت کہ مارا
قبول کردی بعورت امر و نہی بسند است۔

فصل سماع میں:۔ ہر چند یہ مسئلہ اختلافی ہے لیکن اگر مانعین کے دلائل سے
بالکل قطع نظر کر کے اس کو جائز سمجھا جاوے تب بھی تو جواز کے بہت سے شرائط
ہیں۔ انصاف سے دیکھنا چاہیئے کہ اس زمانے میں کون مجلس ان آداب و شرائط
کے ساتھ ہوتی ہے نہ اخوان ہیں نہ زمان نہ مکان۔ صرف ایک رسم رہ گئی ہے ہر قسم
کے لوگ مختلف نفسانی اغراض سے جمع ہوتے ہیں۔ اور بزرگوں کے طریقہ کی سخت
بدنامی ہوتی ہے۔ اس مقام پر صرف حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ سرہ کا ارشاد
فوائد الفواد سے نقل کئے دیتے ہیں۔

چند چیز موجود شود سماع آنگاہ شنود آن چیست مسمع است و مسموع و مستمع
و آلہ سماع ست فرمودند مسمع گوئندہ است می باید کہ مرد تمام باشد کودک و عورت نباشد
اما مسموع آنچہ میگوید باید کہ ہزل و فحش نباشد و اما مستمع آنکہ می شنود باید بحق شنود
مملو باشد از یاد حق و آما آلہ سماع و آن مزامیر ست چون چنگ و رباب و مثل آن
باید کہ در میان نہ باشد این چنین سماع حلال است۔

اب آگے انصاف درکار ہے اور اگر ان شرائط سے بھی قطع نظر کیجاوے تب بھی

سمجھنا چاہیئے کہ سماع میں ایک خاص اثر ہے کہ کیفیت غالبہ کو قوت دیتا ہے۔ اس زمانے میں چونکہ اکثر نفوس میں خبث و حُبِ غیر اللہ غالب ہے، اسی کو غلبہ ہوگا پھر جب حب غیر اللہ حرام ہے تو اس کے سبب کو کیا فرمائیے گا؟

ے **فصل** :۔ خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ استغراق میں ترقی نہیں ہوتی۔ کیونکہ ترقی دوام عمل سے ہے۔ اور اس میں عمل کا انقطاع ہوجاتا ہے

فصل :۔ شارح گلشن راز فرماتے ہیں کہ محض اہل کمال کی تقلید سے بدون غلبۂ حال کے خلاف شریعت کلمات منہ سے نکال کر کافر مت بنو۔ صاحب گلشن راز کا شعر ہے

ھ ترا گر نیست احوال مواجید — مشو کافر بنادانی تقلید۔

فصل :۔ مرج البحرین میں ہے کہ اگر سکر و غلبہ میں صوفی کے منہ سے کچھ نکل جاوے تو اس پر نہ اعتراض کرو، نہ تقلید، طریق اسلم سکوت ہے۔ راقم کہتا ہے کہ مطلب یہ ہے کہ اس شخص پر اعتراض نہ کرو باقی وہ بات تو ضرور قابل اعتراض ہے خصوصًا جبکہ عوام کو مضر ہو، اس وقت اس کی غلطی ظاہر کردینا واجب ہے۔

فصل :۔ قرآن و حدیث کے ظاہری معنی کا انکار کرنا کفر ہے البتہ ظاہر کو تسلیم کرنا اور اس کے باطن کی طرف عبور کرنا محققین کا مسلک ہے۔ مثلاً حدیث میں آیا ہے کہ جس گھر میں کتا ہو وہاں فرشتے نہیں جاتے۔ اہل ظاہر نے تو کتا پالنے کو برا سمجھا مگر دل میں صفات کلبیہ کو ہمیشہ جمع رکھا۔ ان میں تو یہ کسر رہی مگر ایمان موجود ہے جس سے مر پٹ کر جنت تو مل جاویگی۔ منکرین ظاہر نے کتا پالنے کی اجازت دی اور کہا کہ مولوی لوگ حدیث کا مطلب نہیں سمجھے بیت سے مراد قلب ہے اور ملائکہ سے مراد انوار غیبیہ اور کلب سے مراد صفات سبعیہ وغیرہا، یہ لوگ شرع کا انکار کرکے کافر اور مستحق جہنم ہوئے۔

ے جواہر غیبی از رشحات ۱۲ ھ جواہر غیبی ۱۲

محققین نے کہا کہ مطلب تو حدیث کا وہی ہے جو اہل ظاہر سمجھے مگر اس میں غور کرنا چاہیئے کہ ملائکہ کو کتے سے کیوں نفرت ہے۔ صرف اس کے صفات ذمیمہ سبعیہ و نجاست و حرص و غضب و غیرہ کی وجہ سے تو معلوم ہوا کہ یہ صفات مذموم ہیں۔ پھر جب ظاہری گھر میں کتا رکھنا جائز نہیں تو باطنی گھر میں ان صفات کا رکھنا کیسے جائز ہوگا، اس محقق نے ظاہراً کتا پالنے کو بھی حرام کہا کیونکہ وہ مدلول مطابقی ہے اور باطناً ان صفات مذمومہ کے ساتھ متصف ہونے کو بھی حرام کہا۔ کیونکہ وہ مدلول التزامی ہے۔

فصل:۔ اہل کشف نے فرمایا ہے کہ ہر لطیفے میں دس دس ہزار حجابات ظلماتی و نورانی ہیں اور لطیفہ قالبیہ کو ملا کر سات لطیفے ہیں تو ستر ہزار حجابات ہوئے ذکر سے ظلمت دفع ہوتی ہے۔ اور نور لطیفے کا سالک کو نظر آتا ہے یہ علامت ان حجابات کے اٹھ جانے کی ہے مثلاً حجاب نفس کا شہوت ولذت ہے اور حجاب دل کا نظر کرنا غیر حق پر۔ اور حجاب عقل کی معانی فلسفہ میں خوض کرنا اور حجاب روح کا مکاشفات عالم مثال کے۔ وعلیٰ ہذا۔ ان میں کسی کی طرف ملتفت نہ ہو۔ مقصود حقیقی کی طرف متوجہ رہے اور غیر مقصود کی نفی کرتا رہے۔ ؎

عشق آن شعلہ است کو چون بر فروخت | ہر چہ جز معشوق باقی جملہ سوخت!
تیغ لا در قتل غیر حق براند | در نگر آخر کہ بعد لا چہ ماند
ماند الا اللہ باقی جملہ رفت!! | مرحبا اے عشق شرکت سوز رفت

؎ بزوائد نعیمی ۱۲

فصل اقسام حجاب وقوف سالک میں

فوائد[1] الفواد میں ہے کہ سالک وہ ہے کہ راہ چلے، اور واقف وہ ہے جو بیچ میں اٹک جاوے پس جب سالک عبادت میں کوتاہی کرتا ہے اگر جلدی سے توبہ واستغفار کرکے بدستور پھر سرگرم ہوگیا تو پھر سالک بن جاوے گا اور خدانخواستہ اگر وہی غفلت رہی تو اندیشہ ہے کہ کہیں راجع یعنی واپس نہ ہوجاوے اس راہ کی لغزش کے سات درجے ہیں: اعراض، حجاب، تفاصیل، سلب مزید، سلب قدیم، التسلی، عداوت اول اعراض ہوتا ہے، اگر معذرت وتوبہ نہ کی حجاب ہوگیا اگر پھر بھی اصرار رہا تفاصیل ہوگیا۔ اگر اب بھی استغفار نہ کیا تو عبادت جو ایک زائد کیفیت ذوق کی زائد کیفیت ذوق وشوق کی تھی وہ سلب ہوگئی۔ یہ سلب مزید ہے اگر اب بھی اپنی بیہودگی نہ چھوڑی تو جو راحت وحلاوت کہ زیادتی کے قبل اصل عبادت میں تھی وہ بھی سلب ہوگئی اس کو سلب قدیم کہتے ہیں اگر اس پر بھی توبہ میں تقصیر کی تو جدائی کو دل گوارا کرنے لگا یہ تسلی ہے اگر اب بھی وہی غفلت رہی تو محبت مبدل بعداوت ہوگئی۔ نعوذ باللہ منہا۔

---

[1] بجواہر غیبی ۱۲

چوتھا باب اصلاح اغلاط میں

غلطیاں تو بیشمار ہیں مگر جن میں آج کل لوگ زیادہ مبتلا ہیں ان کی اصلاح چند فصلوں میں ذکر کرتے ہیں فصل اس غلطی کی اصلاح کہ فقیری میں اتباع شریعت کی ضرورت نہیں۔ فتوحات میں ہے کل حقیقۃ علی خلاف الشریعۃ زندقۃ باطلۃ اور اسی میں ہے مالنا طریق الی اللہِ الا علی الوجہ المشروع لا طریق لنا الی اللہِ الا ما شرعہ اسی میں ہے فمن قال ان ثم طریقا الی اللہ خلاف ماشرع فقولہ زور فلا یقتدی بشیخ لا ادب حضرت بایزید فرماتے ہیں لو نظرتم الی رجل اعطی من الکرامات حتے یرتقی فی الھواء فلا تغتروا بہ حتے تنظروا کیف تجدونہ عند الامر والنھی وحفظ الحدود واداء الشریعۃ حضرت جنید فرماتے ہیں الطرق کلھا مسدودۃ علی الخلق الا علی من اقتفی اثر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور فتوحات میں ہے فما عند اللہِ من لم یحکمہ بمکان فان اللہ ما اتخذ ولیا جاھلا وفیہ ان البطالۃ مع

۱؎ عن الالتماس ۱۲ ۲؎ قشیریہ ۱۲ ۱؎ جو حقیقت شریعت کے خلاف ہو بددینی اور مردود ہے ۱۲ ۲؎ نہیں ہے ہمارے لئے اللہ کی طرف کو کوئی راستہ مگر شرعی طور سے اور نہیں ہے کوئی راہ ہمارے لئے اللہ کیطرف کو مگر وہی جو اس نے شریعت میں بتلا دیا ہے ۱۲ ۳؎ جو شخص کہے کہ ادھر کوئی اور راہ ہے اللہ کی طرف برخلاف اسکے جو شریعت نے بتلا دیا اس کا قول جھوٹا ہے پس ایسے شیخ کو مقتدی نہ بنایا جاوے جسکو ادب نہو ۱۲ ۴؎ اگر تم ایسا آدمی دیکھو کہ کرامتیں دیا گیا ہے یہاں تک کہ ہوا میں اڑتا ہے تو دھوکے میں نہ آجاؤ جب تک یہ نہ دیکھ لو کہ امر و نہی اور حفظ حدود اور پابندی شریعت میں کیسا ہے ۱۲ ۵؎ سب راہیں بند ہیں کل مخلوق پر سوائے اس کے جو قدم بقدم چلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ۱۲

العلم خیر من العمل مع الجھل (التماس) اور اس باب میں ہزاروں ارشادات بزرگوں کے مذکور ہیں کہاں تک لکھا جاوے قشیریہ میں حضرت ذوالنون مصری و سری سقطی وابوسلیمان و احمد ابن ابی الحواری و ابوحفص حداد و ابوعثمان دنوری و ابوسعید حراز سے اور دوسری کتابوں میں مثل دلیل العارفین، ملفوظات حضرت خواجہ معین الدین چشتی و مکتوبات قدوسیہ حضرت شیخ قطب العالم عبدالقدوس گنگوہی رح اور قوت القلوب ابوطالب مکی وغیرہا میں یہ مضمون نہایت استحکام کے ساتھ مذکور و منقول ہے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ فقر میں اول علم شریعت پھر عمل شریعت کی سخت ضرورت ہے اور بدون اس کے آگے راہ نہیں کھلتی۔ اور کبھی کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کر کے اور طریق بدعت کو اختیار کر کے ولی نہیں ہو سکتا۔ جب بدعت قاطع طریق ہے تو کفر و شرک کا تو کیا پوچھنا ہے آج کل لوگوں نے علم و عمل کے اڑانے کو دو لفظ یاد کئے ہیں۔ علم کی نسبت حجاب اکبر اور عمل کی نسبت دعوئی آزادی۔

صاحبو! حجاب اکبر کے اگر یہ معنی ہوں تو جتنے بزرگوں کے نام لکھے گئے ہیں وہ جھوٹے بلکہ محجوب ٹھہرتے ہیں یہ ایک اصطلاحی لفظ ہے حقائق کے قاعدے سے اسکے

ؔ نہیں ہے اللہ کے نزدیک جو شخص نہ جانتا ہو اسکے حکم کو کسی مرتبہ میں کیونکہ اللہ نے نہیں بنایا کسی جاہل کو ولی۔ اور اسی فتوحات میں ہے کہ باوجود علم کے بیہودگی کرنا بہتر ہے اس عمل سے جو جہل سے ہو۔ فقط اور یہ اس لئے کہ عالم اگر کوئی بیہودہ بات بھی کرتا ہے تو وہ ایسی اور بری نہیں ہوتی کہ کفر و شرک تک نوبت پہنچ جاتے اور چونکہ اسکی برائی سے واقف ہے۔ توبہ کی امید ہے بخلاف جاہل کے کہ بسا اوقات ضروری اعمال نماز روزہ بھی درست نہیں ہوتا۔ اور لاعلمی سے کفر و شرک لازم آجاتا ہے اور چونکہ اسکی برائی سے واقف نہیں۔ اس لئے توبہ کبھی نصیب نہیں ہوتی ۱۲

بہت باریک معنی ہیں۔ مگر موٹے سے معنی یہ سمجھو کہ حجاب اکبر اس پردے کو کہتے ہیں۔ جو بادشاہ کے قریب پڑا رہتا ہے کہ وہاں پہنچ کر بادشاہ کا بہت ہی قرب ہو جاتا ہے تو اس میں علم کی مدح ہے یعنی جب علم حاصل کر لیا تو جتنے حجاب تھے سب اُٹھ گئے یہاں تک کہ حجاب اکبر تک پہنچ گیا، اب ایک تجلی سے حیرت کا غلبہ ہو یہ حجاب بھی اٹھ جاوے واصل ہو جاوے اور جس نے سرے ہی سے علم حاصل نہیں کیا خواہ تحصیل سے یا صحبت علماء سے وہ تو ابھی بہت پردوں کے پیچھے ہے اور بہت دور رہا دعویٰ آزادی تو آزادی کے معنی باب اصطلاحات میں گذر چکے ہیں۔ کہ قید شہوت و غفلت سے آزاد ہونا ہے نہ کہ احکام محبوب حقیقی سے ۔

گر تو خواہی حری و دل زندگی ۔ بندگی کن بندگی کن بندگی
زندگی مقصود بہر بندگی ست ۔ زندگی بے بندگی شرمندگی است
جز خضوع و بندگی و اضطرار ۔ اندریں حضرت ندارد اعتبار
ہر کہ اندر عشق یابد زندگی ۔ کفر باشد پیش او جز بندگی!
ذوق باید تا دہد طاعات بر ۔ مغز باید تا دہد دانہ شجر

اور اگر یہ شبہ ہے کہ علم حقیقت اگر علم شریعت کے خلاف نہیں ہے تو بزرگوں نے اسرار کو کیوں پوشیدہ کیا ہے۔ شریعت تو ظاہر کے قابل ہے تو اس کا حل اچھی طرح سمجھ لو کہ ہمارا یہ دعویٰ نہیں کہ علم شریعت ہی کو علم حقیقت کہتے ہیں بلکہ دعوی یہ ہے کہ علم حقیقت علم شریعت کے خلاف نہیں ہے یعنی یہ نہیں ہے کہ شریعت نے ایک چیز کو حرام یا کفر کہا ہے حقیقت میں وہ حلال اور ایمان ہو جاوے۔ مثلاً دیوانی کا قانون اور ہے فوجداری کا اور۔ مگر یہ نہیں کہ جو چیز قانون اول میں جائز ہو وہ قانون دوم میں

ناجائز ہو یا بالعکس۔ ہاں البتہ ہر ایک کے مضامین جداگانہ ضرور ہوں سویوں تو شریعت کے مضامین کی نفی نہیں کرتے، پوشیدہ کرنے سے جو شبہ پیدا ہوتا تھا وہ تو رفع ہوگیا۔ اب یہ بات سمجھ لینے کی ہے کہ پوشیدہ رکھنے کی کیا وجہ ہے۔ تو سمجھنا چاہیئے کہ قابل اخفاء کے تین امر ہوتے ہیں۔ ایک اسرار۔ سو امام غزالی نے اسکی کئی وجوہات فرمائی ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ مضامین خلاف شرع تو نہیں ہوتے مگر دقیق زیادہ ہوتے ہیں جو عوام کے فہم میں نہیں آسکتے اور ان کو مضر ہوتے ہیں دوسرے تعلیم سلوک کے طریقے۔ اس میں اخفا کی وجہ یہ ہے کہ اعلان میں اسکی بے قدری اور دوسرے طالب کی ہوسناکی کا احتمال ہے تیسرے ثمرات مجاہدہ ومکاشفات وغیرہ اس کا اخفاء بوجہ احتمال زیادہ دعوٰی کے ہے غرض کسی امر کا اخفا اس وجہ سے نہیں ہے کہ وہ مخالف شرع ہے اور اگر فرضًا ایسا ہو تو وہ قابل رد و انکار کے ہے۔ خلاصۂ کلام یہ کہ جس کو دولت وصول میسر ہوئی ہے علم شریعت واتباع سنت سے ہوئی ہے اور اگر کسی بزرگ کا کوئی قول وفعل خلاف سنت منقول ہے یا تو سکر اور غلبۂ حال میں وہ امر صادر ہوا یا وہ حکایات غلط منقول ہیں یا ان سے کسی باریک مسئلہ میں جہاں دلیل شرعی وخفی ودقیق تھی خطائے اجتہادی ہوگئی جس میں وہ شرعًا معذور ہے اور خدائے تعالیٰ سے ان کو بُعد نہیں ہوا۔ یہاں تو کھلم کھلا مخالفت بلکہ اسکی نفی اور اس کے ساتھ استہزاء وتمسخر کیا جاتا ہے۔ جس سے کفر ہونے میں شک وشبہ نہیں۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ خلاف

سلہ در ارشاد الطالبین فرمودہ علاوۂ اسلحہ آنچہ بدعت در بعضے اعمال آنہا راہ یافتہ بناہ خطائے اجتہادی است و مجتہد مخطی معذور است ویک درجہ ثواب دارد و مجتہد مصیب دو درجہ ثواب دارد دیگر چنین با شرعاً نیست بر فقہاء بلکہ بر تمام عالم تنگ می شود۔

شرع کوئی کام کرنا درست نہیں۔ مثل طواف قبر و سجدۂ مشائخ وغیرہ ان کا ذکر باب مسائل میں آبھی چکا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ شیخ کی اطاعت بھی جبھی تک ہے کہ وہ اللہ ورسول کے خلاف نہ کہے، ورنہ اُس شیخ ہی کو سلام رخصت کرنا چاہیئے؛ حضرتؒ نوری فرماتے ہیں۔ مَن رأیتہ یدعی مع اللہ تعالیٰ حالۃ تخرجہ عن حد العلم الشرعی فلا تقربن منہ شیخ سعدؒ الدین شرح رسالہ مکیہ میں فرماتے ہیں اگر بنادانی خود بجاہل یا اہل بدعت را ارادت آورد یا از دست او خرقہ بہ باطل پوشید باز بخدمت شیخ حق رود تجدید ارادت کند تا گمراہ نہ شود۔

فصل عورتوں اور امردوں کی مخالطت کا مضر ہونا

جواہر غیبی میں حکایت لکھی ہے کہ ایک شخص طواف کرتا جاتا تھا اور کہتا تھا اللھم انی اعوذ بک منک کسی نے اس کا حال دریافت کیا کہنے لگا کہ ایک بار کسی امرد حسین کو نظر شہوت سے دیکھا تھا، اسی وقت غیب سے ایک طمانچہ لگا جس سے آنکھ جاتی رہی۔ یوسف بن حسینؒ فرماتے ہیں۔ رأیت آفات الصوفیۃ فی صحبۃ الاحداث ومعاشرۃ الاضداد ورفق النسوان شیخ داسطیؒ فرماتے ہیں اذا اراد اللہ ھوان عبد القاہ الی

---

[1] قشیریہ ۱۲ [2] جواہر غیبی ۱۲ [3] جسکو دیکھو کہ اللہ کی معیت اور قرب میں ایسی حالت کا دعویٰ کرتا ہے کہ حدود شرعی سے خارج ہے اس کے قریب مت پھٹکو ۱۲ [4] قشیریہ [5] دیکھا میں نے آفات صوفیہ کو امردوں کو ہمسر بول کرتے اور نا جنسوں سے ملنے میں اور عورتوں سے نرمی برتنے میں ۱۲ [6] جب اللہ

جب کسی بندہ کو ذلیل کرنا چاہتا ہے تو اس کو ان گندوں اور مرداروں یعنی امردوں اور عورتوں کی طرف ڈال دیتا ہے ۱۲

هؤلاء الانتان والجیف یرید بہ صحبۃ الاحداث مظفر قرمیسنی فرماتے ہیں اخس الارفاق ارفاق النسوان علی ای وجہ کان کسی نے حضرت شیخ نصیر آبادی سے کہا کہ لوگ عورتوں کے پاس بیٹھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کے دیکھنے میں ہماری نیت پاک ہے انہوں نے فرمایا مادامت الاشباح باقیۃ فان الامر والنھی باق والتحلیل والتحریم مخاطب بہ اور غضب یہ ہے کہ بعض اس کو ذریعہ قرب الٰہی سمجھتے ہیں، خدا کی پناہ اگر معصیت ذریعہ قرب الٰہی کا ہو تو سارے زنڈی بھڑوے کامل ولی ہوا کریں اور یہ جو مشہور ہے کہ بدون عشق مجازی کے عشق حقیقی حاصل نہیں ہوتا اول تو یہ قاعدہ کلیہ نہیں دوسرے عشق حلال موقع پر بھی ہو سکتا ہے۔ صرف نکتہ اس قاعدہ میں یہ ہے کہ عشق مجازی سے قلب کے تعلقات متفرقہ قطع ہو جاتے ہیں اور نفس ذلیل ہو جاتا ہے اب صرف ایک بلا کو دفع کرنا رہ جاتا ہے اس کے دفع کرتے ہی کام بن گیا۔ سو یہ غرض تو اولاد بی بی گائے، بھینس ہر چیز کے ساتھ زیادہ محبت کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ غیر عورت اور امرد کی کیا تخصیص ہے اور اگر اتفاقاً بلا اختیار کہیں دل پھنس ہی گیا تو اس وقت مجازی سے حقیقی حاصل ہونے کیلئے یہ شرط ہے کہ محبوب اور محب میں دوری ہو ورنہ وصل و قرب میں تمام عمر اسی میں مبتلا رہے۔ اسی لئے مولانا جامیؒ فرماتے ہیں ۔۔

دلی، باید کہ در صورت نمانی ۔۔۔ وزین پل زود خود را بگذرانی

یہاں تو ہر روز نیا معشوق تجویز ہوتا ہے۔ بقول شاعر ؎

لہ نرمی اور مہربانی کرنے میں سب سے برا عورتوں سے نرمی اور مہربانی کرنا ہے جسطرح ہو لہ جب تک جسم انسانی باقی ہے امر و نہی باقی ہے اور تحلیل و تحریم کے ساتھ مخاطب ہے، ۱۲

زن نو کن اے یار در ہر بہار　　کہ تقویم پارینہ ناید بکار

حظوظ نفسانیہ و لذات شہوانیہ حاصل کرنے کیلئے بزرگوں کے اقوال کو آڑ بنا رکھا ہے اور دل کا حال اللہ کو معلوم ہے اور خود ان سے بھی پوشیدہ نہیں، انصاف اور حق پرستی ہو تو سب کچھ امید ہے ؎

خلق را گیرم کہ بفریبی تمام　　در غلط اندازی تا ہر خاص و عام

کارہا با خلق آری جملہ راست　　باخدا تزویر و حیلہ کے رواست

کارہا او راست باید داشتن　　رایت اخلاص و صدق افراشتن

فصل: برزخ مرشد کو خدا جاننا اس غلطی کی اصلاح باب مسائل میں ہو چکی ہے

فصل: جنت و دوزخ کو موجود نہ سمجھنا یہ اعتقاد صریح قرآن مجید کے خلاف ہے اور اگر اس کی تفصیل بدلی جاوے تو اس کی تحقیق اوپر باب مسائل میں ہو چکی ہے، اس سے اطمینان کر لیجئے۔

فصل: قرآن مجید کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام سمجھنا موٹی بات ہے اس صورت میں ایسی آیتوں کا کیا مطلب ہوگا مثلاً كِتَابٌ اَنْزَلْنَاهُ اِلَيْكَ جس کو ہم نے آپ کی طرف نازل کیا۔ یہ کون کہہ رہا ہے اور کس سے کہہ رہا ہے۔ الٰہی توبہ ایمان تو گیا ہی تھا عقل بھی گئی، گزری۔ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ۔ ابراہیم خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو شیطان نے گھیر رکھا تھا۔ میں اس کے کان میں دفعیہ کیلئے اذان کہنے لگا، اندر سے شیطان نے پکارا کہ مجھے چھوڑ دو اس کو قتل کر ڈالو۔ یہ قرآن کو مخلوق کہتا ہے۔ فقط

---

[1] قشیریہ ۱۲　[2] ٹوٹا پایا دنیا اور آخرت میں یہی نقصان ہے کھلا ہوا ۱۲

اللہ اکبر قرآن کو حادث اور کلام مخلوق کہنے سے شیطان کو بھی نفرت ہے اور افسوس کہ آدمی کا ایسا اعتقاد ہو، پھر ولی ہونے کا دعوے۔

فصل ۱۔ ایک غلطی یہ کہ زبان اور پیٹ کی احتیاط نہیں کرتے یعنی زبان سے جو کلمہ چاہتے ہیں، بیباک نکال دیتے ہیں خواہ اس سے کفر ہو جاوے یعنی حق تعالےٰ کی جناب میں بے ادبی اور گستاخی ہو جاوے، یہ نہیں سمجھتے کہ ؎

بے ادب را اندریں رہ بار نیست — جائے او بر دار شد در دار نیست
از خدا جوئیم توفیق ادب — بے ادب محروم ماند از فضل رب
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد — بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد
ہر کہ گستاخی کند اندر طریق — باشد او در لجہ حسرت غریق
ہر کہ گستاخی کند در راہ دوست — رہزن مردان شد و نامرد اوست
بدر گستاخی کسوف آفتاب — شد عزازیلے ز جرأت رد باب

خصوصاً وحدۃ الوجود کے دعوے میں تو زبان کو لگام ہی نہیں کبھی خدا کو بندہ بنا دیا۔ کہیں بندے کو خدا ٹھیرا دیا۔ ع

اے بردہ گمان کہ صاحب تحقیقی — واندر صفت صدق و یقین صدیقی
ہر مرتبہ از وجود حکمے دارد — گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی

اس مسئلہ کی جو خاص غرض تھی کہ غیر اللہ کو دل سے نکال دیا جاوے اس کی تو ہوا بھی نہیں لگتی زبانی جمع خرچ سے کیا ہوتا ہے ؎

از ساحت دل غبار کثرت رفتن — خوشتر کہ بہرزہ در وحدت سفتن
مغرور سخن مشو کہ توحید خدا — واحد دیدن بود نہ واحد گفتن

اور شکم کی بے احتیاطی یہ کہ حلال و حرام کی کچھ پروا نہیں کرتے سود خوار زنِ بازاری جو کوئی ہو سب کی دعوت نذرانہ قبول کر لیتے ہیں۔ بزرگوں نے صاف فرمادیا ہے کہ بدون اکل حلال انوار الٰہی نصیب نہیں ہوتے۔ شاہ کرمانی فرماتے ہیں:۔ مَنْ غضّ[1] بصرہ عن المحارم وامسک نفسہ عَنِ الشَّهَوَاتِ وعمر باطنہ بدوام المراقبۃ وظاھرہ باتباع السنۃ وعود نفسہ اکل الحلال لم تخطئ فراستہ۔

فصل:۔ ایک غلطی یہ کہ بعض کا اعتقاد ہے کہ فقیری میں کوئی ایسا درجہ ہے کہ وہاں پہنچکر احکام شرعی ساقط اور معاف ہوجاتے ہیں۔ یہ اعتقاد صریح کفر ہے۔ جب تک کہ ہوش و حواس قائم رہیں ہرگز احکام شرع معاف نہیں ہوسکتے البتہ بے ہوشی کی حالت میں معذور ہے۔ حضرت ابراہیم بن شیبان فرماتے ہیں[2] علم[3] الفناء والبقاء[4] یدور علی اخلاص الوحدانیۃ وصحۃ العبودیۃ وما کان غیر ھذا فھو المغالیط والزندقۃ کسی نے حضرت جنید رح سے ذکر کیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو واصل ہوگئے اب ہم کو ان ظاہری احکام کی کیا حاجت ہے آپ نے فرمایا بیشک واصل تو ہوگئے مگر جہنم واصل ہوئے، خدارسید نہیں ہوتے اور ارشاد فرمایا کہ زنا کرنے والا اور چوری کرنے

[1] جس نے جھکالی اپنی آنکھ نادیدنی چیزوں سے اور روکا اپنے نفس کو شہوات و لذات سے اور آباد کیا اپنے باطن کو دوام مراقبے سے اور ظاہر اپنے کو اتباع سنت سے اور خوگر کیا اپنے نفس کو اکل حلال کا اسکی فراست کبھی خطا نہ کریگی ۱۲ [2] قشیریہ ۱۲ [3] علم فنا و بقا یعنی علم تصوف کا مدار وحدانیت کے اخلاص و عبودیت کے ٹھیک کرنے پر ہے اور جو اس کے سوا ہے وہ سب دھوکہ بازی اور بد دینی ہے ۱۲ [4] قشیریہ ۱۲ [5] یواقیت ۱۲

والا بہتر ہے ایسے شخص سے جس کا یہ اعتقاد ہو اور فرمایا کہ اگر میں ہزار برس زندہ رہوں بلا عذر شرعی وظیفہ بھی ناغہ نہ کروں۔

فصل ۱۔ ایک غلطی یہ ہے کہ اپنے کمالات کا صراحۃً یا اشارۃً دعوےٰ افتخار کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور دوسروں کی تحقیر و توہین قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ فَلَا تُزَکُّوْٓا اَنْفُسَکُمْ البتہ اگر اظہار نعمت کی غرض سے کوئی بات موقع کی کہی جاوے اور اسکو اپنا کمال نہ سمجھیں محض فضل خداوندی سمجھیں مضائقہ نہیں۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ بعض جہلا ایک عجیب دعویٰ کیا کرتے ہیں کہ ہماری نسبت ایسی قوی ہے کہ گناہ کرنے سے بھی ہمیں فتور نہیں آتا، اور بعضے کہتے ہیں کہ ہمکو لونڈوں زنڈیوں کے گھورنے سے ترقی ہوتی ہے یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ نسبت جس کو معصیت سے بقا یا ترقی ہو شیطانی نسبت ہے اور ایسی ترقی کو مکر و استدراج کہتے ہیں۔ خدا کی پناہ! ایسے شخص کے راہ پر آنے کی کوئی امید ہی نہیں، عمر بھر اسی دھوکے میں پھنسا رہتا ہے۔ رشحات[1] میں ہے حضرت خواجہ عبیداللہ احرار فرمودند کہ مکر الٰہی دو ہست یکے بہ نسبت عوام دیگرے بہ نسبت خواص مکرے کہ بہ نسبت عوام است ارواف نعمت ست۔ باوجود تقصیر در خدمت و مکرے کہ بہ نسبت خواص است ابقائے حال است۔ باوجود ترک ادب حضرت شیخ قطب العالم عبدالقدوس گنگوہی فرماتے ہیں۔ درکار مستقیم باش و در شرع مستدیم ہر چند استقامت شرع است و درکار است انوار انوار ست و اسرار اسرار و می آرند مریدے نو لے میدید پیش پیر عرضداشت کہ من چنین نور می بینم پیر دانائے روزگار فرمود بر وُ نیکشت کاہ از حق غیری بے اذن بگیر مرید ہم چنان کرد مر نور در پردہ شد مرید پیش ازین حال عرض داشت

[1] لہ جو امر مخفی ۱۲ سلمہ الرحمٰن ۱۲

پیر بحق رسیدہ فرمود خاطر جمع دار کہ آن نور حق ست کہ اگر بار تکاب خلاف شرع آن نور مکشوف بودے نور نبودے بلکہ ظلمت بودے حق نبودے باطل بودے

ہر چہ درد داعیۂ شرع نیست وسوسۂ دیو بود بے نزاع۔

فصل: ایک غلطی یہ ہے کہ احادیث کے بیان کرنے میں نہایت بے احتیاطی ہوتی ہے۔ حدیث کی تحقیق علمائے حدیث سے کرنا چاہیئے یہ کسی طرح درست نہیں کہ کسی اردو فارسی کی کتاب یا کسی عربی کی غیر معتبر کتاب میں حدیث کا نام دیکھ لیا اور اس سے استدلال شروع کر دیا۔ بہت سی عجیب وغریب حدیثیں جن کا کہیں پتہ نہیں مشہور ہیں۔ جیسے انا عرب بلا عین۔ اور مثل اس کے جنکے نہ الفاظ کا پتہ نہ معانی کا نشان۔ حدیث شریف میں اس مقدمہ میں سخت وعید آئی ہے۔ من کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار اسی قبیل سے یہ دعوی کرنا کہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو کئی ہزار کلمات تصوف کے جو شب معراج میں آپؐ لائے تھے سب سے علیحدہ تلقین فرمائے اور کوئی اس کے قابل نہ تھا اس دعوے میں کتنے جھوٹ جمع ہوئے ہیں۔ اول یہ کہ آپ کو کئی ہزار کلمات تصوف کے معراج میں عطا ہوتے۔ مدعی کو اس کی اطلاع کس طرح ہوئی؟ وہاں تو اس قدر ابہام ہے کہ فرشتہ تک کو اطلاع نہیں ہوئی۔ یہ کہاں کھڑے سنتے تھے؟ بھلا ایسے مقام کا راز کس کو معلوم ہو سکتا ہے

اکنوں کرا دماغ کہ پرسد ز باغبان بلبل چہ گفت وگل چہ شنید وصبا چہ کرد

دوسرا جھوٹ یہ کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو آپؐ نے تلقین خفیہ فرمایا، خود حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ سے کسی نے پوچھا تھا کہ آپ کو سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے

یعنی بخاری شریف ۱۲ ء

کچھ خاص باتیں تبلائی ہیں آپ نے نہایت اہتمام سے اس کا انکار فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ کیا ہمارے پاس کوئی خاص چیز نہیں مگر قرآن مجید کا سمجھنا جو آدمی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عنایت ہوتا ہے۔ سو یہی فہم[1] ثمرہ تھا اس نور نسبت کا جو بدولت صحبت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے سینے میں پہنچی تھی اور وہی اب تک سینہ بسینہ منتقل ہوتی آئی ہے۔ یہی معنی ہیں اس قول کے کہ تصوف سینہ بسینہ آتا ہے اور یہ نہیں کہ حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوشیدہ باتیں کانا پوسی کے ذریعے سے اب تک آرہی ہیں۔ اگر ایسے بے اصل دعوے کا انتظار کیا جاوے تو تمام کارخانہ ہی درہم برہم ہوجاتا ہے کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ میاں کتابوں میں گو لکھا ہے کہ حاتم بڑا سخی تھا مگر یہ علم سفینہ ہے اور مجھ کو اپنے بزرگوں سے یہ راز سینہ بسینہ پہنچا ہے کہ بڑا کنجوس تھا مگر یہ بات کسی سے کہنا نہیں ورنہ خشک ملانے تم کو جھٹلا دیں گے اس طرح جس چیز کو چاہو سینہ بسینہ لے آؤ پھر جس چیز کا اعتبار رہے گا۔

تیسرا جھوٹ یہ کہ سب صحابہؓ کو نعوذ باللہ نا قابل ٹھیرایا اور قرآن وحدیث سے صحابہؓ کے خصوصًا خلیفۂ اول کے فضائل دیکھو تو سب اشتباہ جاتا رہے، سیر الاولیاء میں ہے کہ فاضل ترین ہمہ امت حضرت امیر المؤمنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اند و سید اہل تجرید و بادشاہ اہل تفرید مشائخ ایشان را مقدم ارباب مشاہد میدارند۔ (جواہر غیبی)

فصل:- ایک غلطی یہ کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کا جنت میں دیدار ہوگا اسی طرح دنیا میں دیدار کے قائل ہیں۔ جاننا چاہیے کہ قرآن مجید میں موسیٰ علیہ السلام کا قصہ مذکور ہے کہ دنیا میں دیدار کی تمنا کی اور لن ترانی جواب سنا، حدیث شریف میں موجود ہے۔

---

[1] اور اسی فہم کی بدولت حقائق و اسرار قرآنی آپ پر مکشوف ہوتے تھے۔

انکم[1] لن ترواربکم حتی تموتوا۔ یعنی موت سے پہلے کبھی خدا تعالیٰ کو نہ دیکھو گے۔ دوسری حدیث میں ہے۔ حجابہ[2] النور لو کشفہ الاحترقت سبحات وجھہ ما انتھی الیہ بصرہ من خلقہ رواہ مسلم اب قرآن وحدیث کے بعد اور کون چیز ہے جس پر یقین آوے۔ قال اللہ تعالیٰ فبای[3] حدیث بعدہ یؤمنون اب عارفین کا کلام سنئے کیا فرماتے ہیں۔ مصباح[1] الہدایہ میں ہے رویت جہان در جہان متعذر است چہ باقی در فانی نہ گنجد اما در آخرت مومنان را موعود است وکافران را ممنوع۔

کشف[2] الآثار میں ہے۔ روزے در مجلس جناب ارشاد مآب قبلۂ کونین غوث الثقلین شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ورضاہ مذکور شد کہ فلاں مرید آنجناب میگوید کہ من جناب حق سبحانہ وتعالیٰ بچشم سر می بینم۔ آنحضرت او را بحضور خود خواندند و پرسیدند۔ اعتراف نمود پس آنجناب او را ازین قول منع فرمودند و عہد گرفتند کہ بار دیگر این چنین نگوید۔ حاضران سوال کردند کہ این مرد محق است یا باطل، فرمودند محق است لیکن امر برے ملتبس گشتہ ووجہش آنست کہ وے بچشم سر نور جمال را دید در ہمان وقت از بصیرت کہ رویت قلبی است سوراخی بطرف بصراو پیدا گشت وشعاع بصرش منور شد، حق تعالیٰ متصل شد پس آنچہ بصیرتش مشاہدہ کرد مظنون او شد کہ بصر من دیدہ است وفرق نکرد کہ این

---

[1] بہ تحقیق تم ہرگز نہ دیکھو گے اپنے رب کو جیتے جی تک نہ مرجاؤ ۱۲ [2] اس کا حجاب نور ہے اگر اسے اٹھادے تو اس کے انوار وانتہا البصر تک خلقت کو جلادیں یعنی کل خلقت کو ۱۲ [3] اب اس کے بعد کس بات پر ایمان لادیں گے ؟ ۱۲ [1] جواہر غیبی ۱۲ [2] جواہر غیبی ۱۲ [3] جواہر غیبی ۱۲

جا دور روایت است۔ حضرت شیخ قوام الدین کا ارشاد ہے مکاشفہ نہ آنست کہ ہویت حق سبحانہ وتعالیٰ ادراک کنند و دریابند ہرچہ خواہی نہ رویت قلبی را خواہ رویت بصیرت خواہ مکاشفہ، خواہ مشاہدہ، باصطلاح صوفیہ رویت قلبی است نہ رویت عیانی کہ بحاسہ بصر تعلق دارد۔ بحر العلوم شرح مثنوی میں فرماتے ہیں درین تجلی حضرت موسیٰ علیہ السلام مشاہدہ حق سبحانہ وتعالیٰ نمودند وبہ سبب مشاہدہ فانی شدند ورویت حاصل نہ شد۔ مکتوبات قدوسی میں ہے آنچہ اینجا بود یقین گویند کہ حجاب درمیان است وآنچہ آنجا بود عیان نامند کہ ارتفاع حجاب ازمیان ست (انوار العارفین)

احیاء العلوم میں ہے[1] ستری بالعین والا بصار فی الدار الآخرۃ دار القرار ولا یرٰی فی الدنیا مختصراً۔ درکتب سلوک میں مقام فنا میں جو مشاہدہ ہونا لکھا ہے وہ رویت قلبی ہے۔ جیسا اوپر گذر چکا اور نیز مقام مشابہ خواب کے ہوتا ہے سو خواب میں اللہ تعالیٰ کا دیکھنا ممکن ہے۔

تنکیلہ:۔ بعض اوقات سالک روحانی تجلی کو تجلی ربانی سمجھ کر گمراہ ہوتا ہے اس مقام پر شیخ کامل محقق کی ضرورت ہے۔ در مکتوبات چہاردہم حضرت یحییٰ منیری ست بداں کہ تجلی[2] عبارت از ظہور ذات وصفات الوہیہ است جل جلالہ وروح رانیز تجلی باشد وبسیار روندگان درین مقام مغرور شدہ اند وپنداشتند کہ تجلی حق یافتند اگر شیخ صاحب تصرف نباشد ازین ورطہ خلاصی دشوار بود۔ اکنون بداں کہ فرق است میان تجلی ربانی وتجلی روحانی چون آئینہ دل از کدورت وجود ماسوی اللہ صقالت پذیرد ومشرف بہ آفتاب جمال حضرت گردد وجام جہان نمائے ذات وصفات او شود ولیکن نہ ہرکس را این سعادت مشاہدہ نماید از میان روندگان صاحب دولتے باشد کہ چون آئینہ دل از صفات بشریت صاف کند

[2] جواہر غیبی ۱۲
[1] دکھلائی دے گا ان آنکھوں اور نگاہوں سے دار آخرت میں جو دار قرار ہے اور نہ دیکھا جائے گا دنیا میں ۱۲

بعضے صفات روحانی بر دلِ وے تجلی کند پس گاہ بود کہ ذات روح کہ خلیفۂ حق است در تجلی آید بخلافت خود دعویٰ انا الحق کردن گیرد گاہ بود کہ جملہ موجودات را پیش تحت خلافت روح در سجود بیند در غلط افتد داند کہ مگر حضرت حق است قیاس برین حدیث اِذا تجلی اللہ لشئ خضع لہ کل شئ۔ وازین جنس غلطہا بسیار افتد کہ تجلی روحانی وسمت حدث دارد وآن را قوت افنا نباشد۔ واز تجلی روحانی غرور پندار پدید آید ودر طلب نقصان پدید آید۔ وز تجلی حق سبحانہ وتعالیٰ این جملہ برخیزد وہستی بہ نیستی مبدل شود۔ در طلب بیفزاید وتشنگی زیادہ گردد" اور بعض بزرگوں کے جو اس قسم کے اقوال ہیں ؎

دیگران را وعدۂ فردا بود لیک ما را نقد ہم اینجا بود

اس کے معنی شیخ عبد القدوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ معنی او آنست آنچہ آنجا وعدہ برویت بود این جا بچشم یقین مشاہدہ این منقود را محققان مشاہدہ خوانند محض رویت دانند۔

رفع اشتباہ

بعض بزرگوں کے کلام میں جو تجلی ذاتی کا لفظ پایا جاتا ہے اس سے دھوکہ نہ کھائیں کیونکہ یہ اصطلاحی لفظ ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ سالک کی توجہ الی الذات میں اسقدر استغراق ہوجاوے کہ غیر ذات کی طرف اصلا التفات باقی نہ رہے حتیٰ کہ صفات بھی اس وقت ذہن میں مستحضر نہ رہیں۔ اور ایک معلوم کے حضور سے دوسرے معلومات کی غیبت محل استبعاد نہیں بلکہ بکثرت واقع ہے سو اس کو رویت سے کوئی علاقہ نہیں۔ علم الکتب میں اس کی تفسیر کی تصریح کی ہے علاوہ اس کے خود لغوی معنی کے اعتبار سے بھی تجلی ورویت میں فرق ہے۔ کیونکہ تجلی کے معنی ہیں ظہور کے سو یہ صفت حق

تعالٰی کی ہے اور رویت کے معنی ہیں دیکھنا۔ سو رویت ذات میں یہ صفت عبد کی ہے۔ تجلی کے اثبات سے رویت کا اثبات لازم نہیں آتا۔ کیونکہ اس کا حاصل یہ ہوا کہ ذات کیطرف سے ظہور ہو سکتا ہے مگر عبد کی طرف سے دید و بینش نہیں ہوتی سو اس میں کوئی اشکال نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قصہ حضرت موسٰی علیہ السلام میں تجلی کا اثبات فرمایا ہے بقولہ تعالٰی فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ اور رویت کی نفی فرمائی ہے۔ بقولہ تعالٰی لَنْ تَرَانِیْ۔

غرض قرآن و حدیث و کلام اہل حق سے واضح ہے کہ رویت ذات حق تعالٰی کی آخرت میں واقع ہوگی، اور دنیا میں ممتنع ہے اور بعض اکابر کے کلام میں جو امکان کا کلمہ کہا ہے اور امتناع کو معتزلہ کا مذہب قرار دیا ہے اس سے مراد امکان و امتناع عقلی ہے نہ شرعی۔ اور ہمارا امتناع شرعی ہے، بوجہ ورود نصوص عدم الوقوع کے دنیا میں اور امتناع عقلی مدعا نہیں۔ ورنہ آخرت میں کیسے وقوع ہوتا، اس لئے کہ مستحیل عقلی ممکن نہیں ہو سکتا۔ چہ جائے وقوع۔ فقط

فصل۔ ایک غلطی یہ کہ شیخ کو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بحیثیت جسد عنصری خدا سمجھنا یہ اعتقاد صریح کفر ہے اس سے اللہ تعالٰی کا تغیر و تبدل، حدوث، احتیاج، تقلید، حلول، اتحاد ہزاروں خرابیاں لازم آتی ہیں۔ ظاہری جسد ظاہری حواس سے محسوس ہے وہاں تو اس قدر تنزیہ ہے کہ حواس باطنی اور عقل کی بھی رسائی نہیں۔ خیال و فکر میں جو چیز آوے اللہ تعالٰی اس سے بھی منزہ ہے۔ عمرو بن عثمان مکی فرماتے ہیں۔ کل ما توھم قلبك او سنح فی مجاری فکرتك او خطر فی معارضات قلبك من حسن او بھاء او انس او جمال او ضیاء او شبح او نور او شخص او خیال فاللہ تعالٰی بعید من ذلك الا تسمع الی قولہ تعالٰی لیس کمثلہ شیء وھو السمیع البصیر۔

پانچواں باب موانع طریق میں

یوں تو جتنے معاصی اور تعلقات ماسوی اللہ ہیں سب اس راہ کے رہزن ہیں مگر چند ضروری چیزوں کو چند فصول میں بیان کیا جاتا ہے۔

فصل۔ ایک مانع مخالفت کرنا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اس کا بیان اوپر گذر چکا ہے۔ افسوس اس زمانے میں رسوم و بدعات کی بڑی کثرت ہے اور تصوف اسی رسوم کا نام رکھا گیا ہے۔ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوشك ان یاتی علی الناس زمان لایبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ رواہ بیہقی فی شعب الایمان۔ جو حقیقت تصوف کی تھی کہ فنا و بقا کی نسبت حاصل کریں اس کے معنی بھی نہیں جانتے ان رسوم کے مقید ہوگئے۔ ابو العباس دنیوری رح نے اپنے زمانے کا حال فرمایا ہے، تو ہمارے زمانے کا کیا ٹھکانہ ہے۔ ان کا ارشاد ہے۔ نقضوا ارکان التصوف وھدموا سبلھا وغیروا معانیھا باسامی احدثوھا سموا الطمع زیادۃ و سوء الادب اخلاصًا والخروج عن الحق شطحًا والتلذذ بالمذموم طیبۃ واتباع الھوی ابتلاء والرجوع الی الدنیا وصلا و سوء الخلق صولۃ والبخل جلادۃ والسوال عملا وبذاءۃ اللسان ملامۃ وما کان ھذا طریق القوم۔

له قشیریہ ۱۲ اسلہ عنقریب آئے گا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ کہ نہ باقی رہے گا اسلام سے مگر نام ہی نام اور نہ باقی رہے گا قرآن سے مگر خطوط و نقوش ۱۲ اسلہ توڑ دیا لوگوں نے ارکان تصوف کو اور تباہ کردیا اس کے طریقوں کو اور بدل دیا اس کے معنوں کو ایسے ناموں سے جو خود گڑھے، طمع کا بہتات نام رکھا اور بے ادبی کا اخلاص اور دین حق سے نکل جانے کا شطح اور بری چیزوں سے لذت لینے کا، خوش طبعی اور خواہش کی پیروی کا امتحان اور دنیا کی طرف لوٹ آنے کا وصل اور بد خلقی کا رعب اور بخل کا قوت اور سوال کا عمل اور بد زبانی اور جھگڑا گوئی کا ملامت اور نہیں ہے قوم کا یہ طریقہ ۱۱

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب ان رسوم کی نسبت فرماتے ہیں نسبت صوفیہ غنیمتے ست کبری ورسوم ایشان ہیچ نمی ارزد۔

فصل۔ ایک مانع یہ ہے کہ غلطی سے کسی بے شرع پیر سے بیعت کرلی۔ اب اسی کو نباہتا رہا جب وہ خود واصل نہیں تو اس کو کیسے واصل کرے گا۔ حضرت نبداز کا قول ہے:۔ صحبتہ اھل البدعۃ تورث الاعراض عن الحق۔ شیخ قوام الدین فرماتے ہیں۔ اے درویش محک معیار این کار کتاب سنت است و سیر سلف کہ اہل اقتدا بودند نہ اجازت مجرد و مقام متبرک کہ فلاں فرزند درویش است در جائے آبا و اجداد خود نشستہ و چیزے کہ از شان شیخی مخالف معیار است آن فاسد و باطل یعنی اگر قول و فعل شیخ مخالف کتاب و سنت و اجماع بود، ہیچ نباشد آن شیخ لائق شیخی و مقتدائی نبود ہر کہ بدو اقتدا کند بمقصود نہ رسد؛؛ بلکہ اس کو چھوڑ کر دوسرے کامل سے بیعت کرے۔ شیخ سعدالدین فرماتے ہیں اگر از نادانی خود بجاہل یا اہل بدعت ارادت آورد تجدید ارادت کند و از دست او خرقہ پوشد تا گمراہ نشود۔ اور یہ مشہور ہے شیخ من خس ست اعتقاد من بس است سو اول تو ایسے جاہل فاسق آدمی سے اعتقاد باقی رہنا مشکل ہے دوسرے یہ قاعدہ کلیہ نہیں شاذ ونادر ایسا بھی ہوگیا ہے جو اس فن سے ذرا بھی واقف ہے جانتا ہے کہ حصول مطلب کا طریقہ شیخ کامل کی صحبت و تعلیم ہے۔ وبس۔ اور شیخ کامل وہی ہے جو جامع ہو ظاہر و باطن کا، تیسرے یہ کہ اس سے بے شرع پیر مراد نہیں۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ اگر پیر بہت بڑے درجہ کا کامل نہو مگر شرع کے خلاف بھی نہ ہو تو یوں سمجھے کہ اگرچہ ان سے بڑھکر اور کامل ہوں۔ مگر میرے لئے یہی کافی ہیں اور میرا اعتقاد مجھے مقصود تک پہنچادیگا

لہ قیسریہ ۱۲ مسلمہ بدعتیوں کی صحبت اللہ سے منہ موڑ لینے کی آفت ہے۔

فصل :- ایک خرابی مانع عورتوں یا لڑکوں کو دیکھنا یا اُن کے پاس بیٹھنا اٹھنا ہے اس کا بیان بھی اوپر ہو چکا ہے۔ ایک بزرگ کا قول ہے کہ میں اپنے پیر کے ساتھ چلا جاتا تھا ایک حسین لڑکے کو دیکھ کر اپنے شیخ سے عرض کیا کہ حضرت کیا اللہ تعالےٰ اس صورت کو عذاب دیں گے؟ انہوں نے فرمایا کیا تونے اسکو دیکھا ہے؟ جلدی اس کا نتیجہ بُھگتو گے، وہ کہتے ہیں کہ بیس برس بعد میں قرآن بھول گیا۔ اسی طرح عورتوں سے ملنا جلنا خدائے تعالیٰ سے کوسوں دور پھینکتا ہے۔ باب الاغلاط میں تفصیل مرقوم ہو چکا ہے۔

فصل ایک مانع زبان درازی اور دعوٰی کمالات و دعوٰی توحید اور گستاخی و بے ادبی شریعت کے ساتھ، یا حق تعالیٰ کے ساتھ۔ اس کا بیان بھی اوپر ہو چکا ہے۔

فصل ایک مانع شیخ کی تعلیم سے زائد ٹوٹ کر مجاہدہ کرنا کہ چند روز میں گھبرا کر وہ تھوڑا تعلیم کیا ہوا بھی چھوٹ جاوے۔ چنانچہ بہت سے لوگوں کو ایسا اتفاق ہوا قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خذوا من الاعمال ما تطیقون فان اللہ لا یمل حتے تملوا رواہ الشیخان۔

فصل۔ ایک مانع یہ کہ حصول ثمرات مجاہدہ میں تقاضا و عجلت کرنا کہ اتنے دن مجاہدہ کرتے ہو گئے اب تک کچھ نتیجہ نہیں ہوا۔ اس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ یا تو شیخ سے بداعتقاد ہو جاتا ہے یا مجاہدہ ترک کر دیتا ہے۔ طالب کو سمجھنا چاہیئے کہ کوئی چیز بھی ایسی دفعتہً حاصل ہوتی ہے۔ دیکھو یہی شخص کسی وقت بچہ تھا کتنے دن میں جوان ہوا، پہلے جاہل تھا کتنے دنوں میں عالم ہوا۔ غرض عجلت و تقاضا گویا اپنے ہادی پر فرمائش ہے۔

لہ قشیریہ ۱۲ سلہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعمال میں سے اتنا اختیار کرو کہ اکتاؤ نہیں۔ کیونکہ اللہ نہیں اکتاتا جب تک تم نہ اکتا جاؤ۔ ۱۲

قال[1] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یستجاب لاحدکم ما لم یعجل۔ ترمذی۔ اگر کسی وقت دل گھبرایا کرے ان اشعار سے تسلی کر لیا کرے۔

اشعار

قرنہا باید کہ تا یک کودکے از لطف طبع
عاقلے کامل شود یا فاضلے صاحب سخن

سالہا باید کہ تا یک سنگ اصلی ز آفتاب
لعل گردد در بدخشاں یا عقیق اندر یمن

ماہہا باید کہ تا یک مشت پشم از پشت میش
صوفیے را خرقہ گردد یا حمارے را رسن

ہفتہا باید کہ تا یک پنبہ از آب و گل
شاہدے را حلہ گردد یا شہیدے را کفن

روزہا باید کشیدن انتظار بے شمار
تا کہ در جوف صدف باران شود دُرِّ عدن

فصل:۔ ایک مانع یہ کہ شیخ سے محبت و عقیدت میں فتور ڈالنا، یا اس سے بڑھکر یہ کہ شیخ کا آزردہ کرنا۔ حدیث میں ہے۔ من[2] عادی لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب۔

---

[1] فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک جلدی نہ کرے۔ [2] جو میرے ولی سے عداوت کرے میں اسکو لڑائی کی اطلاع دیتا ہوں ۱۲

چھٹا باب وصایا جامعہ میں

اس میں چند فصلیں ہیں۔ **فصل۔** امام قشیری کے وصایا کا خلاصہ یہ ہے کہ اول عقائد موافق اہل سنت وجماعت کے درست کرے پھر ضرورت کے موافق علم حاصل کرے۔ خواہ درس سے یا صحبت علماء سے اور اختلافی مسئلہ میں احتیاط پر عمل کرے اور سب معاصی سے توبہ خالص کرے۔ اہل حقوق کو راضی کرے مال و جاہ کے تعلقات کو قطع کرے۔ اپنے شیخ کی مخالفت نہ کرے۔ نہ اس پر کوئی اعتراض کرے اپنے باطنی حالات شیخ سے پوشیدہ نہ کرے اور کسی سے ظاہر نہ کرے اگر کچھ قصور شیخ کا ہو جاوے فورًا معذرت کرے اور اقرار خطا کا کرے تاویل نہ کرے۔ بلا ضرورت شدیدہ سفر نہ کرے۔ بہت ہنسے نہیں۔ کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کرے۔ اپنے پیر بھائیوں پر حسد نہ کرے، لڑکوں، عورتوں کی صحبت سے بچے بلکہ ان سے زیادہ گھل مل کر باتیں بھی نہ کرے۔ جب تک صاحب نسبت نہ ہو جائے کسی کو مرید نہ کرے۔ آداب شرع کا بہت پاس رکھے، مجاہدہ وعبادت میں سستی نہ کرے۔ تنہائی میں رہے۔ اور اگر مجمع میں رہنے کا اتفاق ہو تو ان کی خدمت کرے اپنے کو ان سے کم سمجھ کر برتاؤ کرے۔ دنیا داروں کی صحبت سے پرہیز رکھے۔

فصل ۱۔ شاہ ولی اللہ صاحبؒ کی وصایا کا خلاصہ یہ ہے کہ بلا ضرورت ومصلحت دینی اغنیاء سے صحبت نہ رکھے۔ صوفیان جاہل اور جاہلان عابد اور علماء زاہدان خشک اور جو محدثین اہل فقہ سے عداوت رکھیں اور جو لوگ کلام ومعقول میں انہماک رکھتے ہیں ان سب کی صحبت سے بچے۔ ایسے شخص کے پاس بیٹھے جو عالم وصوفی ہو،

دُنیا کا تارک، ذاکر اللہ و اتباع سنت کا عاشق، اور مذاہب میں ایک کو دوسرے پر ترجیح نہ دے کہ حنفیوں کا مذہب سب سے اچھا ہے یا شافعیہ کا سب سے بڑھکر ہے اپنے مذہب پر عمل کرتا رہے۔ نہ صوفیوں کے طرق میں سے ایک کو دوسرے پر ترجیح دے کہ چشتیہ کی نسبت بڑے زور کی ہے۔ دوسرا کہے کہ نقشبندیوں میں اتباع سنت زیادہ ہے۔ اور اسی قسم کے خرافات سے بچے۔ وہ لوگ مغلوب الحال ہیں یا کسی تاویل سے کوئی امر کرتے ہیں جو اس شخص کے نزدیک خلافِ سنت ہے۔ ان کو برا بھلا نہ کہے۔ اور خود وہی کرے جو قواعد شرعیہ کے موافق ہے

فصل۔ اس میں حضرت سیدنا و مرشدنا الشیخ الحافظ الحاج محمد امداد اللہ صاحبؒ کی وصایا کا خلاصہ لکھ کر رسالۂ ہذا کو ختم کرتا ہوں۔ اس کو آخر میں اسی واسطے لکھا کہ خاتمہ میں برکت ہو ورنہ میرا حق یہ تھا کہ اس کو سب سے مقدم کرتا۔

وللناس فیما یعشقون مذاهب

طالب حق پر لازم ہے کہ اول مسائل ضروری و عقائد اہل سنت و جماعت کے حاصل کرے۔[1] پھر ان مسائل سے تزکیہ کرے۔ حرص، امل، غضب، جھوٹ، غیبت، بخل، حسد، ریا، تکبر، کینہ اور یہ اخلاق پیدا کرے۔ صبر، شکر، قناعت، علم، الیقین، تفویض، توکل، رضا، تسلیم اور شرع کا پابند رہے۔ اور اگر گناہ ہو جاوے جلدی کرکے نیک

---

[1] خواہ صحبت علماء سے، خواہ کتابوں سے اور اگر زیادہ استعداد نہ ہو تو کتب ذیل کو اکثر اوقات مطالعہ میں رکھے، موضح القرآن ترجمہ قرآن مجید از شاہ عبدالقادر صاحبؒ تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار و شرح وقایہ، اردو، مالابد منہ، پند نامہ شیخ فریدالدین عطار، اکسیر ہدایت ترجمہ اردو، کیمیائے سعادت، گلزار ابرار، نسیم جہاد اکبر، تحفۃ العشاق، غذائے روح، ارشاد مرشد، اور ان کتابوں کو سفر میں ہمراہ رکھے۔ ۱۲

عمل سے تدارک کرے۔ نماز باجماعت وقت پر پڑھے کسی وقت یاد الٰہی سے غافل نہ ہو۔ لذت نو کر پر شکر بجالاوے کشف وکرامات کا طالب نہ ہو اپنا حال یا سخن تصوف غیر محرم سے نہ کہے۔ دنیا ومافیہا کو دل سے ترک کردے خلاف شرع فقراء کی صحبت سے بچے۔ لوگوں سے بقدر ضرورت خلق کے ساتھ ملے اپنے کو سب سے کمتر جانے، کسی پر اعتراض نہ کرے، بات نرمی سے کرے سکوت وخلوت کو محبوب رکھے اوقات منضبط رکھے۔ تشویش کو دل میں نہ آنے دے۔ جو کچھ پیش آوے حق کی طرف سے سمجھے۔ غیر اللہ کا خطرہ نہ آنے دے۔ دینی کاموں میں نفع پہنچاتا رہے، نیت خالص رکھے، خورد ونوش میں اعتدال رہے۔ نہ اتنا زیادہ کھائے کہ کسل ہو اور نہ اس قدر کم کہ عبادت سے ضعف ہو جاوے۔ کسب حلال افضل ہے۔ اگر توکل کرے تو بھی مضائقہ نہیں۔ بشرطیکہ کسی سے طمع نہ رکھے۔ نہ کسی سے امید وخوف کرے حق تعالیٰ کی طلب میں بے چین رہے۔ نعمت پر شکر بجالاوے فقر وفاقہ سے تنگدل نہ ہو اپنے متعلقین سے نرمی برتے ان کی خطا وقصور سے درگذر کرے۔ ان کا عذر قبول کرے کسی کی غیبت وعیب جوئی نہ کرے۔ عیب پوشی کرے۔ اپنے عیوب کو پیش نظر رکھے۔ کسی سے تکرار نہ کرے مہمان نواز ومسافر پرور رہے۔ غربا ومساکین، علما وصلحا کی صحبت اختیار کرے قناعت وایثار کی عادت رکھے۔ بھوک پیاس کو محبوب سمجھے، کم ہنسے، زیادہ روئے، عذاب الٰہی اور اس کی بے نیازی سے لرزاں رہے موت کا ہر وقت خیال رکھے، روزانہ اپنے اعمال کا محاسبہ کر لیا کرے نیکی پر شکر بدی پر توبہ کرے۔ صدق، مقال، اکل حلال اپنا شعار بناتے غیر مشروع مجلس میں نہ جاوے۔ رسوم جہل سے بچے، شرمگین، کم گو، کم سنج، اصلاح جو،

نیکوکار، نیکو رفتار، باوقار، بردبار رہے۔ ان صفات پر مغرور نہ ہو، اولیاء کے مزارات سے مستفید ہوتا رہے۔ گاہ گاہ عوام مسلمین کی قبور پر جاکر ایصال ثواب کرے مرشد کا ادب اور فرمانبرداری کامل طور پر بجالادے اور ہمیشہ استقامت کی دعا کرے۔

الحمد اللہ کہ ۲۷ رصفر روز پنجشنبہ ۱۳۱۵ھ وقت چاشت مقام کانپور مدرسہ جامع العلوم میں رسالہ "تعلیم الدین" اختتام کو پہنچا۔ یا الٰہی اس کو قبول فرماکر اپنے بندوں کو نفع بخش ہے

نہ بہ نقش بستہ مشوشم نہ بحرف ساختہ سرخوشم ٭ نفسے بیاد تو میکشم چہ عبارت وچہ معانیم

اللھم اختم لنا بالخیر والسعادۃ

اس رسالہ میں جن امور کی تعلیم ہے ہر چند انکی تحصیل میں سعی کرنا ضرور ہے مگر بدون امداد اللہ تعالیٰ کے ظاہر ہے کہ سب ہیچ ہے بقول مولانا

این ہمہ گفتیم ولیک اندر بسیج	بے عنایات خدا ہیچیم و ہیچ
بے عنایات حق و خاصان حق	گر ملک باشد سیہ ہستش ورق

اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت قبلہ و کعبہ کی ارشاد فرمودہ ایک مناجات جس میں بزرگوں کے توسل سے تمام خیر و سعادت طلب کی ہے آخر میں لگادی جاوے تاکہ اسکو شوق سے جناب الٰہی میں عرض کیا کریں۔ اور اس میں یہ بھی فائدہ ہے کہ بزرگوں کے توسل سے دعا جلد قبول ہوتی ہے، دوسرا فائدہ خاص حضرت صاحب کے متوسلین کے لئے یہ بھی ہے کہ ان کو اپنے سلسلے کا اتصال ہوجائے گا۔ و ہو ہذا۔

شجرۂ پیران چشت اہل بہشت

حمد ہے سب تیری ذات کبریا کیواسطے ۔۔۔ اور درود و نعت ختم الانبیا کیواسطے
اور سب اصحاب و آلِ مصطفےٰ کیواسطے

در بدر پھرتی ہے خلقت التجا کیواسطے ۔۔۔ آسرا تیرا ہے پر مجھ بے نوا کیواسطے
رحم کر مجھ پر الٰہی اولیا کیواسطے

پاک کر ظلمات عصیاں سے الٰہی دل مرا ۔۔۔ کر منور نور عرفان سے الٰہی دل مرا
حضرت نور محمد پر ضیا کیواسطے

پاک کر ظلمات عصیاں سے الٰہی دل مرا ۔۔۔ کر منور نور عرفاں سے الٰہی دل مرا
حضرت نور محمد پر ضیا کیواسطے

ایسے مرنے پر کروں قربان یا رب لاکھ عید ۔۔۔ اپنی تیغ عشق سے کرلے اگر مجھکو شہید
حاجی عبدالرحیم اہل غزا کیواسطے

کر وہ پیدا درد و غم میرے دل افگار میں ۔۔۔ بار پاؤں جس سے اے باری تری دربار میں
شیخ عبدالباری شرب ریا کیواسطے

شرک و عصیان و ضلالت سے بچا کر اے کریم ۔۔۔ کر ہدایت مجھکو تو راہِ صراط مستقیم
شاہ عبدالہادی پیر ھدا کیواسطے

دین و دنیا کی طلب عزت نہ سرداری مجھے ۔۔۔ اپنے کوچے کی عطا کر ذلت و خواری مجھے
شاہ عزیزالدین عزیز دو سرا کیواسطے

دے مجھے عشق محمد اور محمدیوں میں گن ۔۔۔ ہو محمدؐ ہی محمدؐ وردِ میرا رات دن

شہ محمد اور محمدی اتقیا کیواسطے

حبِ حق حبِ الٰہی حبِ مولا حبِ رب　　الغرض کردے مجھے محو محبت سب کا سب
شہ محب اللہ شیخ باسخا کیواسطے

گرچہ میں غرق شقاوت ہوں سعادت سے بعید　　پر توقع ہے کرے مجھسے شقی کو تو سعید
بو سعید اسعد اھل ورا کیواسطے

قال ابتر حال ابتر سب مرے ابتر ہیں کام　　لطف سے اپنے مرے کر ملک و دین کا انتظام
شہ نظام الدین بلخی مقتدا کیواسطے

ہے یہی بس دین میرا اور یہی سب ملک و مال　　یعنی اپنے عشق میں کر مجھکو با جاہ و جلال
شہ جلال الدین جلیل اصفیا کیواسطے

حب دنیا دی سے کرکے پاک مجھکو اے حبیب　　اپنے باغ قدس کی کر سیر تو میری نصیب
عبد قدوس شہِ قدس و صفا کیواسطے

کر معطر روح کو بوئے محمد سے مری　　اور منور چشم کر روئے محمد سے مری
اے خدا شیخ محمد رہنما کیواسطے

کر عطا راہ شریعت روئے احمد سے مجھے　　اور دکھا نور حقیقت خوئے احمد سے مجھے
شیخ عارف صاحب لطف و عطا کیواسطے

کھولدے راہ طریقت قلب پر یا حق مرے　　کر تجلی حقیقت قلب پر یا حق مرے
احمد عبد الحق شہ ملک و بقا کیواسطے

دین و دنیا کا نہیں درکار کچھ جاہ و جلال　　ایک ذرہ درد کا یا حق مرے دلمیں تو ڈال
شہ جلال الدین کبیر الاولیا کیواسطے،

ہے مکدر ظلمتِ عصیاں سے میرا شمس دین کر منور نور سے عرفان کے میرا شمس دین
شیخ شمس الدین ترک شمس الضحٰی کیواسطے

اے مرے اللہ رکھ ہر وقت ہر لیل و نہار عشق میں اپنے مجھے بے صبر و بیتاب و قرار
شیخ علاؤ الدین صابر با رضا کیواسطے

دے ملاحت مجھکو رب نمکینیٔ ایمان سے اور حلاوت بخش گنج شکر عرفان سے
شہ فرید الدین شکر گنج بقا کیواسطے

عشق کی رہ میں ہوئے جوں اولیا اکثر شہید خنجر تسلیم سے اپنے مجھے بھی کر شہید
خواجہ قطب الدین مقتول ولا کیواسطے

ہے ترے ہی نفس و شیطان در پئے ایمان و دین جلد ہو آ کر مرا یا رب مددگار و معین
شہ معین الدین حبیب کبریا کیواسطے

یا الٰہی بخش ایسا بے خودی کا مجھکو جام جس سے جائے پردہ شرم و حیا و ننگ و نام
خواجہ عثمان با شرم و حیا کیواسطے

دور کر مجھ سے غم موت و حیات مستعار زندہ کر ذکر شریعت حق سے اے پروردگار
شہ شریف زندنی با اتقیا کیواسطے

آتش شوق اسقدر دل میں مرے بھر دے ودود ہر بن موسی مرے نکلے تری الفت کا دود
خواجہ مودود چشتی پارسا کیواسطے

رحم کر مجھ پر تو اب چاہ ضلالت سے نکال بخش عشق و معرفت کا مجھکو یا رب ملک و مال
شاہ یوسف شہ شاہ و گدا کیواسطے

مست اور بیخود بنا بوئے محمدؐ سے مجھے محترم کر خواری کوئے محمدؐ سے مجھے

بو محمد محترم شاہ دلا کیواسطے

صدقے احمد کے یہی امید تیری ذات سے　　　کہ بدل کر دے عصیان کو حسنات سے

احمد ابدال چشتی با صفا کیواسطے

حد سے گزرا رنج فرقت اتو اے پروردگار　　　کر مری شام خزان کو وصل سے روز بہار

شیخ ابو اسحاق شامی خوش ادا کیواسطے

شادی وغم سے دو عالم کی مجھے آزاد کر　　　اپنے دردوغم سے یارب دلکو میرے شاد کر

خواجہ ممشاد علوی بو العلا کیواسطے

ہے مرے تو پاس ہر دم ایک میں اندھا ہوں　　　بخش وہ نور بصیرت جس سے تو آئے نظر

بو ہبیرہ شاہ بصری پیشوا کیواسطے

عیش وعشرت کی دو عالم سے نہیں طلب مجھے　　　چشم گریان سینہ بریان کر عطا یارب مجھے

شیخ حذیفہ مرعشی شاہ صفا کیواسطے

نے طلب شاہی کی نے خواہش گدائی کی مجھے　　　بخش اپنے در تلک طاقت رسائی کی مجھے

شیخ ابراہیم ادہم بادشاہ کیواسطے

راہزن میرے ہیں دو قزاق باگر زگراں　　　تو پہنچ فریاد کو میری کہیں اے مستعان

شہ فضیل ابن عیاض اہل دعا کیواسطے

کر مرے دل سے تو اے واحد دوئی کا حرف دور　　　دلمیں اور آنکھوں میں بھر دے سر بسر وحدت کا نور

خواجہ عبد الواحد بن زید شاہ کیواسطے

کر عنایت مجھکو توفیق حسن اے ذوالمنن　　　تاکہ ہوں سب کام میرے تیری رحمت سے حسن

شیخ حسن بصری امام اولیا کیواسطے

دور کر دے حجاب جہل و غفلت میرے رب کھولدے دلمیں در علم حقیقت میرے رب
ہادی عالم علی مشکل کشا کیواسطے

کچھ نہیں مطلب دو عالم کے گل و گلزار سے کر مشرف مجھکو دیدار پر انوار سے،
سرور عالم محمد مصطفےٰ کیواسطے!

آپڑا در پر ترے میں ہر طرف سے ہو کر ملول کر تو ان ناموں کی برکت سے دعا میری قبول
یا الٰہی اپنی ذاتِ کبریا کیواسطے!

ان بزرگوں کے تئیں یارب غرض کا ہر ہیں کر شفاعت کا وسیلہ اپنے تو دربار میں
مجھ ذلیل و خوار و مسکین و گدا کیواسطے

اس دوئی نے کر دیا ہے دور وحدت سے مجھے کر دوئی کو دور کر پر نور وحدت سے مجھے
تا ہوں سب میرے عمل خالص رضا کیواسطے

کر دیا اس عقل نے بے عقل دیوانہ مجھے کر ذرا اس ہوش سے بیہوش و مستانہ مجھے
یارب اپنے عاشقان باوفا کیواسطے

کشمکش سے ناامیدی کی ہواہوں میں تباہ دیکھ مت میرے عمل کر لطف پر اپنی نگاہ
یارب اپنے رحم و احسان و عطا کیواسطے

چرخ عصیان سر پہ ہے زیر قدم بحر الم! چار سو ہے فوج غم کر جلدی اب بہر کرم
کچھ رہائی کا سبب اس مبتلا کیواسطے

گرچہ میں بدکار و نالائق ہوں اے شاہ جہاں پر ترے در کو بتا اب چھوڑ کر جاؤں کہاں
کون ہے تیرے سوا مجھ بے نوا کیواسطے

ہے عبادت کا سہارا عابدوں کیواسطے اور تکیہ زہد کا ہے زاہدوں کیواسطے،

ہے عصائے آہ مجھ بیدست وپا کیواسطے

نے فقیری چاہتا ہوں نے امیری کی طلب نے عبادت نے زہد نے خواہشِ علم وادب
دردِ دل پر چاہیئے مجھکو خدا کیواسطے

عقل و ہوش وفکر اور نعمائے دنیا بے شمار کی عطا تونے مجھے پر اب تو اے پروردگار
بخش وہ نعمت جو کام آوے سدا کیواسطے

گرچہ عالم میں الٰہی سعی میں بسیار کی پر نہ کچھ تحفہ ملا لائق ترے دربار کی
جان ودل لایا ولے تجھ پر فدا کیواسطے

گرچہ یہ ہدیہ نہ میرا قابل منظور ہے پر جو ہو مقبول کیا رحمت سے تیری دور ہے
کشتگان تیغ تسلیم و رضا کیواسطے

حد سے ابتر ہو گیا ہے حال مجھ ناشاد کا کر مری امداد اللہ وقت ہے امداد کا،
اپنے لطف ورحمت بے انتہا کیواسطے

جس[1] نے یہ شجرہ دیا ہے جس نے یہ شجرہ لیا جس نے یہ شجرہ لکھایا جس نے یہ شجرہ پڑھا
بخش دیجے سب کو ان اہل صفا کیواسطے

[1] یہ مثلث مؤلف نے بڑھا دیا ہے ۱۲

مختصر حالات مشائخ شجرہ مذکور از انوار العارفین وغیرہ

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
۱	حضرت علی	بنی ہاشم	مکہ و مدینہ	۲۱ رمضان ۴۰ھ بعمر ۶۳	[illegible]	از صبیان اول اسلام آوردند وفضائل بیشمار دارند بعد خلافت چار ماه بمدینه قائم مانده راهی عراق شدند و بیعے ازان عامہ بستند وہو اصل اللباس الخرقۃ و مدت خلافتش چار سال و نہ ماہ بود۔
۲	امام حسن بصری	مولیٰ زید بن ثابت	مدینہ ولادت	ماہ رجب ۱۱۰ھ بعمر ۸۹	بصرہ	قدم الی البصرة بعد ما بلغ اربع عشرة سنة بعد قتل عثمان رض وهی ابو دوے و مادر وے در خانہ ام سلمۃ قال ابو زرعۃ بود حسن بصری رح کہ بیعت نمود از علی رض بہ عمر چاردہ سالگی و دید علی رض را در مدینہ بعد ازان رفت ۔ حسن بصری رح بجانب کوفہ و بصرہ و ملاقات نہ کرد ۔ حسن بصری از حضرت علی بعد ازان قال الشیخ العلامۃ السیوطی رح فی رسالتہ اتحاف الحق گفت ابن حجر واقع شد در مسند ابی یعلی از ابی ہریرة رض کہ خبر داد مراعقبة بن ابی الصہبا الباہلی قال سمعت الحسن رض یقول سمعت علیا یقول قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مثل امتی مثل المطر الخ قال محمد بن الحسن شیخ شیوخنا ہذا نص صریح فی سماع الحسن رض من علی رض ورجالہ ثقات۔

مختصر حالات	مزار	وفات	وطن	نسب	نام	نمبر شمار
شاگرد امام حسن رض تا چہل سال نماز فجر بوضوئے عشا بگزارد و وقتے باستدعائے یاران دعا کرد دینارہا باریدن گرفت حلوہ خریدہ خوردند و خود ہیچ نہ خورد۔ وکرامات وے بسیاراست وفاتش دربصرہ واقع شد	بصرہ	سوم ربیع الثانی ۱۵۶ھ	-	•	حضرت ابو محمد حبیب عجمی	۲
کنیت او علی وابوالفیض ست باصل از کوفہ یا خراسان یا بخاراست دراول سردار قزاقان بود لیکن نماز جماعت وتطوع صوم وصلوٰۃ را از دست نہ دادے ومروتے وہمتے در طبع او بود۔ روزے دکاروانے این آیت شنیدہ الم یان للذین آمنوا الخ گفت آن وجان تائب وناب وچندے درکوفہ باابوحنیفہ رح صحبت داشت۔ مقری سورۃ القارعۃ شنیدہ بنعرہ جان داد۔	مکہ معظمہ	محرم ۱۸۷ھ در مکہ	•	•	فضیل بن عیاض	۴
کنیت ابواسحاق استاد اول امیر بلخ بود در شکارگاہ آوازہا از غیب واز آہو واز غاشیہ این شنیدہ یقین حاصل نشد و جملہ ملکوت بنظارہ او آمدند علم از امام اعظم ابوحنیفہ رح آموخت سالہا در بیابان ماند روزے از غیب می رسید دو دو سال درغار نیشاپور مجاہدہ میکرد از ہیزم بسر کردے در چہاردہ سال راہ مکہ قطع کرد ہمراہ در تفریع نماز مشغول بود و از امام باقر رح نیز خلافت یافتہ صاحب خوارق بسیاراست وفاتش درخلافت ابوعبداللہ وافقی خلیفہ سوم از بنی عباس۔	جبل لبنان در بغداد یا در شام	۲۶ جمادی الاول ۱۶۲ھ / شوال ۱۶۲ھ	•	•	ابراہیم بن ادھم بلخی رح	۵

نمبرشمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
۶	حذیفہ مرعشی	•	•	۱۴ یا ۱۷ شوال ۲۵۲ھ	بصره نزد ابلہ	صاحب خوارق وتصانیف است در علوم سلوک بعد سه یا پنج وشش روز بر سه لقمه اکتفا نمودے عالم البکا در ایام طفلیت سالگی حافظ هفت قرأت شد و در سن شانزده سالگی عالم علم لدنی گشت و شریعت و حقیقت و طریقت و معرفت مرتب ساخت و ذکر حبی گفتے از آواز هاتف بشارت رستگی و برگزیدگی از روضه منوره مژده همراهی در بهشت دریافت و همیشه پلاس پوشیدے وملقب بسدید الدین است
۷	ہبیرة البصری	•	•	۷ شوال سنہ ۲۸۷ھ	[illegible]	ویرا ریاضت وکرامات بسیار بوده وملقب بامین الدین گشته بعد مجاهده سی سال از نامرادی ناامید دبآواز عالم بالا بحذیفه مرعشی رسیده در هر هفته بمقام قرب رسید و بعد یک سال خرقه پوشید و هر کس که منظور نظر آنحضرت شد از عرش تا تحت الثری اور ساعت بدو منکشف گردید و بسیار گریستی که گمان هلاک شدے و فتوح اهل دول قبول نه کردے۔
۸	ممشاد علو دینوری	•	•	۱۴ محرم سنہ ۲۹۹ھ	[illegible]	لقبش کریم الدین منعم بوده مال ومتاع بفقرا داده فقر اختیار کرد و بکعبه متوجه شد واهل وعیال را بخدا سپرده اشتیم مارا نیم پس هر ذره طعام میرسید وحسب اکثر کتب این همه ممشاد دینوری است صاحب مراتب الاسرار هر دو را جدا نموده بعد هفت روز افطار کردے عادت مادرزاد صائم الدهر از طفلی بود در روز شیر مادر نخوردے باشاره حضرت علیه السلام به هبیره رسید وبلفظ لا اله الا الله در خلوت فی الحال رفع حجاب شد وفاتش در عهد مقتدر بالله بوده واز طبقه ثانیه است۔

۱۵۹

ممشاد الدین

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
۹	ابواسحٰق شامی چشتی رح	۰	۰	۱۴ ربیع الآخر ۳۲۹ھ	در عکہ از بلاد شام	از شام بر بغداد رسیده مرید شد و پیرش او را چشتی نامید کہ خلائق چشت از تو ہدایت یابند و سلسلہ ترا تا قیامت چشتی خوانند و بعد از تو بیعت بچشت فرستاد و لقب دے شریف الدین است و ہفت سال موافق تعلیم شیخ بخلوت بذکر لا الٰہ الا اللہ مشغول بود۔ بعد ہفت روز افطار کردے پیراد باآواز ہاتف خرقہ پوشانید چون ارادہ سفر کردے با یک صد و دو صد مردم چشم بستہ دران منزل بطرفۃ العین رسیدے از طیقہ ثالثہ بود۔
۱۰	ابواحمد ابدال چشتی رح	سید حسنی	چشت	۳۵۵ھ	چشت	ملقب بقدوۃ الدارین پسر سلطان فرسنافہ است از شرفائے چشت و امیر آن قطب ابدال بود کہ بر تمام ربع مسکون تصرف داشت شیخ ابواسحٰق بولادتش بشارت داد و برائے حفظ او وصیت کرده بود در سن بست سالگی برائے شکار ہمراه پدر رفت در کوہے شیخ ابواسحٰق را دید پشمینہ پوشیده و پدرش بر دست او توبہ کرد در غلبۂ حال بر ہر کہ نظر کردے صاحب کرامت شدے و ہر کافر مسلمان گشتی و ہر مریض صحت یافتے و دران حال نورے از جبین وے تا آسمان رفتی و مردم شہر معائنہ نمودندی در روز یک قرآن و در شب دو قرآن ختم کردے بعد چہل روز احتیاج بول و غائط شدے تاریخ وصالش قطب العالمین بود۔
۱۱	ابومحمد چشتی رح	حسنی	۰	۴ ربیع الاول ۴۱۱ھ	۰	پسر ابواحمد لقب شے ناصح الدین است اکثر در تحیر بودے۔ و از غایت مجاہده نماز معکوس گذاردی و در چاه خانہ خود آویختہ شدے و در سن ہفتاد سالگی حسب اشاره غیبی ہمراه محمود بغزوهٔ سومنات رفتہ جہاد نمود مادرے از حمل چہار ماه صوت کلمہ شنیدے و نامش بحکم نبوی صلعم نہاده شد در ہفت تولد ہفت بار کلمہ گفت و در ایام رضاع چہاسوئے آسمان کرده بے عدد کلمہ خواندی و از آغاز نامش ہر کہ در چشت آمدے مسلمان شدی۔ تاریخ وصالش ایام برحق۔

نمبرشمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
۱۲	ناصرالدین ابو یوسف چشتی بن سمعان	•	•	غرۂ جمادی الاول ۴۵۹ھ [illegible]	چشت	خواہرزادہ و مرید خواجہ محمد چشتی ہست خواجہ محمد تا شصت و پنجسال متاہل نمود و خواہرے داشت کہ بچہل سال رسیدہ بود لیت خدمت برادر میل نکاح داشت حسب بشارت پدر خود خواہر را با مردے محمد سمعان نام کہ عالم و صالح بود عقد کردہ از و ابو یوسف متولد شدہ و خواجہ محمد خود ہم متاہل شدہ اما وے را پسرے بزرگ نرسیدہ بود خواہرزادہ بمنزلہ فرزند میداشت بعد پنجاہ سالگی میل انقطاع شد باشارت ہاتف غیبی چہار خانہ در زمین کندہ دوازدہ سال بسر برد سکر و حیرت چندان غالب بود کہ در حلقہ نائب شدے شبے در عبادت کاہلی شد تا بست سال آب نخورد و صاحب خوارق است تاریخ وفاتش عارف کامل بودہ
۱۳	خواجہ قطب الدین مودود چشتی	حسنی	•	۵۲۷ھ یکم رجب در زمان معزالدین سنجر	چشت	خرقہ از دست پدر خود ابو یوسف پوشیدہ بس ہفت سالگی قرآن بر وجہ احسن حفظ کردہ در سن بست و شش سالگی پدرش ادرا بجائے خود نشاندہ وفات یافت و دولت تربیت شیخ الاسلام احمد النامقی الجامی رح نیز یافتہ بود تا وقتیکہ از جام بہرات و از انجا بچشت آمدہ بودند بعد از انکہ با بادے در میان رفت و با مردے علم ظاہری تحصیل نمود با فقراء و مساکین صحبت داشتے و جامہ نو پوشیدے از بیت المقدس تا نواحے چشت و بلخ دہ ہزار خلیفہ داشت و مریدانش را حدے نیست و از غایت تواضع ہمہ را سلام گفتے و قیام نمودے و خود را کمتر از ہمہ شمردے و وقت وفاتش مرشدے پارۂ حریر برد و دادا و را بر چشم نہادہ جان داد و مردمان غیب نماز جنازہ گزاردند و جنازہ خود بر ہوائے رفت ہزاراں کافر مسلمان شدند۔
۱۴						چل سال از مخلوق تنہائی گرفت و خراب اشارہ کردہ برگ درختان و میوہ جنگلی خورے و ہرکس کہ پس خوردۂ او خورے

نمبرشمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
۱۴	خواجہ شریف زندنی	•	•	رجب ۵۸۴ھ	بمقام زندنی که از اعمال بخارا است مزار مفتوح	مجذوب گشتے دائم در گریہ بودے و تحرّاز شے و بیہوش گشتے چون از پیر خود اسم اعظم شنید علوم الدنی بر دل او کشاده گردید و چون خرقہ خلافت پوشید الف غیب آواز داد کہ پوشیدن خرقہ مبارک باشد ترا مقبول حضرت خود کردیم ہر کہ با تو محبت دارد او را نیز مقبول گردانیم۔
۱۵	خواجہ عثمان ہارونی	•	قصبہ ہارون از نواحی نیشاپور از ملک خراسان	۵ شوال ۶۱۷ھ بعمر ۹۵ سال	مکہ معظمہ	در علوم صوری و معنوی از قرآن خود فائق بود ابوالمنصور کنیت داشت صحبت قطب الدین مودود چشتی ہم یافتہ اکثر در سافرت بودے خواجہ معین الدین را در یک شب و روز بجوار رسانیدہ با زبجع رفتند۔ وزیر میزاب آواز آمد کہ معین را قبول کردیم دہ سال نفس را طعام نداد بعد ہفتہ پری دہن آب نوشیدے بارے در مقام معاون رسید فخر الدین خادم پارہ آتش خود ست نگذاشتند خواجہ را غیرت گرفت مغان را نداز کرد۔ خواجہ پسر سردار را در کنار گرفتہ در آتش شد چہار ساعت آنجا بود واین ولایت حضرت ابراہیم علیہ السلام است سردار ایمان آورد عبداللہ نام نہاد در دلیش شد پسر را ابراہیم نام نہاده و بعد ازان ولایت ہند بخواجہ سپردہ خود بکعبہ رفت و معاصر غوث الاعظم است۔
۱۶						علم بکمال داشت تصانیف کے در شہر خراسان لبیار است مدت ہفتہ و سال در شب خواب کرد وانیس الارواح از دست پدرش در پانزدہ سالگی او راگذاشتہ وفات یافت روزی ابراہیم قہندزی مجذوب در باغ خواجہ گزر کرد۔ خواجہ پیش او فواکہ ربود ابراہیم پارہ ہنری کھل ڈکنجا بدندان خود خوابیدہ خواجہ را داد بمجرد خوردن نورے دریا مائع گشت۔

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
۱۶	خواجہ معین الدین سنجری	حسینی	سنجر	۶ رجب ۶۳۲ھ یا ۶۳۳ھ یا ۶۳۶ھ یا ۶۲۷ھ در زمان سلطان شمس الدین التمش	اجمیر شریف	ہمہ فروختہ بود بدرویشان داد و خود مسافر گشت مدتے در سمرقند و بخارا ماند و قرآن و علوم ظاہری تحصیل کردہ بعراق رفت بقصبہ ہارون خواجہ عثمان را یافت و خرقۂ خلافت یافتہ متوجہ بہ بغداد شد. و در قصبہ سنجان شیخ نجم الدین کبریٰ را یافت و در قصبہ جیل آمدہ شیخ عبد القادرؒ را یافت در پنجاہ سالگی از پیر خود مرخص گشتہ بمدینہ رفت و حسب امر نبوی صلے اللہ علیہ وسلم بہند درآمد تھورا او اطلاع منجمان برائے کشتن او نوشتہ بود کارے بر نیامد در اجمیر زیر درختے کہ محل نشستن شتران راجہ بود فروکش شد بمزاحمتش شتران درماندہ شدند بارآنا راجہ ساگر تالاب گاؤ ذبح کرد کافران زک خوردند و پیش دیو خود فریاد بردند باشارہ اش سحر کردن سودے نشد آن دیو مسلمان شدہ شادی نام نہادہ شد راجہ جیر خود جوگی نیپارا فرستاد سحرہا نمود دعا جسنر شدہ مسلمان شد.
۱۷	قطب الدین بختیار کاکی اوشی دہلوی	سید حسینی	اوش	۱۴ ربیع الاول ۶۳۳ھ در زمان سلطان شمس الدین التمش	دہلی	نہایت استغراق داشت و در لقب کاکی اقوال بسیار است ملخص آنکہ از برکت او کاک از عالم غیب پیدا شدے و وقت ولادت در اتمام خانہ را نور گرفتہ بآواز ہاتف قاضی حمید الدین ناگوری چشم پوشیدہ در ادش رسیدہ تختہ گرفتہ پرسید اے قطب الدین چہ نویسم فرمود بنویس سبحان الذی اسریٰ بعبدہ الخ قاضی متعجب شدہ دریافت گفت کہ مادام پانزدہ پارہ میخواند و یاد گرفتم پس در چار روز قرآن ختم کنانید و حوالہ خواجہ بزرگ گردد بحضور شہاب الدین سہروردیؒ بشرف ملازمت خواجہ مشرف شد دلیل العارفین از دست خواجہ را روزے این بیت احمد جام ؎ کشتگان خنجر تسلیم را ہر زمان از غیب جان دیگر است. در گرفت شبانہ روز در تحیر بود شب پنجم رحلت کرد.

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
۱۸	شیخ فریدالدین مسعود گنج شکر	فاروقی بواسطۂ فرخ عادل شاہ کابلی	۔	۵ محرم ۶۶۴ھ یا ۶۵۹ھ یا ۶۷۰ھ	پاک پتن ضلع ملتان	از خواجہ بزرگ نیز نعمت یافتہ خود را الموفق پوشیدا از شہرے بشہرے میگشت عافیت درا جودھن کہ مردم وے منکر درویشان بودند سکونت کرد زیرِ درختی انبوہ گنجان دبیشتر در مسجد جمعہ مشغول بحق بودے در ابتدائے مجاہدہ بعد طے سہ روزہ سنگریزہ چند در دہان انداخت شکر شد گنج شکر لقب او شد بقول بعضے از سوداگرے شکر طلبید او گفت نمک است فرمود نمک باشد بعین نمک شد سوداگر عذر کرد باز شکر شد باز در مسجد جامع اچ چلہ معکوس کشید فوائد اسالکین از دست شب وفات سہ کرات نماز عشاء میگزارد بیہوش مے شد حزازان فرمودہ یا حیُّ یا قیُّومُ جان بحق تسلیم کرد در زمان تحصیل علم بعمر ہیژدہ سال در ملتان پیش مولانا منہاج الدین بزیارت خواجہ قطب مشرف شدہ بودند و با مرتے تکمیل کردہ بدہلی رفت۔
۱۹	مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر	سید حسنی	۔	۱۳ ربیع الاول ۶۹۰ھ یا ۶۹۱ھ در زمان جلال الدین	کلیر ضلع سہارنپور	محبوب ترین خلفائے خواہر زادہ شیخ گنج شکر بود تا دوازدہ سال لنگر بنقرار حسب امر شیخ تقسیم نمود خود صائم بود چون دریافتند گفت مرا اجازت نبود صابر لقب یافت در قصہ اجازت نامہ با جمال ہانسوی بے مزگی واقع شدہ از ہمین جاست کہ در مخلوقات گنج شکر باتفاق شیخ جمال جمع گشتہ ذکر مخدوم صابر کم واقع شدہ ورنہ حجت کمال و ولایت وے وجود مردان و خلفائے سلسلۂ اش کافی است و با جازت پیر خود در کلیر رسید و جہت گستاخی مرمان بددعا کرد بسیار در زیر مسجد ہلاک شدند باقی بوئے علم مدتہا بر مزارش کسے را رسیدن محال بود چون عبدالقدوس رح در رسید برق جلال بخواست ایشان ناپدید گشت۔

خے

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
۲۰	شمس الدین ترک	علوی		۱۹/شعبان یا ۱۰/جمادی الآخر ۷۱۶ھ	پانی پت	بقول صاحب سیرالاقطاب از حضرت گنج شکرنیز خلافت داشت مدتے در دیار ترکستان کسب علم نمود باز بتلاش پیر کامل در ما وراء النہر آمد اما به کے دل بستگی نه شد بهندوستان آمد وبعد مدت بسیار در کلیر رسید وبشرف بیعت مشرف شد وبعد تکمیل اجازت نامه واسم اعظم مرحمت فرموده وصیت نمود که بعد وفات من زیاده از سه روز درین جا نمانی ولایت پانی پت تراست وشرف الدین بوعلی قلندر بعد رسیدنت ازین عالم نقل خواهد نمود روزے قلندر صاحب بشکل شیر آمد زبانی خادم فرمود که شیر را به شیر مے باید پس در باگھولی رفت وازانجا بوڑه کرده من مضافات کرنال رفت.
۲۱	جلال الدین	عثمانی	پانی پت	۱۵/ذیقعدہ یا ۱۳/ربیع الاول ۷۶۵ھ	پانی پت	از غایت جوع نفس اماره بصورت موہوم متجسم شده ازدافتاده در کشف وکرامات وتربیت نمودن دست قوی داشت نام او خواجه محمود بود ولی مادرزاد بود اکثر در طفلی سر بصحرا نهادے آخر چندان استغراق در ذات مطلق بود کر از غیر خبر نداشت در اوقات صلوٰة مریدان خبردار ساختندے کتاب زاد الابرار از دست شرف الدین قلندر را دار بسیار دوست میداشت وبرائے نماز جمعه بمکه میرفتند در ابتدائے حال روزے بلباس فاخره از پیش شمس الدین ترک سواره گذشت از نظرے وے از اسپ فرود آمد مشرف به بیعت شد بارے از دعائے وے کوزه پیرزنی تمام عمر آب داد وبارے از تف کردن وے تمام دیوار حجره طلا گشت.

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
۲۲	شیخ احمد عبدالحق ابدال	فاروقی	ردولوی	۱۵ جمادی الثانی سنہ ۸۳۷ھ	ردولی	از طفلی پابند تہجد بود چون مادر براہ شفقت منع کرد وطن را گذاشت بخدمت برادر خود تقی الدین در دہلی آمد و برادر موافقت نشد در بہار آمد باز در او دھ رسید بہ کسے اطمینان نشد مدتے در مقابر میماند و قبرے ہم کاویدہ بود آخر در پانی پت رسید و بدولت و نعمت مشرف شد جدو ئے شیخ داؤد کہ نسبت ارادت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی رح دارد عہد ہلاکو خان از ولایت بلخ در زمانہ علاؤ الدین خلجی بہندوستان رسید و کمالات شیخ از کتاب انوار العیون تصنیف شیخ عبدالقدوس گنگوہی مے باید جست روزے بر شیخ خود اعتراض کردہ مراقبہ باز دادہ بود باز باشارت غیبی رجوع نمود۔
۲۳	مخدوم شیخ عارف بن شیخ عبدالحق	فاروقی	•	تحقیق نشد ۱۰ ربیع الاول بعمر ... سال	•	شیخ عبدالحق را ہر پسر یکہ می شد گریان جان میداد منکوحہ شکایت کرد بعد از چندے شیخ عارف متولد شد با ہر کس آشتی داشتے کہ ہر کس ویرا ہم مشرب پنداشتے و پدر ئے دیرا گوہرے میگفتند داو را بدختر شیخ نور الدین خلیفہ سید موسیٰ دہم مخلص آنحضرت نکاح کردہ بجوار حق پیوست۔ ازان دو دختر و یک پسر محمد نام بوجود آمدند۔ شیخ عارف بعد از پدر خود تا پنجاہ سال حق سجادہ ادا کردہ در پردہ شد۔
۲۴	شیخ محمد	فاروقی	•	تحقیق نشد ۹۰۵ھ بعمر ... سال	•	بمشاہدہ مطلق استغراق داشت شیخ عبدالقدوس باشارہ شیخ عبدالحق مرید وے شد و ہمشیرہ خود شیخ عبدالقدوس را بنکاح داد در مرض وفات تصرف روحانی شیخ عبدالقدوس رح را مع پسر خود شیخ الاولیاء عرف بدہ از شاہ آباد کہ در انجا کسب فضائل میکرد طلبیدہ و امانت پیران چشت مع اسم اعظم از پدر خود یافتہ بود بشیخ عبدالقدوس سپرد و برائے تربیت پسر خود وصیت کردہ خوش و خرم بعالم شتافت۔ شیخ عبدالقدوس پسر وے را تربیت فرمودہ بجائے وے نشاند۔

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
	شیخ عبدالقدوس رح	نعمان	گنگوہ	۲۳ جمادی الآخری ۹۴۵ھ بعمر ۹۵	گنگوہ	فیوض از روح شیخ احمد عبدالحق رح یافت مکتوباتش مشہوراست سکر وسورش قوی داشت انوار العیون ہم از دست در ۸۹۶ھ باستدعائے عمرخان کاشی یکے از امرائے سلطان سکندر لودھی مع فرزندان از رودلی بقصبۂ شاہ آباد از نواح دہلی سکونت نمود در ۹۳۲ھ در زمان ظہیر الدین بابر در گنگوہ متوطن گشت روز دوشنبہ تپ ولرزہ پیدا شد، روز جمعہ فرصت حاصل شد بعد نماز بار شروع شد چار روز دیگر تپ آمد روز چہار شنبہ جان بمشاہدۂ دوست سپرد در عین نماز بعد غسل شیخ رکن الدین دست بر سینہ نہاد حرکت دل وجریان ذکر یافت۔
	شیخ جلال الدین تھانیسری	فاروقی	تھانیسر	۱۴ ذی الحجہ	تھانیسر	عالم ظاہر بود ہم استغراق واستہلاکی تمام داشت ارشاد الطالبین از دست در ہفت سالگی قرآن ذکر کردہ ودر ہفدہ سالگی فتویٰ میداد۔ شیخ عبدالقدوس را اول رقاص گفتے آخر توجہ او نقش غیراز باطل او بسوخت۔
	شیخ نظام الدین رح	فاروقی	تھانیسر	۸ رجب ۱۰۲۵ھ / ۱۰۳۴ھ	بلخ	علم رسمی نخواندہ بود باوجود این اسرصاحب تصانیف است ودر شرح لمعات مکی مدنی وریاض قدسی تفسیر وجز قرآن بغایت صاحب ذوق بود بر ہر کہ نظر کردے در اول دہلہ بہ شہود فائز گشتے لہٰذا بلقب ولی تراش اشتہار یافتہ در اول نفی واثبات ودر آخر بہ شغل سرپایہ اشتغال داشت تا آنکہ صاحب دولت شد جہانگیر را بوے اعتقادے پیداشدہ بود لیکن حاسدان رنجہا افگندند۔ آخر از ہندوستان عذر خواستہ جانب بلخ شتافت۔

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات	[illegible]
۲۸	شیخ ابوسعید گنگوہی	نعمانی	گنگوہ	ربیع الاول سنہ ۱۰۴۰ھ	گنگوہ	ابن نور الحق نبیرۂ شیخ عبدالقدوس ست چند مدت خود را در سپہ گری داشت بعد ازان عشق غلبہ کرد بخدمت شیخ جلال الدین تھانیسری پیوست و یے حضرت بوجہ ضعف و ترک خانہ شیخت ویرا انتظام الدین سپرد و حسب تعلیم ایشان بذکر جہر مشغول شد و انوار وارد نمود ولیکن او طالب نور ذات بود بعد بلخ رفتن شغل پایۂ تعلیم نمودہ شد کار ازو نکشود و آخر در خدمت سگان بگذاشت ، بسیار از عجب و غرور برخاست و در مین لائے وگل رخ مقصود رو نمود شیخ فرمود این ابتدائے لاہوتست و انتہائے لاہوت بمراحل در رست باز بشغل سہ پایہ امر فرمود باز بترک ہمہ فرمودہ رفتے از اثر آواز خوش بیخوری رو نمود چیزے از شاہدہ رو نمودہ مستور گشت آخر آمادۂ مرگ شد دم را بذکر کرد و چون یک پاس گذشت نور اطلاق ظہور نمود ، دراں ہنگام بسبب بے اختیاری دم بقوت رہا شد و پہلویش بشکست و شکم از خون پر شد و بحکم غیب دوا و غذا خورد و شیخ فرمود ایں سیر عروجی بود و سیر نزولی باقی است بمراقبہ ہوا فرمود پس امانت پیران و خرقہ خلافت و اسم اعظم حوالہ نمودہ رخصت فرمود۔	۱۸۷
۲۹	شیخ محب اللہ	فاروقی	صدرپور	۹ رجب سنہ ۱۰۵۸ھ	الہ آباد	چون از علوم نقلیہ و عقلیہ فارغ شد در دہلی بر آستانہ قطب الدین بختیار کاکی استخارہ نمود اشارت بابو سعید شد شیخ خادم خود مجاہد را بدرک استعدادش فرمود مناسبت ولایت برکسی عرض داشت شغل نفی و اثبات و اسم ذات بانگہداشت صورت خود تلقین فرمود اربعین نشاند ، چون خرقہ خلافت پوشیدہ تجلی ذات لاکیف را در دل داشت شیخ توجہ فرمود تجلی منکشف شد محب اللہ نظر بازکند کہ بس کن پس در وطن آمد از انجا چندے در دہلی ماند آخر در الہ آباد قریب بست سال بر وسادۂ ارشاد ماند۔	

نمبرشمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
۲۰	شیخ محمدی رح	سید	اکبرآباد	رجب	اکبرآباد محله[1]	دراتبدا بلهو ولعب مشغول بودند که روزے پدرایشان سرزنش سخت داد غیرت جوشانیده از خانه بیرون آمد در تحصیل علم پرداختند وبعد ازان بعلم باطن همت گماشتند وبخدمت شیخ محب الله بمدارج اعلی رسیدند ودرین مدت صحبت یکبار از پدرخود ملاقی شدند باز دراکبرآباد آمدند وا حیانا مرادآباد وامروهه می آمدند درآخر حسب درخواست اکابر کتخدائی توطن امروهه قبول خاطر افتاد بوجه بدگوئی حاسدان عالمگیر ایشانرا بسفر حرمین متوجه نمود باز مراجعت این ملک کردند باز بغوغائے مخالفین مدتے درقلعه اورنگ آباد محبس کردند. آخر جهان را پدرود کردند وتابوت ایشان حسب وصیت باکبرآباد رسانیدند.
۲۱	شاه محمد مکی رح	سید جعفری	•	•	•	درین مقام در شجرات خاندان با چیزے اختلاف ست در بعضے درمیان شاه محمد حامد وشاه عضدالدین نام شاه محمد مکی مندرج ست ودر بعضے نام شاه حامد وازتاریخ به ثبوت می پیوندد که شاه عضدالدین را خلافت بلاواسطه از شاه محمدی حاصل ست ومقتضائش آنست که درمیان این هردو بزرگواران حد فاصل نتوان شد که ترتیب ملتزم حجوت میشود پس تحقیق مرام مستنبطا من نخبة التواریخ امروهه آنکه شاه محمدی وشاه محمد حامد هردو باهم برادراند وشاه محمد حامد را ارادت وخلافت از برادرخود حاصل ست واز شاه محمدی درحرمین شریفین دوپسر وجود آمد شاه محمد مکی که درینجا مقصود باذکراست ودرو شن محمد مدنی وهردو ارادت وخلافت از پدر خود حاصل کردند واز شاه حامد پسرے بظهور آمد عضدالدین مذکور فیما بعد متصلا وایشان خلافت از عم خود شاه محمدی رح یافتند از پدرخود هم اخذ فیوض نمودند پس توجیه عدم انفصل بین شاه محمدی رح وشاه عضدالدین رح ظاهر است وآن حصول خلافت است بلاواسطه وتوجیه فصل شاه حامد رح وصول فیوض است شاه عضدالدین رح از ایشان وایشانرا از برادر خود شاه محمدی رح چنانچه مذکور شد وتوجیه فصل شاه مکی رح استفاضهٔ ایشانست از پدر خود شاه محمدی کما هو المنقول واحتمال استفادهٔ شاه عضدالدین رح از برادر از شادی وعم را خویش شاه محمد مکی رح کما هو المظنون فطابقت الروایات الشجرات جمیعا تاریخ وفات شان بنظر نیامده وموطن ومدفن شان غالبا امروهه باشد چنانچه درجائے نوشته دیدم لیکن بلاسند حکیم جلال الدین مصنف قرابادین.

[1] در محله موتی کرده حسب تحقیق مولوی محمد افضل صاحب بخاری که کاغذات کهنه دریافته‌اند ۱۲

جزو سیوم البقیه

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
۳۱						جلالی شاگرد حکیم علوی خان دہلوی کہ در توحید وجودی ید طولی میداشت پسر اوست و از دست روشن محمد مدنی مولوی نظام الدین درویش و انشمند و مولوی حسام الدین عالم و صالح ماندند و در ویشان خلفے از جنس ذکور نماندہ فقط۔
۳۲	شیخ عضد الدین	حسینی	امروہہ	۶ رجب سنہ ۱۱۶۱ھ	امروہہ	پسر حامد برادر شیخ محمدی است بہ علوم شریعت و فنون عربیہ و ورع و زہد موصوف بود باوجود اصرار احکام ذلیفہ قبول نکرد صاحب کشف و کرامات بود روزے کرفیق از بندشون زوج خود فریاد نمود از ایشان از بستہ تعانہ کشود مقاصد العارفین از دست در تعبیر رؤیا کامل بود۔
۳۳	شیخ عبدالہادی	صدیقی	امروہہ	۲۰ رمضان سنہ ۱۱۹۰ھ	امروہہ	پدر ایشان روزے شیخ عضد الدین رح را مدعو کردہ بودند بعد فراغ وقت نماند سید بود عبدالہادی چار سالہ بود شیخ را کہ بسبب ضعف بصر از قبلہ منحرف استادہ بودند بسوئے قبلہ راست کرد شیخ بشارت دادند بعد ایامے در مکتب رفتند فقیرے ایشان را چیزے خورانید در بادیہ رفتند با تیم شاہ چندی ماندند حسب گفتہ از دست شیخ عضد الدین گرفتند خطرہ سوا بر دل ایشان کم گذشتے صاحب کشف و کرامات بود۔
۳۴	شیخ عبدالباری	صدیقی	امروہہ	۱۱ شعبان سنہ ۱۲۲۶ھ	امروہہ	این شیخ ظہور اللہ و نبیرۂ شیخ عبدالہادی اند وجد ے بوجہ نزاکت طبع بے ریاضت سہل نرمی فرمودند و لباس فاخرہ میپوشانیدند وظاہرش بلباس رنگا رنگ آراستہ و سینہ اش از عشق پرشور بود۔ صائم الدہر قائم اللیل بودند در ین حال وار دات خندیدن برے طاری میشد پسرے شاہ رحمن بخش از عقب گذاشتند۔
۳۵	حاجی عبدالرحیم	حسینی	افغانستان	۲۴ ذیقعدہ ۱۲۴۶ھ	[illegible]	اول نسبت قادریہ از شاہ رحم علی گرفتند باز نسبت عشقیہ از شاہ عبدالباری باز بیعت جہاد با طریقت جناب سید صاحب کردند گاہ گاہ حاجی صاحب و سید صاحب باہم مراقب می نشستند سید صاحب راخندہ و حاجی صاحب را سکر میگرفت در جہاد سکھان شہید شدند۔

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
۳۶	میاں جی نور محمد صاحب رح	علوی	جھنجھانہ	۴ رمضان سنہ ۱۲۵۹ھ	جھنجھانہ	از اولاد شان عبد الرزاق جھنجھانوی ہستند نسبت باطن را اخفا میکردند و بر اتباع سنت حریص بودند چنانچہ سی سال بجبیر اول قضا نکرد در قصبہ لوہاری بہ تعلیم طفلان اشتغال داشتند مگر خواب حضرت حاجی امداد اللہ صاحب باعث اشتہار ایشان شد۔
۳۷	حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رح	فاروقی	تھانہ بھون	۱۲ یا ۱۳ جمادی الاخری سنہ ۱۳۱۷ھ	مکہ معظمہ	شخصے حضرت را جبۂ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پوشیدہ بخواب دید تعبیر آن ظاہر است کہ حضرت ایشان بلباس شریعت و آداب طریقت آراستہ اند و ولولۂ عشق و محبت و جوش سینۂ پرشور و سوز جگر و گداز دل از تصانیف ایشان قمر شح میگردد و این بے چارہ ضعیف کجا نست ہائے آن بحر مواج میتوان گفت ہر کہ خواہد در مکہ معظمہ قدمبوس گشتہ بچشم خود بیند ؎ آفتاب آمد دلیل آفتاب * گر دلیلت باید از وے رو متاب

؎ ہنگام تصنیف رسالۂ ہذا در عالم حیات ظاہری بودند۔ و بعد مدتے در مکہ معظمہ دوازدہم یا سیزدہم از جمادی الاخری سنہ ۱۳۱۷ھ قریب صبح صادق بجوار رحمت حق پیوستند و در جنت المعلےٰ ہم پہلوئے مولانا رحمۃ اللہ صاحب مہاجر رح نہادہ شد حی دخل الخلد تاریخ وصال شان است لے طالبان حق اگر طلب میدارید بشنوید شعر چونکہ گل رحمت و گلستان شد خراب * بوئے گل را از کہ جوئیم جز گلاب * بشتابید در حضور پر نور اکمل و اول خلفائے آنحضرت رضی اللہ عنہ و ارضاہ کہ نام مبارک ایشان حضرت مولانا الحاج الحافظ العارف المحدث الفقیہ مولوی رشید احمد صاحب است در گنگوہ ضلع سہارنپور تشریف میدارند و در تربیت طالبان حق اوقات مبارکہ خود مے گذارند مستغنی عن الاوصاف والالقاب ہستند پس حوالہ بچشم طالب نمودہ پس لی کنم غنیمت پندارند و بہرہ از علوم و معارف در خدمت شان بردارید و دعائے سلامت و بقائے حضرت ایشان خواہید۔ ۱۲ منہ عفی عنہ۔ تمت ۱۲

کتبِ تصوّف وسلوک

کتاب	تفصیل	قیمت
احیاء العلوم کا اردو ترجمہ مذاق العارفین حجۃ الاسلام امام غزالیؒ	احیاء علوم الدین امام غزالیؒ کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ تصوف سلوک اور اسلامی فلسفے کی زندہ جاوید کتاب۔ ترجمہ، مولانا محمد احسن نانوتوی (چار جلد کامل) مجلد اعلیٰ	
کیمیائے سعادت کا اردو ترجمہ اکسیر ہدایت حجۃ الاسلام امام غزالیؒ	اسرار تصوف تزکیۂ نفس اور اصلاح ظاہر و باطن میں بے نظیر کتاب کا نہایت مستند اردو ترجمہ۔ کتابت، طباعت اعلیٰ، مضبوط و حسین جلد	
مجموعۂ رسائل امام غزالیؒ اردو ۳ جلد	اس مجموعے میں تصوف، عقائد، کلام اور فلسفہ پر امام غزالیؒ کی ۱۶ وہ مستقل کتابیں شامل ہیں جو عرصے سے نایاب تھیں۔	
مکاشفۃ القلوب	تصوف کی مشہور کتاب	
بیاض یعقوبی مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ	مولانا کی قلمی بیاض جس میں تصوف وسلوک کے مسائل کے علاوہ عملیات، وظائف، تعویذات اور طبی نسخہ جات درج ہیں۔ مجلد	
تربیت السالک حکیم الامت مولانا اشرف علی	اصلاح ظاہر و باطن اور تزکیۂ نفس اور راہ طریقت کی مشکلات کا حل اور روحانی علاج کی قرابادین۔ تین جلد کامل	
حجۃ اللہ البالغہ (اردو) شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ	اسلامی شریعت کے حقائق واسرار اور تمام علوم اسلامی پر محققانہ کتاب کا مستند اردو ترجمہ۔ مجلد اعلیٰ	
مجالس الابرار شیخ احمد رومی	وعظ و تقریر اور نصیحت میں بلند پایہ کتاب جس میں احادیث سے شرک و بدعت کا رد اور صوفیائے متقدمین کے حالات ہیں۔ مجلد	
مجالس حکیم الامت	مولانا تھانویؒ کے ملفوظات جمع کردہ مفتی محمد شفیع	
کلیاتِ امدادیہ	حضرت حاجی امداد اللہؒ کی جلد دس تصانیف کا مجموعہ مجلد	
شریعت وطریقت کا تلازم	اس موضوع پر بہترین کتاب۔ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب	
نور الصدور فی شرح القبور	امام جلال الدین سیوطی کی کتاب کا ترجمہ۔ مولانا محمد عیسیٰؒ	
تعلیم الدین مدلل	حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی (تصوف واخلاق)	
فیوض یزدانی	شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے مواعظ کا عام فہم ترجمہ۔ ترجمہ مولانا عاشق الٰہی میرٹھی	
غنیۃ الطالبین	شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی عقائد اسلام وتصوف پر بے نظیر کتاب۔ ترجمہ عبدالدائم جلالی	

فہرست کتب مفت ڈاک کے ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں

دار الاشاعت اردو بازار کراچی

کتاب عقائد ومناظرہ وغیرہ

اختلاف امت اور صراط مستقیم	گروہی اختلافات کی حقیقت اور اس میں اعتدال کا طریقہ۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی	
آیات بینات	تردید شیعہ میں بے نظیر کتاب۔	محسن الملک محمد مہدی خاں
ایرانی انقلاب	امام خمینی اور شیعیت	مولانا محمد منظور نعمانی
المہند علی المفند	عقائد علمائے اہل سنت	مولانا خلیل احمد صاحب
براھین قاطعہ	جواب انوار ساطعہ (مجلد)	مولانا خلیل احمد محدث
بریلوی علماء ومشائخ	کے لئے لمحۂ فکریہ	مولانا محمد عاشق الٰہی مہاجر مدنی
تقویۃ الایمان کلاں	شرک وبدعات کی رد میں مشہور کتاب	شاہ اسماعیل شہیدؒ
تقویۃ الایمان	توحید وسنت کے احیاء اور شرک وبدعت کا رد	شاہ اسماعیل شہیدؒ
تاریخ میلاد	مروجہ میلاد وقیام کی مفصل تاریخ	مولانا عبدالشکور مرزاپوری
تحفۂ اثناعشریہ	(جدید ترجمہ) تردید شیعہ میں لاجواب کتاب۔	شاہ عبدالعزیز دہلوی (مجلد)
تاریخ مذہب شیعہ	یعنی قصۂ ابن سبا اور شیعہ مذہب کی تاریخ۔	مولانا عبدالشکور لکھنوی
تصفیۃ العقائد	دینی مسائل وعقائد اسلام پر سرسید احمد خاں سے مراسلت۔	مولانا محمد قاسم نانوتوی
تحذیر الناس	ختم نبوت اور فضائل محمدیہ	مولانا محمد قاسم نانوتوی
حجۃ الاسلام	حقانیت اسلام	مولانا محمد قاسم نانوتوی
دھماکہ	بریلوی کتاب زلزلہ کا جواب	انجمن خدام التوحید برمنگھم
شریعت یا جہالت	شرک وبدعات اور رسوم کا رد اور دعوت حق	محمد پالن حقانی
عقائد علمائے دیوبند	احمد رضا خاں کی کتاب حسام الحرمین کے تین جوابوں کا مجموعہ	مولانا منظور نعمانی
عیسائیت کیا ہے؟	عیسائیت اور اس کے بانی کی تاریخ	مولانا محمد تقی عثمانی
قادیانی چہرہ	خود اپنے آئینے میں	مولانا محمد عاشق الٰہی مہاجر مدنی
مسلک علمائے دیوبند	دیوبندی ہی اہل سنت ہیں	مولانا قاری محمد طیب
مودودی صاحب	کی تحریرات کے متعلق مضامین	از علمائے دیوبند
مباحثہ شاہجہانپور	ہندوؤں اور عیسائیوں کے ساتھ مشہور مباحثہ	مولانا محمد قاسم نانوتوی
میلہ خدا شناسی	مشہور میلہ خداشناسی کا آنکھوں دیکھا حال	مولانا محمد قاسم نانوتوی
ھدایۃ الشیعہ	علمائے شیعہ کے دس سوالوں کا مفصل جواب	مولانا رشید احمد گنگوہی

فہرست کتب مفت ڈاک کے ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیے

ملنے کا پتہ: دار الاشاعت اردو بازار کراچی ۱ فون ۲۱۳۷۶۸